یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں۔



منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان







۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

# لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

## اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

# لغات الحدیث

عربی - اُردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "س"

# لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی ما لا کلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كِتَابُ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اسکا عدد ساٹھ ہے، سَ ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سَيَقُوْلُ ہے، بعضوں نے کہا س کبھی استمرار کے لئے آتی ہے، مُوَلَّدُ لوگ سین سے بالوں کا صاف کرنا بھی مراد لیتے ہیں۔

## بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْهَمْزَةِ

سَأْ - ایک آواز ہے جو گدھے کو روکنے کے لئے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لئے، ایک مثل ہے عرب میں لَاحَاءَ وَلَاسَاءَ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا۔

سَأْبٌ - گلا گھونٹنا، مار ڈالنا، کشادہ کرنا، سیر ہونا۔

سَأْبٌ - بڑی مشک۔

فَأَخَذَ جِبْرِيْلُ بِحَلْقِيْ فَسَأَبَنِيْ حَتّٰى أَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ - حضرت جبریلؑ نے میرا حلق پکڑا اور گھونٹا یہاں تک کہ میں پکار کر رو دیا۔

سَأْدٌ - گلا گھونٹنا۔

سَأْدٌ - پینا، چھوڑنا۔

إِسْآدٌ - ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا۔

سُؤَادٌ - ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے۔

سُؤْدَةٌ - جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو۔

سَأْرٌ - کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا۔

سَأَرٌ - باقی رہنا۔

إِسْآرٌ - باقی رکھنا۔

إِذَا شَرِبْتُمْ فَأَسْئِرُوْا - جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اس میں سے کچھ چھوڑ دو - (دوسرے کے لئے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ)۔

لَا أُوْثِرُ بِسُؤْرِكَ أَحَدًا - میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اس میں ایثار یعنی دوسرے کو دیدینا نہیں ہو سکتا)

سُؤْرٌ - جھوٹا، اس کی جمع أَسْآرٌ ہے۔

فَمَا أَسْأَرُوْا مِنْهُ شَيْئًا - اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے)

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔ حضرت عائشہ رض کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر (سائر کے معنی باقی کے ہیں) بعضے لوگ اس کو کل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، ثرید مشہور کھانا ہے جو شوربا اور روٹی سے بنایا جاتا ہے۔

تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔ سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اس میں تو خراب اور تباہ رہے، یہ ابولہب مردود نے آنحضرت ص کو کہا تھا اس وقت سورۂ تبت اتری یعنی وہی خراب ہوگا، مجمع البحار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا، مگر نہایہ والے نے اس کو غلط بتلایا ہے۔

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِهَا۔ آنحضرت ص عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

فَأَكَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ سُؤْرًا۔ آنحضرت ص نے کھانا کھایا اور تھوڑا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا۔

سُؤْرُ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا وَأَكْلِهَا۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور انکے گذرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اسکا کیا حکم ہے۔

تَرَكُوْا سُؤْرًا۔ کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا۔

سُوْرَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ اس کی جمع سُوَرٌ ہے

ہمزے کو واو سے بدل دیا، بعضوں نے کہا سُوْرُ الْبَلَدِ سے ماخوذ ہے اس کا ذکر آگے آئیگا۔

سَاسَمٌ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح جس ہندی میں شیشم کہتے ہیں، بعضوں نے کہا خود آبنوس کو کہتے ہیں۔

وَالْأَسْوَدُ الْبَهِيْمُ كَأَنَّهُ مِنْ سَاسَمٍ۔ ا کالا بھجنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے۔

سَأَفٌ۔ یا سَأَفٌ۔ ناخون ترخ جانا یا ناخون کے گر پھٹ جانا، پوست نکلجانا۔

فَسَئِفْتُ مِنْهُ۔ میں اس سے ڈر گیا، بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ شَأَفٌ کا معنی کا آیا ہے شاید راوی نے شَئِفْتُ کو سَئِفْتُ کر دیا۔

سَأَلَةٌ یا سُؤَالٌ یا سَآلَةٌ یا مَسْأَلَةٌ یا تَسْآلٌ۔ پوچھنا، مانگنا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ ما والے کا حق ہے اگر گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب بھی اس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہو سکے اس کو دے اس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرضدار ہو یا عیالدار ہو اس لئے اس کو صدقہ لینا درست ہو یا فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لئے رکھا ہو، شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک میں یہ حدیث موجود ہے۔

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ

مَسْأَلَتِهٖ۔ مسلمانوں میں بڑا قصوروار وہ شخص ہے جو (محض بے ضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اُس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ جب تک اللہ تعالے کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اُس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالے واجب نہ کرے ہم اُسکو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لئے اللہ اور رسول کا حکم ضرور ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں نہ کرنے میں عذاب نہیں، اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور امتحان کی راہ سے پوچھے لیکن جب کوئی مقدمہ آن پڑے اور پوچھنے کی ضرورت ہو اُسوقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ۔ آنحضرت ص نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا یا بہت مانگنے سے (جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بے ضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اُس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا۔ آنحضرت ص نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اُس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لئے یا عناد کی راہ سے کئے جائیں۔

لَمَّا سَأَلَهٗ عَاصِمٌ عَنْ اَمْرِ مَنْ يَّجِدُ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَاَظْهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ۔ عاصم رض نے آنحضرت ص سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویمر) کے کہنے سے اس کو پوچھتے تھے ناپسندی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی فحش بات دیکھے بھی تو اُسکا چھپانا بہتر ہے)۔

نُهِيْنَا اَنْ نَّسْاَلَ۔ ہمکو (بے ضرورت) سوال کرنے سے ممانعت ہوئی۔

مَا مَنَعَنِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ۔ میں نے جو مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ آنحضرت ص کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ اُن کے جوابات دیتے۔ لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بے ضرورت سوال کی اجازت نہ تھی اور اسی لئے صحابہ رض آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور معلوم کر لیں)۔

سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ۔ اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں نے بے ضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)۔

لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ۔ تم مجھ سے اب جو کوئی بات پوچھو گے میں تم کو بتلا دوں گا (یہ آپ نے

غصہ سے فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے آپ سے سوالات کرنا اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں صحابہ (جب آپ نے یہ فرمایا تو) رونے لگے وہ ڈر گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اتر آئے آخر حضرت عمر رضؓ نے یہ عرض کیا کہ ہم اللہ تعالٰے کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہیں اُسوقت آپ کا غصہ فرو ہوا)۔

يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا۔ آپ (سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور لوگوں سے پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا نہیں یا اللہ تعالٰے سے دعا کرتے جاتے کہ سورج کو صاف کر دے۔

لَا وَاِنْ كُنْتَ فَاسْأَلِ الصَّالِحِيْنَ۔ کسی سے سوال نہ کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑی تو نیک لوگوں سے سوال کر (وہی تجھ پر رحم کرینگے تیرا سوال پورا کرینگے یا حلال کمائی سے تجھ کو دیں گے)۔

سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ۔ میں نے ابو سعید خدری سے شب قدر کو پوچھا انہوں نے کہا (اُسکا قصہ بیان کرنا شروع کیا) ایک ابر کا ٹکڑا آیا اُس نے پانی برسایا۔

اِنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا۔ ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ پھر میں نے کئی عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا (معلوم ہوا کہ آنحضرت کے زمانہ میں بھی صحابہ فتویٰ دیا کرتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بڑا عالم ہوتے ہوئے اُس سے کم درجہ کے عالموں کو بھی فتویٰ دینا درست ہے)۔

يَتَسَاءَلُوْنَ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ۔ آپس میں سوالات کریں گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اُس نے سب چیزوں کو پیدا کیا (پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا) معاذاللہ ان باتوں میں غور اور خوض کرینگے جن کے دریافت کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے آخر شیطان اُن کو گمراہ کر دیگا جو بات ہماری عقل سے باہر اُس میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اُس پر یقین کر لینا بس یہی نجات کا رستہ ہے اور عقل سے چہ میگوئیاں کرتے جانا بال کی کھال نکالنا اندیشہ ناک ہے، شیطان ہمارا دشمن کمین میں لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڑھے میں ہمکو گرا اگر شیطان مردود دل میں یہ وہم ڈالے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اُس کا جواب یہ ہے کہ ارے بیوقوف مردود اللہ تو اُسی کو کہتے ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہو اُس کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم اگر اُسکا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہو تو پھر وہ اللہ سے ہوا وہ تو ہماری طرح مخلوق ہو گیا، امام فخرالدین رازی معقولیوں کے امام تھے اور منطق اور فلسفہ میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت شیطان جو خود بڑا فیلسوف اور اعلیٰ درجہ کا منطقی ہے ان سے بحث کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان نے سب کو توڑ ڈالا اُن کے مرشد ایک کامل شخص تھے اُسوقت اُن کی صورت نمایاں ہوئی انہوں نے کہا ارے فخرالدین تو یہ کیوں نہیں کہتا اللہ کی وجہ سے تو ہم نے سب چیزوں کو

پہچانا اللہ کے پہچاننے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہم کو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا شئی ہے تو اُسکا جواب جوتی اور لات ہے)۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ۔ لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھینگے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)۔

یَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ۔ آپ کی دوسری بیبیاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ اُن کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ رضہ کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیبیوں کو حضرت عائشہ رضہ پر رشک تھی آنحضرتؐ اُن سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اُس پر بشر کا اختیار نہیں ہو سکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیبیوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)۔

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عبد اللہ بن عمر رضہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے (نہیں کر سکتا کیونکہ بغیر صفا اور مروہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)۔

فَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا۔ جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اُس کا فضل و کرم چاہو وہ فرشتے کو دیکھکر بانگ دیتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اُس میں قبولیت کی زیادہ

ہے شاید وہ آمین کہیں)۔

دَخَلَا عَلٰى عَائِشَةَ لِيَسْأَلَاهَا۔ حضرت عائشہؓ کے پاس پوچھنے کو گئے۔

لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهٗ عَلَيْهِ اگر مرد اپنی جورو کو (اُس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اُس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار ہاتھ سے یا پنکھے سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کر دے یا ہڈی توڑ ڈالے۔

سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ۔ انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرتؐ نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں۔

فَأَقِمْ عَلَيَّ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ۔ (ایک شخص نے آن کر آنحضرتؐ سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھ پر چلائیے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرتؐ نے اُس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اُس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتی ہیں اور چونکہ اُس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لئے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہو جائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو پھر حد کا ساقط کر دینا درست نہیں ہے۔

اَلَّذِیْ یُسْأَلُ بِاللّٰہِ وَ لَا یُعْطِیْ۔ جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق اللہ تو جتنا ممکن ہو اُس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سائلوں کی عادت ہو گئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہئے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہو گا)۔

لَا تَسْأَلْ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔ اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر اُنکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عالیجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اُس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اُسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلاً یوں نہ کہیں مجھکو لوجہ اللہ یہ چیز دو یا اللہ کے نام پر دلواؤ کیونکہ اُس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعضے جاہل قبر پرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ ناجائز ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالےٰ کو حضرت شیخ رح کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ہے لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ وہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اُس کے غلام اور بندے اور اُس کی جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہو گا یا اللہ شیئاً بحق الشیخ عبدالقادر گو، بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے)

فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ۔ قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالےٰ سے بہشت کا سوال کرے اور جب عذاب کی آیت آئے تو اُس عذاب سے بچنے کی دعا کرے، مجمع البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا تاکید کیساتھ مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الحاح اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کے مطالب کو جامع ہوں اور اگر آخرت کی اصلاح سے [illegible] ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے اور حاکموں اور پادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ اُن کو اپنے اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ پرہیزگاری اور دین کے دشمنوں پر اُن کو غلبہ عطا فرمائے۔

سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ۔ آنحضرت صلعم سے پوچھا احرام والا کیا لباس پہنے۔

اِنَّا سَأَلْنَا ذٰلِکَ۔ ہم نے آنحضرت صلعم سے اس بات کو پوچھا کہ اُن کی روحیں کہاں ہونگی۔

لَا تَسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تَسْأَلُ عَنِ الْفِطَارَةِ۔ اے عمرؓ ایسے موقع پر (جب کوئی مر جائے) اُس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی بُری اعمال اُس کے بیان نہ کر) بلکہ اُس کے ایمان اور نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے اپنے مردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو (یعنی اُن کی اچھی باتیں بیان کیا کرو اور جو برائیاں اُن میں ہوں اُن سے سکوت کرو۔

لَا تَسْأَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ۔ مجھ سے بری باتیں جو آئندہ ہونے والی ہیں مت پوچھو اچھی باتیں پوچھو۔

یَذْکُرُ خَطِیْئَتَهٗ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ حضرت نوح ؑ اپنی وہ خطا یاد کرینگے جو انہوں نے نادانی سے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچا دیگا اب میرا بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)۔

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ کَدٌّ اِلَّا اَنْ یَّسْأَلَ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ۔ سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ بادشاہ سے سوال کر سکتا ہے (اپنا حق بیت المال میں سے مانگ سکتا ہے، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظالم پادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب یا عطیہ یا یومیہ یا وظیفہ دیں اُنکا لینا جائز ہے یا نہیں اور حق یہ ہے کہ اگر اُن کے مال کا زیادہ حصّہ حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصّہ زیادہ ہے یا حرام حلال دونوں برابر ہیں تو لینا جائز نہیں یا اُس امر کے لئے سوال کر سکتا ہے جس کے بغیر گریز نہیں، یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا

مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو مثلاً سود کھاتا ہو یا رشوت لیتا ہو یا ظلم سے غریبوں کا مال چھین لیتا ہو تو اُسکی دعوت کھانا اُس صورت میں درست ہے جب اُس کے مال کا اکثر حصّہ حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو نہ اُس کی دعوت کھانا درست ہے نہ اُسکا عطیہ لینا، البتہ اُس سے قرض لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے، اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اُس کی کمائی ہمیشہ حرام رہے گی گو وہ توبہ بھی کرلے جیسے سود یا رشوت کا روپیہ اُس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کافرہ ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہو جائے تو اُسکا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے حلال ہو جائے گا، کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کر کی دو چار پیسے حلال سے کما کر اُس پر زندگی بسر کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ تم جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خدائے کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں

لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں اور زمین وآسمان، چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ۔ اللہ تعالٰے سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اُٹھائے۔

لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ۔ ہر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہانتک کہ جوتی کا تسمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیا رسے، اولیاء تو ہماری طرح خدا کے بندے اور غلام ہیں مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہا کی بے حیائی اور بدشرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیاء کر کیا سکتے ہیں اُس کے کارخانۂ قدرت میں کسی کو رتی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کرا سکتا ہے مگر اُسکا بھی کرنیوالا وہی پروردگار ہے) زرکشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہمارے پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رذیل ارذل حقیر احقر ہوں مجھ کو گناہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخشدے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل وکرم والا۔

فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُوْلُ عَبْدِيْ۔ پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار اُن کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خونریزی کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

قَالَ عَلِيٌّ لِسَائِلٍ يَوْمَ عَرَفَةَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ غَيْرَ اللّٰهِ۔ ایک شخص عرفہ کے دن بھیک مانگ رہا تھا حضرت علیؓ نے اُس سے کہا تو اس دن اور اسجگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلْيَسْأَلْهُ۔ یعنی آنحضرتؐ سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ جب اُس نام کے وسیلہ سے (اللہ سے مانگیں تو وہ عنایت فرمائے اور جب اُس کے وسیلے سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ۔ جو اپنی طرف سے اپنے پروردگار سے قتل کئے جانے کا سوال کرے۔

سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ۔ اللہ سے اپنی ہتھیلی اوپر کر کے سوال کرو یعنی دعا میں ہتھیلی اوپر رہے اور پشت اُس کی نیچے، بعضوں نے کہا استسقاء یا ردِّ بلا کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر رکھے اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَئُوْلٌ یا سُؤُلَةٌ۔ بہت مانگنے والا۔

تَسَاؤُلٌ۔ ایک دوسرے سے مانگنا۔

سَلِيْنِيْ مِنْ مَالِيْ۔ (فاطمہ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے میں بچا نہیں سکتا)۔

سَأَمٌ یا سَأْمٌ یا سَآمَۃٌ یا سَأْمَۃٌ۔ تھک جانا، تنگ ہوجانا، رنج ہونا، اُکتا جانا، رنجیدہ ہوجانا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْأَمُ حَتّٰی تَسْأَمُوْا۔ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہوجاتے ہو (رنج ہوجاتے ہو تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہوسکے اُتنا ہی کرو اللہ تعالےٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَۃَ لَاحَرٌّ وَّلَا قَرٌّ وَّلَا سَآمَۃَ میرا خاوند تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کیطرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تنگ ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خورم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے۔

مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ۔ اس ڈر سے کہیں ہم اُکتا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے)۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَسْأَمُہٗ۔ یہانتک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہونیوالی۔

اِنَّ الْیَھُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ۔ یہودی آنحضرتؐ کے پاس گئے کہنے لگے اَلسَّامُ عَلَیکم تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت، ایک روایت میں یوں ہے سَأْمٌ ہمزہ سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو اُکتا جاؤ گے، اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو۔

اِذْھَبْ عَنِّیْ فِیْہِ السَّآمَۃَ وَالْفَتْرَۃَ۔ اُس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کردے۔

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْبَاءِ

سَبْأٌ۔ یا سِبَاءٌ یا مَسْبَأٌ۔ شراب پینے کے لئے خریدنا اگر دوسرے ملک کو لیجانے کے لئے خریدے تو سِبَاءٌ بلغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اُتارنا، جلانا۔

اِسْبَاءٌ۔ عاجزی کرنا، تابعدار ہونا۔

اِسْتِبَاءٌ۔ بمعنی سَبْأٌ ہے۔

سَبِیْئَۃٌ۔ شراب۔

دَعَا بِالْجِفَانِ فَسَبَأَ الشَّرَابَ۔ بڑے بڑے کونڈے منگوائے اُن میں شراب پینے کے لئے رکھا یا اس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا۔

سَبَأٌ۔ ایک شہر کا نام تھا یمن میں جہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعضوں نے کہا سبا یمن والوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا۔

سَبَّاءٌ۔ شراب بیچنے والا۔

سُبْأَۃٌ۔ دور دراز سفر۔

سَبَائِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذ اللہ حضرت علی رضؓ کو خدا بنایا تھا آپ نے اُس کو نکلوا دیا۔

ذَھَبُوْا اَیْدِیْ سَبَا یا اَیَادِیْ سَبَا۔ یعنی سب متفرق اور تتر بتر ہوگئے۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

سَبٌّ۔ کاٹنا، دبر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا جیسے سِبِّیْبٰی ہے۔

تَسْبِیْبٌ۔ گالی دینا، سبب طیار کرنا۔

مُسَابَّۃٌ۔ اور سِبَابٌ۔ گالی دینا۔

تَسَابٌّ۔ قطع کرنا۔

تَسَبُّبٌ۔ سبب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا۔

سِبٌّ۔ بڑا گالی دینے والا۔

سَبَبٌ۔ باعث اور وجہ اور علت۔

كُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ يَنْقَطِعُ - جتنے رشتے ہیں خواہ سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئیگا) مگر میرا سببی اور نسبی رشتہ، اصل میں سَبَبٌ اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے۔

اِنْ كَانَ رِزْقُهٗ فِی الْاَسْبَابِ - اگر اُس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے۔

كَاَنَّ سَبَبًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَاءِ - انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسّی آسمان سے لٹکائی گئی، بعضوں نے کہا سبب اُس رسی کو کہیں گے جسکا ایک کنارہ دوسری طرف یعنی چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو۔

لَیْسَ فِی السُّبُوْبِ زَكٰوۃٌ - باریک کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سوداگری کے لئے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لئے۔ بعضوں نے کہا صحیح سُیُوْبٌ ہے یائے تحتانیہ سے یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوٰۃ۔

فَاِذَا سِبٌّ فِیْهِ دَوْخَلَّةُ رُطَبٍ - ایک باریک کپڑا ہے اُس میں ایک ٹوکری تازی کھجور کی۔

سُئِلَ عَنْ سَبَائِبَ یُسْلَفُ فِیْهَا - اگر کوئی شخص کپڑوں میں سَلَم کرے (بیع سلم اور سَلَف یہ ہے کہ مشتری بائع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین میعاد پر اُس سے مال لینا ٹھہرائے اُس مال کی صفت بیان کردے) یہ جمع ہے سبیبہ کی بعضوں نے کہا سَبِیْبَۃٌ خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

فَعَمِدَتْ اِلٰی سَبِیْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ السَّبَائِبِ فَحَشَتْهَا صُوْفًا ثُمَّ اَتَتْنِیْ - وہ ان کپڑوں میں ایک کپڑے کیطرف گئی اُس میں بال بھر کر میرے پاس لائی۔

دَخَلْتُ عَلٰی خَالِدٍ وَّعَلَیْهِ سَبِیْبَةٌ - میں خالد ابن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے۔

رَاَیْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عُمَرَ وَعَیْنَاهُ تَنْضَمَّانِ وَسَبَائِبُهٗ تَجُوْلُ عَلٰی صَدْرِهٖ - میں نے حضرت عباس رض کو دیکھا وہ حضرت عمر رض سے بھی لمبے تھے اُن کی آنکھیں ملی ہوئیں (بند) اور اُن کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر رض استسقا کے لئے نکلے اور حضرت عباس رض کو اپنے برابر کھڑا کرکے یہ دعا کی یا اللہ ہم تیرے پاس تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں یعنی اُن کے وسیلہ سے پانی برسا، حضرت عمر رض کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحب کا اب وسیلہ نہیں ہوسکتا بلکہ حضرت عباس رض زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے اُن کا توسل کیا) بعضے نسخوں میں ہے وَقَدْ طَالَ عُمُرُهٗ یعنی حضرت عباس رض کی عمر بہت ہوگئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبائب جمع ہے سبیبہ کی یعنی گیسو۔

سَبِیْبُ الْفَرَسِ - گھوڑے کی پیشانی۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ - مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق گنہگار بن جاتا ہے اور مسلمان سے لڑے (ہتھیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو لڑنا

شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اس پر ہتھیار اُٹھائے، بعضوں نے کہا یہ بر سبیل تغلیظ کے فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقۃً فاسق یا کافر ہوجائے گا۔

مترجم:۔ کہتا ہے حقیقۃً فاسق یا کافر کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلاوجہ شرعی مسلمان کو گالی دے تو اُس کے فسق میں کوئی شک نہیں، اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اُٹھانا اُن سے لڑنا حقیقۃً کفر ہے جب بلاوجہ شرعی ہو کرمانی نے کہا اس حدیث سے مرجیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ کرنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا۔

لَا تَمْشِیَنَّ اَمَامَ اَبِیْكَ وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهٗ وَ لَا تَدْعُهٗ بِاِسْمِهٖ وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهٗ۔ اپنے باپ کے آگے مت چل اور نہ اُس سے پہلے بیٹھ (جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اُس کو گالی دلوا (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اُس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا یہ خود ہوا۔

مترجم:۔ کہتا ہے افسوس ہے عربوں پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا اُن کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید اُن کا باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو۔

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ وَکَیْفَ یَسُبُّ وَالِدَیْهِ قَالَ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَ اُمَّهٗ۔ بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اُس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سبب بنا اگر دوسری کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں گالیاں کھلواتا)۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِیْهَا رَقُوْءَ الدَّمِ۔ اونٹوں کو برا مت کہو اُن سے تو خون بند ہوتا ہے (وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتے ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے)۔

اَلسَّبَّابَةُ۔ کلمہ کی اُنگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی دینے کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں۔

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔ جو مسلمان مرگئے ہوں اُن کو بُرا مت کہو کس لئے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کئے تھے تو راحت اور آرام اُٹھا رہے ہوں گے برے کئے تھے تو اُس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب اُن کی برائی بیان کرنے سے فائدہ کیا، مجمع البحار میں ہے کہ فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے اسیطرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا کہ وہ جھوٹا تھا یا بدعتی تھا یا بدحافظہ تھا کیونکہ اس سے اُس کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت جو واجب ہے)۔

اَسُبُّ حَسَّانَ۔ میں حسان بن ثابت کو برا کہونگا (کس لئے کہ وہ حضرت عائشہ رض کی تہمت میں شریک تھے)۔

فَاسْتَبَّ عَلِیٌّ وَّ عَبَّاسٌ۔ حضرت علی رض اور حضرت

عباس رضہ میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباس رضہ نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علی رضہ کو دغاباز چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ فحش گالیاں دیں کیونکہ فحش گالیاں ان حضرات کی شان سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء و اجداد دوسرے کی بھی آباء و اجداد تھے گالیاں کیسے دے سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت عباس رضہ نے کہے ان سے بھی اُن کے حقیقی معانی مقصود نہ تھے بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور غصے سے کہتے ہیں)۔

أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَبْتُهُ۔ جس مسلمان کو میں نے بُرا کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اُس کے حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر (سبحان اللہ آنحضرت صلعم کی خفگی بھی امت پر اُن کے حق میں رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم و کریم پیغمبر کس امت کو ملا ہے)۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

سُبَّةٌ سَبَبٌ۔ لازمی عار اور عیب۔

وَأَرٰى سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ۔ اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی ہے۔

اِسْتَبَّا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ۔ حضرت عمر رضہ کے زمانہ میں دونوں نے گالی گلوج کی۔

مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ۔ تم کو ابوتراب (یعنی حضرت علی رضہ) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ معاویہ سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت کے علما نے اُس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہ رضہ نے حضرت علی رضہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا کہ ورع اور تقوی ہے یا اُن کی بزرگی اور مطلب یہ ہے کہ تم اُن کے خطائے اجتہادی کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے کس لئے کہ سعد نے برا نہ کہنے کی وہ وجہیں بیان کیں جو آنحضرت صلعم نے حضرت علی رضہ کی فضیلتیں ارشاد فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی کا ظاہر کرنا مراد ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار بے موقع اور بے سود ہوتا ہے کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا شخص ہو اُس سے خطائے اجتہادی ہو سکتی ہے ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ رضہ بر سر منبر حضرت علی رضہ کو برا کہا کرتے تھے بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں معاذ اللہ اور لعنت کرتے رہیں سچی بات یہ ہے کہ معاویہ رضہ پر دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی وہ حضرت علی رضہ کو علانیہ برا کہا کرتے اور منبر پر اُن پر لعنت کیا کرتے جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور امام حسن رضہ نے معاویہ رضہ سے جن شرطوں پر صلح کی تھی اُن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت علی رضہ کو اُن کے سامنے رو برو برا نہ کہیں اور حضرت علی رضہ کیا معاویہ رضہ کو تمام خاندان رسالت سے دلی دشمنی تھی معاذ اللہ

أُمِرُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلصَّحَابَةِ فَسَبُّوْهُمْ۔ اُن کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا اُس وقت کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ معاویہ حضرت عائشہ رضہ کو اور شام والے حضرت علی رضہ کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالے نے

۵ معاویہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ جس نے حضرت علی رضہ کو برا کہا اُس نے مجھ کو برا کہا ۱۲ منہ

...صفت بیان کی والذین یقولون ربنا اغفرلنا و
...ربنا الذین سبقونا بالایمان)۔
...بّ ابنُ اٰخرنا۔ ہم میں سے کسی کے لڑکے کو
...ی دیجاتی ہے
...لّہ یستغفرُ فیسُبُّ۔ شاید وہ مغفرت کی دعا
...نے جائے اور اپنے تئیں کو سنے لگے (نیند کی
...الت میں)۔
المستبّان ماقالا فعلی البادی۔ دو شخص گالی
...وج کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع
...ں گالی دی ہو اُسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ
...سرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ
...ون گنہگار ہوں گے)۔
...بّ اٰخرُ الامۃ اوّلہا۔ پچھلے لوگ امت
...کے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی
...کومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ
...و برا کہنا شروع کیا ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ
...ر مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا
...تے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی
...شانی آپ نے بیان فرمائی کہ پچھلے مسلمان اگلے
...سلمانوں کو برا کہیں گے۔
لا تسبّوا اصحابی۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اسی
...یث کے بموجب گو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن
...اص اور سمرہ بن جندب اور ابوسفیان اور مروان
...کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر ہم اُن کو برا کہنے
...سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی
...ثواب کی توقع نہیں ہے اُس کے بدل اگر ہم تسبیح
...و تہلیل کریں تو اجر عظیم ملیگا، طیبی نے کہا صحابہ کو برا
...کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور
علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اُسکو

سزا دیجائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض
مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے۔
مترجم۔ کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو بُرا
کہنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے۔
مَن سبَّ الانبیاءَ قُتِل۔ جو شخص پیغمبروں کو برا
کہے وہ قتل کیا جائے۔
لو بایعنی بیدہٖ لغدر بسُبّتہٖ۔ (حضرت
علی رض نے کہا) اگر مروان اپنے ہاتھ سے مجھ سے
بیعت کرتا تو اُس کے گانڈ سے گُوہ نکل پڑتا (ڈر
کے مارے ہگ دیتا)۔
امرأۃٌ سبّت جاریتہا۔ ایک عورت نے
اپنی لونڈی کو گالی دی۔
المیراث من جہۃ السبب۔ قرابت سببی
(نکاح) کی وجہ سے ترکہ ملتا ہے۔
اذ فعہا بسبابتک۔ اپنے کلمے کی اُنگلی سے
اُس کو ہٹا دے۔
سبسبٌ۔ میدان جنگل، اُس کی جمع سباسب
ہے۔
سبیبہ۔ حضرت علی رض کے درّے کا نام تھا۔
کان معہ درّۃ لہا سبابتان۔ حضرت علی رض
کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے۔
رجلٌ سُبَّۃٌ۔ گالی خور۔
رجلٌ سُبَبۃٌ۔ گالی باز۔
سبیب۔ بالوں کا گچھا۔
سبتٌ۔ آرام لینا، کاٹنا، مونڈنا، مارنا، ہفتہ کے دن
میں داخل ہونا جیسے اسبات ہے۔
یا صاحب السبتین اخلع نعلیک۔ اے
وہ شخص جو بن بالوں صاف چمڑے کی دو جوتیاں
پہنے ہے اپنی جوتیاں اُتار (یعنی قبروں میں جوتیوں

سمیت مت چل مومنین کی قبروں کا احترام کر۔
بعضوں نے کہا شاید اس وجہ سے جوتیاں اُتارنے
کا حکم فرمایا کہ اُن میں نجاست ہوگی، بعضوں نے
کہا اس وجہ سے کہ وہ غرور اور تکبر کے ساتھ اتراتا
ہوا چل رہا ہوگا۔

سِبْت۔ بہ کسرۂ سین گائے کی کھال جو دباغت
کی گئی ہو جس سے جوتے بناتے ہیں اُس کو سِبت
اس وجہ سے کہا کہ اُس کے بال دور کئے جاتے
ہیں، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دباغت
کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہیں۔

اِنْسِبَات۔ کا معنی نرم ہونا، ایک روایت میں
سِبْتِیَّۃ ہے یہ نسبت ہے سبت کیطرف۔

اِنَّكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ۔ (عبد اللہ
ابن عمر رض سے کہا گیا) تم سبتی (یعنی بن بال کی
نری کی) جوتیاں پہنتے ہو (جو امیر اور مالدار اور
عیش پسند لوگ پہنا کرتے ہیں) دوسرے عرب
لوگ چمڑے کی بالوں سمیت جوتیاں پہنا کرتے۔

اَهْدِنِي سِبْتِيَّتَيَّ۔ مجھ کو میری دونوں صاف
چمڑے کی جوتیاں دکھلاؤ (یعنی جوتیاں لاؤ میں
پہنوں یہ عجلان مرد ودنے کہا جب اسماء بنت
ابی بکر رض کے پاس جانے لگا)۔

مَا تَسْأَلُ عَنْ شَيْخٍ نَوْمُهُ سُبَاتٌ وَلَيْلُهُ
هُبَاتٌ۔ تم اس بوڑھے کا حال کیا پوچھتے ہو
جس کا سونا بالکل کم ہے یا بیمار کا سا سونا ہے اور
اُس کی رات ڈھیلے پن اور نرمی کی ہے (اعضا
سب سست اور ڈھیلے ہو کر پڑ جاتا ہے، یہ عمرو
ابن مسعود رض نے معاویہ سے کہا)۔

يَوْمُ السَّبْتِ۔ راحت اور سکون کا دن۔

سَبَتَتِ الْيَهُودُ۔ یہودیوں نے ہفتے کے کام کئے
(یعنی عبادت نماز وغیرہ) ہفتہ کو یوم السبت اس
لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو چھ دن میں
پیدا کیا آخری دن جمعہ تھا، ہفتہ وہ دن تھا جس
دن کام بند ہو گیا تھا اس لئے اُس کا نام یوم السبت
ہوا یعنی کاموں سے فارغ ہونے اور کام ختم ہونے
کا دن۔

فَمَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا۔ ہم نے ہفتے
ہفتہ (سات دن تک) سورج نہیں دیکھا
(دھوپ نہیں نکلی پانی برستا ہی رہا) ایک روایت
میں سِتًّا ہے یعنی چھ دن تک، بعضوں نے
سَبْتًا کے یہ معنی بیان کئے ہیں ایک زمانہ
تک، کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ سے
جمعہ تک پانی پڑتا رہا تو ہفتے سے ہفتہ تک صحیح
نہیں ہو سکتا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سبت
زمانہ کو اور تیس برس کو بھی کہتے ہیں۔

اِصْبِرِي سَبْتًا أُبَشِّرْكِ بِمِثْلِهِ۔ ابو طالب
نے فاطمہ بنت اسد حضرت علی رض کی والدہ سے
سے کہا تیس برس صبر کر میں تجھ کو ویسے ہی لڑکے
کی خوشخبری دیتا ہوں (کہتے ہیں حضرت علی
آنحضرت ص سے تیس برس چھوٹے تھے)۔

رَبَطَتْ حِمَارَتَهَا بِسُبَيْبَةٍ۔ اپنی کمر کے دونوں
جانب ایک سفید کپڑا باندھا اور دونوں کنارے
اُس کے پیچھے لٹکا دیئے اُن کو کھینچ رہی تھی
یعنی بیوی ام سلمہ اُس وقت حضرت عائشہ
نے حضرت حفصہ رض سے کہا دیکھو تو پیچھے کیا
ہے گویا کتے کی زبان ہے)۔

سُبَجٌ۔ سیاہ نگینہ۔

سُبْجَة۔ کرتے کی کلی جو مثلث شکل کی ہوتی
اور بن آستین کا کرتہ جس کو فارسی میں شاپی

اور دکنی زبان میں کرتنی کہتے ہیں۔

تَسَبُّجٌ۔ سُبجہ پہننا۔

سَبِیْجٌ۔ بروزن رَغِیْفٌ معرب ہے شبی کا یعنی رات کو پہننے کا کرتہ، بعضوں نے کہا کالے بالوں کا کپڑا یعنی کمبل کا۔

وَعَلَیْھَا سُبَیِّجٌ لَّھَا۔ وہ ایک شبی چھوٹا کرتہ پہنے تھیں یہ تصغیر ہے سَبِیْجٌ کی۔

سُبْحٌ۔ یا سِبَاحَۃٌ۔ تیرنا، فارغ ہونا، تصرف کرنا، تحصیل معاش میں مشغول ہونا، سو جانا، ٹھہر جانا، دور دراز چلنا، کھودنا، پھیل جانا۔

سُبْحَانٌ۔ سبحان اللہ کہنا جیسے تَسْبِیْحٌ ہے، اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب اور برائی سے بیان کرتا ہوں، بعضوں نے کہا میں اللہ کی طاعت اور تابعداری کی طرف جلدی جاتا ہوں، کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے کو بھی کہتے ہیں۔

سُبْحَہ۔ نفل نماز اور شمار دانہ یعنی تسبیح۔

اِجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ سُبْحَۃً۔ جو نماز تم اُن کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ) پڑھو اُسکو نفل کر دو (جو تم نے اکیلے اول وقت پڑھ لی وہ فرض ہوئی)۔

کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَّا نُسَبِّحُ حَتّٰی تَحُلَّ الرِّحَالُ۔ جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اُسوقت تک نہ پڑھتے جب تک کجاوے اونٹوں کی پشت پر اُتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم کرتے اُن کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے بوجھ اُتار لیتے پھر نماز پڑھتے)۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یا سَبُّوْحٌ قَدُّوْسٌ۔ یعنی ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے مبرا جو ذات ہے اُسی کو میں رکوع اور سجدہ کرتا ہوں، بعضوں نے کہا قدوس کا معنی برکت والا۔

وَاَدْخَلَ اُصْبُعَیْہِ السَّبَّاحَتَیْنِ فِیْ اُذُنَیْہِ اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں (کلمہ کی انگلی کو سَبَّاحَہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تسبیح کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں اسیطرح کلمہ کی انگلی کیونکہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اُسکو سبابہ کہتے تھے یعنی گالی دینے کی انگلی مسلمانوں نے یہ نام برا جانکر اُسکا نام سباحہ رکھا)۔

لِلّٰہِ دُوْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا لَّوْدَنَوْنَا مِنْ اَحَدِھَا لَاَحْرَقَتْنَا سُبُحَاتُ وَجْہِ رَبِّنَا۔ اللہ تعالےٰ کے عرش کے پاس ستر پردے ہیں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے ہیں) اگر ہم اُن میں سے ایک کے نزدیک جائیں تو اُسکے چہرۂ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا ڈالیں گی (ہم جلکر بھسم ہو جائیں گے)۔

حِجَابُہُ النُّوْرُ اَوِ النَّارُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ کُلَّ شَیْئٍ اَدْرَکَہٗ بَصَرُہٗ۔ پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اُس پردے کو اُٹھا دے تو اُسکے چہرے کی چمکیں جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے کیونکہ اُسکی

نگاہ تو تمام مخلوقات پر ہے، نہایہ میں ہے کہ سُبحات جمع ہے سُبحۃ کی یعنی اُس کی جلال اور عظمت۔ بعضوں نے کہا اُسکے چہرے کی چمک، بعضوں نے کہا اُسکا حسن و جمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے، بعضوں نے کہا سبحات وجہہ بیچ میں جملہ معترضہ ہے بمعنی سبحان اللہ، اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کے انوار جلال جو اُس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس پر وہ نور پڑے وہ ہلاک ہو جائے جیسے حضرت موسیٰؑ نور الٰہی دیکھ کر بیہوش ہو گئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا جب اللہ تعالےٰ نے تجلی فرمائی، انتہی مافی النہایہ۔

مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا۔ یعنی آنحضرتؐ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالالتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرتؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہر حال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں، اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلوٰۃ الاشراق اور صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلتے ہی اور چاشت کی نماز پہر دن چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پر پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے)۔

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔ مردوں کے لئے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کیلئے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال کے ترازو میں وہ بھاری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُس کی ثنا اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔ پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز) یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں نہ اپنی طاقت اور قوت سے۔

لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَاَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ۔ عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا، سفر میں راتبہ سنتیں آنحضرتؐ نے ترک کی ہیں اور یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمر کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا)

يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ آنحضرتؐ سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کیطرف کرلینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے

نماز میں خلل نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی یہی حکم ہے۔

قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی نفل نماز پڑھوں۔

یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ۔ اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔

لَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَھُمَا شَیْئًا۔ دونوں کے درمیان سنت نہیں پڑھی۔

یَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ۔ آپ وہ سورتیں پڑھتے جن کی شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے۔

نِعْمَ الْمُذَکِّرُ السُّبْحَۃُ۔ تسبیح اللہ کی یاد کو اچھی دلانیوالی ہے، اس حدیث سے بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کا رکھنا سنت ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے، دوسرے سبحہ سے مراد نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بی بی آنحضرت ﷺ کی گٹھلیوں یا کھجور پر گن کر تسبیح کہتی تھیں اور آنحضرت ﷺ نے اُن پر انکار نہیں کیا اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابوہریرہ رضہ کے پاس تاگا تھا جس میں دو ہزار گرہیں تھیں بغیر اس کے پڑھے وہ نہیں سوتے تھے، ان روایتوں سے غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا مگر اُس کا سنت ہونا ہرگز صحیح نہیں ہے، اور اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسے ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہوسکے کرتا رہے گننے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالےٰ کے پاس سب گنی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی وہ تلف نہیں کرنے کا، دوسری قباحت تسبیح رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ بڑے ذاکر اور شاغل ہیں اور اس سے نفس میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں بلکہ بعضوں نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد کرنے کے لئے ایسے کام اُن کے سامنے کئے ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اُسکو ناجائز خیال کرتے ہیں تاکہ صلاح اور تقویٰ کا گمان اُن کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کردے تو یہ اُس کی عنایت اور پرورش ہو۔

تُسَبِّحُوْنَ عَشْرًا۔ نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو (اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر ایک روایت میں ۳۳ یا ۳۴ بار آیا ہے اور اخیر میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علیٰ کل شئی قدیر۔

جَلَدَ رَجُلَیْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔ انہوں نے دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل پڑھا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اُس وقت نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔

فَرَسٌ سَابِحٌ یا سَبُوْحٌ۔ وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو۔

سَبْحَۃٌ۔ ایک گھوڑے کا نام ہے۔

کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَّا نُسَبِّحُ صَلٰوۃَ الضُّحٰی

حَتّٰی تَحُلَّ الرِّحَالَ۔ ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہانتک کہ اونٹوں پرسے کجاوے اُتار لیتے (تاکہ اُن کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعضوں نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے تحلّ کے تحلّ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ کجاوے اُتارے جاتے۔

یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔ فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دیجاتی ہے جیسے تم کو سانس دیگئی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہوجائے تو مرجاؤ ایسے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الٰہی سے ہے)۔

کَانَ یَقُوْلُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ آنحضرت ص جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ، یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں اُن کا کفارہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اُس کی تعریف اُس کی خلقت کے شمار میں (اُس کے عرش کے وزن میں اُس کی رضامندی کے موافق اُسکے کلموں کے لکھنے میں جتنی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق

سَبْحَلَةٌ۔ سبحان اللہ کہنا۔

سِبَحْلَةٌ۔ لمبی موٹی عورت

مُسْبَحِلٌّ۔ شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَیْرُ الْاِبِلِ السِّبَحْلُ۔ عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری بھرکم ہو۔

سَبْخٌ۔ فارغ ہونا، خوب غافل سونا، دور ہونا۔

تَسْبِیْخٌ۔ ہلکا کرنا، لپیٹنا، ٹھہر جانا، غافل سونا۔

تَسَبُّخٌ۔ ٹھہر جانا، تھک جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَهَا تَدْعُوْا عَلٰی سَارِقٍ سَرَقَهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّخِیْ عَنْهُ بِدُعَائِكِ عَلَیْهِ حضرت عائشہ رض ایک چور پر بددعا کر رہی تھیں جس نے اُنکا مال چرایا تھا آنحضرت ص نے یہ سنکر فرمایا بددعا کرکے اُس کو ہلکا مت کر (کیونکہ جب ظالم کے لئے بددعا کی تو تھوڑا سا بدلہ لے لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اُسکو خوب سزا ملے گی۔

اَمْهِلْنَا یُسَبِّخْ عَنَّا الْحَرُّ۔ ذرا ہمکو مہلت دو گرمی ہمپر تخفیف کرے یا گرمی ہلکی ہوجائے۔

اِنْ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِیَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّاءَهَا۔ اگر تو بصرے پر گذرے اور اُس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے۔ (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اُگتا) بچارہ، اور وہاں کی گھانس سے۔

سِبَاخٌ۔ جمع ہے سَبْخَہ یا سَبِخَہ کی یعنی کھاری زمین۔

نَزَلَ بَعْضَ السِّبَاخِ۔ دجال مدینہ کے بعض کھاری زمینوں میں اتریگا (یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جاسکیگا ہر شخص جو اُسکے پاس جائیگا بعضے کہتے ہیں خضر ع ہونگے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَی السَّبْخَةِ۔ کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسیطرح تیمم بھی اُسپر جائز ہے)

سَبْدٌ۔ مونڈنا۔

تَسْبِيْدٌ۔ تیل لگانا، چھوڑ دینا، سر منڈانا، بالوں کو تر کرکے جما لینا پھر اُن کو چھوڑ دینا۔

اَلتَّسْبِيْدُ فِيْهِمْ فَاشٍ۔ خارجیوں میں سر کا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سر منڈے ہوں گے) بعضوں نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سر دھوئینگے دوسری روایت میں سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ ہے، یعنی اُن کی نشانی سر منڈانا ہوگا، بعضے علماء نے اس حدیث کے رو سے حج کے سوا اور وقتوں میں سر منڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال ....... رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہو یا بالوں کی خبر گیری نہ کر سکے اُس کو منڈانا بھی جائز ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چندیا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سر منڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اُس کو کہتے ہیں کہ جا بجا سے کچھ بال مونڈے کچھ رہنے دے جیسے بعضے جاہل لوگ اپنے بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں اور ادھر اُدھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے احلقوا کلہ او اترکوا کلہ میں نے کہا بیشک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیماہم التحلیق سے حلق کی کراہت نکلتی ہے تو اگر میرا فعل قزع بھی ہو تو سر مونڈنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہوگئے۔

اِنَّهٗ قَدِمَ مَكَّةَ مُسَبِّدًا رَأْسَهٗ۔ عبداللہ بن عباس مکہ میں آئے اُنکا سر روکھا تھا گرد آلود۔ (بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَا لَهٗ سَبَدٌ وَّلَا لَبَدٌ۔ اُس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل قلاش ہے)۔

سَبَدٌ۔ تھوڑا بال۔

سُبَدٌ۔ بیر۔

سَبَذَةٌ۔ زنبیل، ٹوکری۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْبَذِيِّيْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرت م کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اسابذہ۔

سَبْرٌ۔ گہرائی جانچنا، تولنا، جیسے اِسْتِبَارٌ ہے۔

مُسْبِرٌ۔ رات کو چلنے والا۔

مُسْبَرٌ۔ کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبْرَتَةٌ۔ قناعت کرنا۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ۔ دوزخ سے ایک آدمی نکلیگا جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جلکر بدہیئت اور بد وضع ہو گیا ہوگا)۔

مُرْ بَنِيْكَ حَتّٰى يَتَزَوَّجُوْا فِي الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِمْ سِبْرُ اَبِيْ بَكْرٍ وَنُحُوْلُهٗ۔ (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ اُن پر ابو بکر صدیق کی شباہت اور لاغری چھا گئی ہے (حضرت ابو بکر رضہ بہت دبلے پتلے نحیف آدمی تھے زبیر کی بیوی حضرت اسما تھیں جو حضرت ابو بکر رضہ کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے اُن کی اولاد اپنی ماں کی اثر سے دبلی اور نحیف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نحیف

اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور غیر خاندان میں قوی اور تنومند عورت سے نکاح کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست پیدا ہو گی)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی السَّبَرَاتِ۔ وضو کو سخت جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا کو دھونا، یہ جمع ہے سَبْرَۃٌ کی یعنی شدت کی سردی)۔

فَدَخَلَ عَلَیْھِمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاۃٍ سَبْرَۃٍ۔ آنحضرتؐ حضرت فاطمہ رضؓ کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے گئے۔

لَاتَدْخُلْہُ حَتّٰی اَسْبُرَہٗ قَبْلَکَ۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا (جب آپ غارِ ثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جایئے میں آپ سے پہلے اس غار میں جا کر اسکا امتحان کرتا ہوں (اُس میں کوئی سانپ بچھو موذی شئی تو نہیں ہے اگر ہو گی تو میں آپ پر سے تصدق آپ تو محفوظ رہیں سبحان اللہ ایسے جان نثار رفیق کہاں پیدا ہوتے ہیں اُن لوگوں کو شرم نہیں آتی جو حضرت ابوبکر رضؓ کو برا کہتے ہیں انہوں نے تو جان مال اولاد سب آنحضرتؐ پر قربان کر دی حضرت عمر رضؓ کہا کرتے تھے ابوبکر رضؓ میرے ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت کے رات کی نیکی میرے حوالہ کر دیں تو میں راضی ہوں) عرب لوگ کہتے ہیں سَبَرْتُ الْجُرْحَ۔ میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اُس میں سلائی ڈالکر دیکھا)۔

لَابَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ وَفِیْ کُمِّہٖ سَبُّوْرَۃٌ۔ کچھ قباحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اُسکی آستین میں یادداشت کی تختی ہو (جس میں روز مرّہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اُسکو میٹ دیتے ہیں یعنی سلیٹ، اسیطرح اگر جیب میں پاکٹ بک ہو یا بٹوہ ہو جس میں روپیہ یا ضروری کاغذ رہتے ہوں) بعضوں نے سَنُّوْرَۃٌ نون سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَاَیْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ثَوْبًا سَابِرِیًّا اَسْتَشِفُّ مَا وَرَاءَہٗ۔ میں نے ابن عباسؓ کو ایک مہین باریک کپڑا پہنے دیکھا اُس میں سے نظر آتا تھا جو اُسکے پیچھے تھا (یعنی جسم دکھلائی دیتا)۔

سَابِرِیٌّ۔ اصل میں سابور کی طرف منسوب ہے جو ایران کا بادشاہ تھا۔

دُرُوْعٌ سَابِرِیَّۃٌ۔ یعنی سابری زرہیں ایک اُسی کی طرف منسوب ہیں۔ متنبی کہتا ہے

نفذت علی السابری وربما تندق فیہ الصعدۃ السمرار۔

سَبْسَبَۃٌ۔ بہانا، چھوڑ دینا۔

تَسَبْسُبٌ۔ لٹکنا۔

اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِیَوْمِ السَّبَاسِبِ یَوْمَ الْعِیْدِ۔ اللہ تعالےٰ نے تم کو سباسب عید کے بدل (جو نصاریٰ کی عید ہے) … کا دن دیا (نصاریٰ اس عید کو سعانین … ہیں)۔

فَبَیْنَا اَجُوْلُ سَبْسَبَھَا۔ میں اُس کے میدان میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت … بَسْبَسَھَا ہے معنی وہی ہے۔

سَبْطٌ۔ یا سَبَطٌ یا سُبُوْطٌ۔ نرم ہونا، لٹکنا، سیدھا …

یہ ضد ہے جُعُوْدَۃٌ کی یعنی گھونگھر۔

سَبَاطَۃٌ۔ بہت ہونا، کشادہ ہونا۔

سَبَاطٌ۔ بخار۔

سُبَاط۔ ایک رومی مہینہ ہے اُسکو شُباط بھی کہتے ہیں، انگریزی فیبروری ہے۔

سَبْطُ الْقَصَبِ۔ (آنحضرتؐ کی صفت ہے) یعنی آپ کی بانہہ اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اُس میں گرہ اور اُٹھاؤ نہ تھا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَبِطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا۔ اگر وہ لمبے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا بچہ جنے تو وہ اُسکے خاوند کا نطفہ ہے۔

لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ آنحضرتؐ کے بال نہ تو بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگھر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ بیچ بیچ میں تھے ہلکے گھونگھر)۔

اَلْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔ حسینؑ ایک امت ہے امتوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں۔

اَسْبَاط۔ حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسینؑ پیغمبروں کی اولاد ہیں جیسے حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی۔ بعضوں نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کی امت امام حسینؑ کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکیداً یہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اُسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الٰہی رُک نہیں سکتی، آنحضرتؐ کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ بے آب و دانہ بال بچوں سمیت شہید کیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اُسکے یاد کرنے سے جگر شق ہو جاتا ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ آنحضرتؐ کے دو ٹکڑے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُن کی اولاد میں اللہ تعالٰے برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہو جائے گی، ایسا ہی ہوا ہزارہا سادات صحیح النسب ان دونوں شاہزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسی گم ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى غَضِبَ عَلٰى سِبْطٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ۔ اللہ تعالٰے بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو اُن کو مسخ کر کے جانور (چوپایہ) بنادیا (بندر سور وغیرہ)۔

كَانَتْ تَضْرِبُ الْيَتِيْمَ يَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهَا حَتّٰى يُسْبِطَ۔ حضرت عائشہؓ جس یتیم کو پرورش کرتیں اُس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہو جاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہو جاتا، جور اُستاد بہ ز مہر پدر)۔

اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ آنحضرتؐ ایک قوم کے گھورے پر آئے (جہاں کوڑا کچرہ نجاست وغیرہ ڈالدیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہکر وہاں پیشاب کیا (اس لئے کہ بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا ایسے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بعضوں نے کہا آپکے گھٹنوں

میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو اکڑوں
بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی
پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اُس کا علاج
کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ
سے منقول ہے البول قائما احصن للدبر کھڑے
کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے
اُس میں سے ریاح وغیرہ صادر نہیں ہوتے،
اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب روکنا بُرا
ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے ہی پر پیشاب کر دیا
اور دوسری جگہ جانیکا قصد نہیں کیا)۔

سَابَاط۔ چھت دار رستہ دو دیواروں کے
درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام
کوئی اُس سے حجامت بنانے نہ آتا تو یہ مثل
ہو گئی۔

اَفْرَغُ مِنْ حَجَّامِ سَابَاط۔ یعنی ساباط کے
حجام سے بھی زیادہ بےکار اور بے شغل۔

سِبَطْرٌ۔ عالی حوصلہ، بڑے بڑے کام کرنے والا لمبا
آدمی، شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو۔

سِبَطْرَی۔ اترا کر ناز سے چلنا۔

اِنْ هِیَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ وَاسْبَطَرَّتْ فَهُوَ
لَهَا۔ اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہانے لگے
اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کو) تو بچہ اُسی کو
ملے گا۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الذَّبِيحَةِ شَيْئًا
قَبْلَ اَنْ تَسْبَطِرَّ فَقَالَ مَا اَخَذْتَ مِنْهَا
فَهُوَ مَيْتَةٌ۔ عطاء سے پوچھا گیا اگر ایک
شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اُسکے
لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اُس میں سے
ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے

(کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے
وہ مردار ہوتا ہے تو جبتک ذبح کے بعد جان
بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا نہ ہو جائے اُس وقت
تک اُس میں سے گوشت کاٹنا یا اُس کی کھال
نکالنا منع ہے)۔

حَوْبَةٌ مُسْبَطِرَّةٌ۔ اُس کی بارش پھیلی اور
دراز ہو (یعنی دور دور تک تمام ملک میں
برسے)۔

اِسْبَطَرَّ۔ لیٹ گیا دراز ہو گیا۔

سَبْعٌ۔ سات، ساتواں ہونا، ساتواں حصہ لینا،
پھینکنا، ڈرانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا،
دانت سے کاٹ کھانا، چرانا، اُچک لے جانا،
مبہوت کر دینا۔

تَسْبِيعٌ۔ سات کونے کرنا، سات بار دھونا،
سات رات عورت کے پاس رہنا، سات
گنا دینا، سات دن میں قرآن ختم کرنا، سات
سو آدمی پورے ہونا، ستر روپیہ پورے کرنا۔

مُسَابَعَةٌ۔ گالیاں دینا، جماع کرنا، کثرتِ
جماع پر فخر کرنا۔

سِبْعٌ۔ سات دن پیاسا رہنے کے بعد
پانی پر آنا۔

اُوْتِيتُ السَّبْعَ الْمَثَانِي۔ میں سات آیتیں
دیا گیا (یعنی سورۂ فاتحہ جس میں سات آیتیں
ہیں) مثانی اُس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں
مکرر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی
ہے، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دوبار
اتری، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں
بعضوں نے کہا سبع مثانی سے سات لمبی
سورتیں مراد ہیں سورۂ بقرہ سے لیکر سورۂ [illegible]

لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ حَتّٰی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔ میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں (اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحبؐ کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نورِ الٰہی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذری سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ کے لئے یہی غفلت گو ایک لمحہ بھر کی ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لئے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تاریک ہیں اور اس پر صدہا داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی ۔ میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سا دھبہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اُس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے) نہایہ میں ہے کہ سبعین اور سبعہ اور سبعمائۃ کا ذکر قرآن و حدیث میں متعدد مقاموں میں آیا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تکرار اور کثرت مراد ہے جیسے اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ، اُس نے سات بالیاں اُگائیں، اور اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَہُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً، اور اگر اُن کے لئے ستر بار استغفار کرے، اور اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃٍ، ایک نیکی کا ثواب دس گنا سات سو نیکیوں تک ملیگا، ایک شخص نے ایک اعرابی کو ایک روپیہ دیا اُس نے کہا سَبَّعَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ، اللہ تعالےٰ تجھ کو دونا بدلہ دے۔

لِلْبِکْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّیِّبِ ثَلٰثٌ۔ کنواری عورت جس سے آدمی نئی شادی کرے تو اُس کے پاس سات دن تک رہے اور شوہر دیدہ عورت سے اگر نئی شادی کرے تو اُس کے پاس تین دن تک رہے (اُس کے بعد پھر ہر ایک جورو کے پاس باری باری رہے)۔

اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَکِ ثُمَّ سَبَّعْتُ عِنْدَ سَائِرِ نِسَائِیْ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہؓ سے نکاح کیا تو اُن سے فرمایا) اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر باقی عورتوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو تین دن رہنا پسند کرتی ہے (جو تیرا حق ہے کیونکہ وہ شوہر دیدہ تھیں) تو میں تین دن تیرے پاس رہکر پھر سب عورتوں کا دورہ کرونگا (باری باری ایک ایک دن سب کے پاس رہونگا (مطلب یہ ہے کہ تین دن تک تیرے پاس رہنا یہ تو تیرا حق ہے کیونکہ تجھ سے نئی شادی کی ہے اور تو ثیبہ ہے (شوہر دیدہ) اُس پر بھی میں تجھ کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیری پاس ہوں تو پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا ایسی حالت میں جب ثیبہ عورت اپنے حق سے زیادہ چاہے تو تین دن کا استحقاق اُس کا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اگر تین دن کا حق اُس صورت میں باقی رہتا تو آنحضرتؐ یوں فرماتے میں چار چار دن دوسری بیبیوں کے پاس رہوں گا)۔

سَبَّعَتْ سُلَیْمٌ یَوْمَ الْفَتْحِ۔ جس دن مکہ فتح ہوا اُس دن سلیم قبیلے نے اپنے سات سو آدمی پورے کر لئے۔

اِحْدٰی مِنْ سَبْعٍ۔ ابن عباسؓ سے ایک مسئلہ

پوچھا گیا انہوں نے کہا یہ تو سات مشکل مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے یا عاد کی قوم کے سات راتوں کی طرح سخت ہے یا حضرت یوسف کے زمانہ کی سات سالوں کی طرح دشوار ہے جب سات برس برابر اُن کے زمانہ میں قحط ہوا تھا۔

اِنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا۔ آپ نے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔

اُسْبُوْع۔ ایک ہفتہ یعنی سات دن کو بھی کہتے ہیں اسی طرح سُبُوْعٌ ہے، بعضوں نے کہا سُبُوْعٌ جمع ہے سَبْعٍ سُبْعٍ کی۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ سُبُوْعِهَا۔ جب نکاح سے ساتواں دن ہو (یعنی نکاح کے سات دن بعد)۔

مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ یا يَوْمَ السَّبْعِ۔ (ایک بھیڑیا بکری کو گلہ سے اُچک لے گیا جس زمانہ میں آنحضرت ص پیغمبر ہوئے لیکن گڈریے (چرواہے) وہ بکری اُس کے منہ سے چھین لی تب بھیڑیا کہنے لگا) بھلا جس دن درندہ اُسکا نگہبان ہوگا اُس دن اُسکو کون بچائے گا (یعنی جب فتنوں کے وقت لوگ مال اسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں گے بکریاں بھی بن وارث پھرینگی اُس وقت درندہ یعنی بھیڑیا ہی اُن کا نگہبان ہوگا مزے سے اُن کو چٹ کریگا) یا حشر کے میدان میں اُسکا کون نگہبان ہوگا۔

سَبْع۔ بفتحہ سین و سکون با وہ مقام جہاں قیامت کے دن سب حشر کئے جائینگے۔

نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ص نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (یعنی اُن کے پہننے سے کیونکہ یہ تکبر اور غرور والوں کا لباس ہے، بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعی رح کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں سوا کتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیحدہ ہی نہیں ہو سکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایما اہاب دبغ فقد طہر۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ص نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑیا ریچھ لومڑی بور بچہ ترس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بجو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔

صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ مِنْ سِبَاعٍ كَانَ مِنْهُ فِیْ رَمَضَانَ۔ آپ نے اپنے سر پر پانی بہایا کثرت جماع کی وجہ سے رمضان کے مہینے میں۔

سِبَاع۔ جماع کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا کثرت جماع کو۔

نَهٰى عَنِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ص نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعضے ہوٹوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا نے صدہا عورتوں سے صحبت کی ہے، بعضوں نے کہا سِبَاع سے یہاں مراد گالی گلوچ ہے یہ سَبَعَ فُلَانًا سے ماخوذ ہے جب اُسکا عیب بیان کرے اُسکو برا کہے۔

سَبِيْع۔ ایک محلہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب

بنی سبیع کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہے ہمدان
کی۔
صَلّٰی لِسُبُوْعِہٖ۔ آپ نے سات چکروں کے بعد
نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا)۔
اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ۔ قرآن سات
طرح پر اُتارا گیا ہے (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے
موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سات طرح سے جو
اختلافات ہیں اُن سب کے موافق قرآن کو پڑھ
سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام، ترک ادغام،
تفخیم، ترقیق، اِمالہ، مد، تبیین۔ بعضوں نے کہا
سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں
بعضوں نے کہا سات قراءتیں مراد ہیں، اور یہ
اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ
جب قرآن کا دور آنحضرتؐ کے ساتھ کرتے
تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کسی طرح سے۔
فَلَقِیَہٗ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ۔ آنحضرتؐ حضرت
ابراہیمؑ سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب
معراج میں ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور
ہے شاید راوی کو سہو ہوا ہو یا حضرت ابراہیمؑ چھٹے
آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے یا
معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان پر
ملے ایک بار ساتویں آسمان پر۔
فَلَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی سَبْعٌ۔ آنحضرتؐ نے ہم
لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ
رمضان کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سات دن رہ گئے
(اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب
اور پانچویں سے چھبیسویں شب اور چوتھی سے
ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں
شب مراد ہے گویا مہینہ کے آخر سے حساب شروع
کیا۔
سَاَزِیْدُ عَلَی السَّبْعِیْنَ۔ (اللہ تعالیٰ نے تو
یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستر بار
استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اُن کو نہیں
بخشنے کا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار
کروں گا۔
ھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا یَکْتَوُوْنَ۔ جو لوگ بہشت
میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی
(میری امت کے اُن کی صفت یہ ہے کہ) نہ داغ
دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے
مالک پر بھروسا کرتے ہیں اسی سے صحت کی دعا کرتے
ہیں دوا و علاج پر اُن کا اعتماد نہیں ہے گو دوا اور
علاج کرنا جائز ہے اور ہمارے پیغمبر صاحب نے
دوا علاج کیا ہے مگر دوا اور علاج کو بذاتہ مؤثر نہ
سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو دوا اثر
کرے گی ورنہ اُلٹا اثر ہوگا۔ از قضا سرکنگبین صفرا
فزود۔ روغن بادام خشکی می نمود، بیمار کرنیوالا
اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی
نہیں۔
فَاِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ وَمَعَھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ ایکا
ایک ہی ایک بڑی جماعت دکھلائی دی اُس کے
ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے۔
وَمَعَ ھٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ۔ اُنکے
ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو اُنکے آگے
ہونگے۔
اَلْکَبَائِرُ سَبْعٌ۔ کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت
سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ ستر کے
قریب ہیں۔

مَنْ صَامَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لئے آتا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہوتا، جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)۔

اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ۔ دوزخ کی گہرائی عمق ستر برس کی راہ ہے۔

طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ اللہ تعالےٰ اُس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِيْنَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ اٰدَمُ كَاٰدَمِكُمْ اِلٰخ۔ (ابن عباس رضؓ نے کہا اللہ تعالےٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں ........ ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوفاً صحیح ہے اُسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُن زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں، ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک اُن کی سند معصوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ ماننے کے قابل نہیں ہیں بعضوں نے کہا ابن عباس رضؓ نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا)۔

سَبْعِيْنَ۔ (لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر (ہر روز)۔

اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا۔ تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار پورا ہوا اور تم اُن سب میں بہتر ہو۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ۔ خون کے سات حرام کئے گئے (اُن سے نکاح حرام ہے ماں بیٹی بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی)۔

وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ۔ اور نکاحی (دامادی) کے رشتے (یعنی سسرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس بہو، باپ کی جورو، جورو کی بیٹی اُس کی بہن، پھوپھی، خالہ)۔

فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔ یہ ہتھیلیاں گویا درندے کی ہتھیلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا) اُس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہاتھ صاف رکھتی تھی اُن پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا و زینت سے رہنا بہتر ہے۔

لِيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں

اَرْضٌ مَسْبَعَةٌ۔ درندے والی زمین۔

وَلَعْنَتِيْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوُلَاةِ۔ لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر (ساتواں حاکم اس امت میں یزید تھا امام حسن پانچویں حاکم تھے معاویہ یزید ساتواں، ایک روایت میں یعنی اُس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)۔

سُبُوغٌ - پورا ہونا، لمبا ہونا، کشادہ ہونا، جھکنا، ملنا۔

تَسْبِيغٌ - بچہ گرا دینا بال نکلنے کے بعد۔

اِسْبَاغٌ - پورا کرنا۔

رَجْلَهُ بِالْحَرْبَةِ فَتَقَعُ فِي تَرْقُوَتِهٖ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ - آنحضرت ؐ نے ہتھیار ابی بن خلف پر مارا اُس کی ہنسلی پر پڑا خود کے پٹے کے نیچے۔

تَسْبِغَه - وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور گریبان بچانے کے لئے۔

اِنَّ زَرَّتَيْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِي خَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ - دو حلقے تسبغہ کے احد کے دن آپ کے رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے اوپر سے ابن قمیہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ میں نے آنحضرت ؐ کا کام تمام کر دیا)۔

كَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُوالسُّبُوغِ - آنحضرت ؐ کی زرہ کا نام ذوالسبوغ تھا یعنی پوری اور کشادہ۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ - اگر اس عورت کا بچہ پورے سرین والا (پُر گوشت اُبھرے ہوئے) پیدا ہوا۔

اَسْبِغُوا لِلْيَتِيْمِ فِي النَّفَقَةِ - یتیم پر اچھی طرح فراغت کے ساتھ خرچ کرو (اسکو تنگی میں مت رکھو)۔

اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ - وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی طرح تین بار دھوؤ)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ - تکلیف کے وقتوں (مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا۔

اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ - وضو کو پورا کر اور انگلیوں میں خلال کر۔

وَاَسْبِغْهُ - اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے) اور کوہیں بڑھی ہوئی خوب کھا کر مطلب یہ ہے کہ خوب چاق چست بھاری بھر کم بن کر اُسکو روندیں گے۔

اَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَاكَ - اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ - ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔

رَجُلٌ سُبُغٌ - پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد۔

سَبْغَه - کشادگی فراغت۔

سَبْقٌ - آگے بڑھ جانا، غالب آنا، بلند درجہ ہونا۔

تَسْبِيقٌ - کچا بچہ جننا۔

مَسْبُوقٌ - وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہو۔

اِنْسِبَاقٌ - بن سوچے ایک بات منہ پر آ جانا۔

مُسَابَقَةٌ اور سِبَاقٌ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا۔

لَا سَبْقَ اِلَّا فِي خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ - آگے بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے، مسلمان بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بدعلمی اور نا اتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے ہیں دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور آلات ایسے

۵ ایک روایت میں لا سبق ہے۔ یعنی بازی وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے ۱۲ منہ

بنائے جن کو مسلمان بنانا نہیں جانتے اور آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہو مسلمان اُدہر تو جاہل کم علم دوسرے ایک کا ایک دشمن، جب مسلمانوں کی ایسی سقیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آسکتی ہے ہر قوم کی دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے جب تک مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد اُن کا خواہ مرد ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اُسکے بعد اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب تک کبھی ذلت اور نکبت کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے۔ ایک خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اُسوقت ایک شخص نے جس کو خدا کا ڈر نہ تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا اَوْ جَنَاحٍ یا پرندے کے پنکھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند پرواز کرتا ہے اُسکا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی مردودوں نے دین کو خراب کیا اور دنیادار بادشاہوں اور رئیسوں کی خوشامد کے لئے اُن کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ طیبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح گدہوں، خچروں، ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں۔

مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يَسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔ جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے دو گھوڑوں میں شریک کیا اگر اُس کو یہ یقین ہے کہ یہ گھوڑا ان دونوں سے آگے بڑھ جائیگا تب تو بہتر نہیں اور اگر یہ یقین نہیں تو شرط جائز ہے اس تیسرے شخص کو محلل کہتے ہیں یعنی شرط کو حلال کر دینے والا بات یہ ہے کہ شرط کا روپیہ اگر تماشابین دیں ٹھہرائیں یا ایک طرف سے شرط ہو تب تو بالکل درست ہے اور اگر دونوں طرف سے شرط ہو بغیر محلل کے درست نہیں اب اگر محلل آگے بڑھ گیا اور دونوں شرط کرنے والے اُس کے پیچھے آئے ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو محلل شرط کا روپیہ لیگا اور اگر محلل اور ایک شرط کرنے والا ساتھ آئے پھر دوسرا شرط کرنے والا آیا تو جو آگے آئے وہ دونوں شرط کا روپیہ لے لیں گے اور اگر تینوں برابر آئے تو کسی کو کچھ نہیں ملیگا۔

وَمَا زَفِيْهَا سَبْقًا۔ وہ اس امر میں بڑھ گیا۔

مِنْ كَلِمَاتِهٖ لَمْ يُسْبَقْ اِلَيْهَا۔ یہ اُسکا کلام ہے اُس سے پہلے کسی نے ایسا کلام نہیں کیا۔

اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِجْرَاءِ الْخَيْلِ وَسَبَّقَهَا ثَلٰثَ اَعْذُقٍ مِنْ ثَلَاثِ نَخَلَاتٍ۔ آنحضرتؐ نے گھوڑے دوڑانے کا حکم دیا اور جو کوئی آگے بڑھ جائے اُس کو کھجور کے تین خوشے تین درختوں کے دلائے۔

تَسْبِيْق۔ کے معنے دونوں آئے ہیں یعنی آگے بڑھنے کا روپیہ دینا اور لینا۔

اِسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ يَا سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا۔ دیکھو سیدھی راہ پر رہو خوب تم بہت آگے بڑھ گئے ہو یا لوگ تم سے بہت بڑھ گئے ہیں اگر داہنے بائیں مڑ دے گے تو ... ہوئے، طیبی نے کہا یہ آپ نے قرآن کے ... سے فرمایا سیدھی راہ پر جمے رہو یعنی اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھو اُس کی تلاوت کرو اگر ... بائیں مڑو گے یعنی لوگوں کو دکھانے اور دنیا ...

اُن سے تعریف ...
ہو گئے جو شرک ...
یعنی شرک اکبر ...
سَبَقَ الْمُفَرِّ ...
سے آگے بڑھ ...
شکاری جانور ...
نہ گویا مطلب ...
ایسے باہر ہو ...
ذرا اثر بھی نہیں ...
باوجودیکہ خارجی ...
رات دن قرآ ...
لگا آنحضرت ...
کا ذرا سا بھی ...
اور رسول کی ...
ایمان کا مدار ...
کی دشمنی پر کمر ...
کو ذری ذری ...
اور قتل کرنے ...
تقوی اور پرہ ...
يُسْبَقُ عَلَيْهِ ...
غالب آتی ...
تَسْبِقُ شَهَادَ ...
اس کی گواہی ...
ہوگی، مطلب ...
ہوگی، گواہی ...
... اسکے ...
گی یا پہلے گواہ ...
کی پہلے گواہی ...
کی سال میں ...

اُن سے تعریف کرانے کے لئے توریا میں گرفتار ہوگے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہو جاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ۔

سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ۔ وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کیساتھ شکاری جانور کے پار ہو گیا نہ اُس میں خون لگا نہ گوبر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جن میں دین و ایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا۔ مسلمانو دیکھو غور کرو، باوجودیکہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیزگار تہجد گذار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت ص نے اُن کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان اُن میں نہ ہوگا کیا معنی اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہونگے جسپر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر اُن کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیزگاری سب بیکار ہوگی)۔

تَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ۔ پھر اللہ کی تقدیر اُس پر غالب آتی ہے

تَسْبِقُ شَهَادَتُهُ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ اُس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی، مطلب یہ ہے کہ اُسکو دین کی کچھ پرواہ نہ ہوگی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہوگا کہ اُسکو یہ بھی یاد نہ رہے گا پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائیگا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اُس کو کسی سال میں کچھ باک نہ ہوگا۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ۔ میری رحمت میرے غصّے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے)

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ تجھ سے پہلے عکاشہ نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعضوں نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے)۔

فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ سَوَابِقُ۔ یہی وہ شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے آگے سے اچھے مرتبے رکھے ہیں۔

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاٰخِرُوْنَ۔ ہم ہی آگے بڑھنے والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں اُن سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ فُقَرَاءُهُمْ۔ مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اُسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوہ حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمن بن عوف رض یا طلحہ رض یا زبیر رض سے افضل ہوگا جو بہت مالدار تھے)

سَابِقَةُ الْحَاجِّ۔ آنحضرت ص کی اونٹنی عضباء کا لقب تھا)

لَا تَسْبِقْنِيْ بِاٰمِيْنَ۔ (آپ مجھ سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی آمین

ساتھ ہوا کرے) آپ آمین مجھ سے پہلے نہ کہئے۔
سَبَقٌ ۔ وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے
اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو اُستاد کو
سُناتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ يَسْبِقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا يُسْبَقُ
بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ ۔ اللہ تعالیٰ قیامت
کے دن مومنوں میں شرط کرائے گا (کون آگے
بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے
دن گھوڑ دوڑ میں شرط کیجاتی ہے۔
اَلسَّبَقَۃُ اَلْجَنَّۃُ وَالْغَایَۃُ اَلنَّارُ ۔ آگے بڑھنے
کے لئے بہشت ہے (اُس طرف لوگ جلدی
سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا
دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے
والوں کے اخیر میں رہوں جہانتک دوزخ سے
بچوں وہی غنیمت ہے)۔
وَالْجَنَّۃُ سَبَقَۃٌ ۔ بہشت اُس سے آگے
بڑھی۔
سَابِقٌ ۔ ایک شخص کا نام ہے۔
سَابِقُ الْحَاجِّ ۔ جو قافلہ سے آگے بڑھ جائے
اُن کے ساتھ نہ چلے
سَبْکٌ ۔ گلانا، سانچے میں ڈالنا جیسے تَسْبِیْکٌ ہے،
سَبِیْکَۃٌ ۔ گلا ہوا ٹکڑا چاندی یا سونے کا جو قالب
میں ڈالا گیا ہو اُسکی جمع سَبَائِکُ ہے۔
لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَ
سَبَائِكَ ۔ اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو حلوان کے
گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھر دوں۔
سَبَائِكُ ۔ چھنا ہوا آٹا، یعنی میدہ جس کو عرب
لوگ حُوّاری کہتے ہیں اور سبائک باریک
چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبْلٌ ۔ گالی دینا، لٹکنا، چھوڑ دینا۔
تَسْبِیْلٌ ۔ اللہ کی راہ میں دینا۔
اِسْبَالٌ ۔ لٹکانا چھوڑ دینا، برسنا، بہت باتیں کرنا
سَبَلٌ ۔ مینہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔
سَبِیْلٌ ۔ راہ، رستہ۔
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ اللہ کی راہ میں ہر نیک کام
کو جو خدا کی رضامندی اور اُس کے تقرب کیلئے
کیا جائے فرض ہو یا نفل اُسکو سبیل اللہ کہہ
سکتے ہیں مگر اکثر اُس کا استعمال جہاد کیلئے
ہوتا ہے۔
اِبْنُ السَّبِیْلِ ۔ مسافر۔
حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِنْ
حَوَالَیْهَا لِاَعْطَانِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ
السَّبِیْلِ اَوَّلُ شَارِبٍ مِنْهَا ۔ کنوئیں کے
اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف
(یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو
پانی پلانے کے لئے اور مسافر سب سے پہلے
اُس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر
اُدھر سے گذرے اُس کو اُس میں سے پانی
لینے کا حق ہے کنوئیں کا مالک اُس کو پانی
سے روک نہیں سکتا، اسی طرح اپنے جانور
کو پلانے سے)۔
فَاِذَا الْاَرْضُ عِنْدَ اَسْبِلَتِهٖ ۔ اُس کے
رستوں پر ناگاہ زمین نمود ہوئی۔
اَسْبُلٌ ۔ جمع ہے سبیل کی جب وہ مؤنث ہو
اگر مذکر ہو تو اَسْبِلَۃٌ ہے۔
اِحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا ۔ آنحضرتؐ
نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے
اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی اصل

کو تو قائم رکھ (تو اُسکا مالک بنا رہ اور اُسکا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے، ہر ایک محتاج شخص اُس کو کھائے)۔

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت کے دن دیکھیگا بھی نہیں (اُن پر نظر رحمت نہیں کرنے کا) اُن تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اُس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف آگیا ازار ہو یا قمیص یا انگرکھا یا عمامہ، مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ہے کبر اُسی کی شان ہے اُسی کو سزاوار اور زیبا ہے اُس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں، ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگرکھا میں اسراف کرتے ہیں بیکار چنت ڈالکر کپڑا تلف کرتے ہیں، افغانی لوگ پائجامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں، بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑ باندھتے ہیں یہ سب اسراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو باقی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا نہیں اُن کو تو فخر اور تکبر کی لت پڑ گئی ہے، لوگ یہ کہیں صاحب بڑے امیر آدمی ہیں ایک تھان کا انگرکھا اور دو تھان کا جامہ تیمہ بناتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن اگر کوئی فخر اور تکبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اُس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)۔

سَابِلَةٌ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ۔ ایک عورت دکھلائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پکھالوں کے درمیان لٹکائے ہوئے (اونٹ پر) جارہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے، اور لغت کے رو سے مُسْبِلَةٌ ٹھیک ہے، ایک روایت میں سَادِلَةٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے۔

مَنْ جَرَّ سَبَلَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچیگا (یعنی اُن کو پہن کر زمین پر گھسٹتا چلیگا) تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُسکیطرف دیکھے گا بھی نہیں، (عنایت اور شفقت کجا اُس کو تمام لوگوں میں اپنی بے التفاتی اور بے توجہی سے ذلیل کریگا)

مُسَبَّلَةٌ۔ لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے مُرْسَلَةٌ اور مُنَشَّرَةٌ یعنی مُرْسَلَةٌ اور مَنْشُوْرَة، بعضوں نے کہا سَبَلَةٌ ایک موٹا کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے۔

دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ سَبَلَةٌ۔ میں حجاج ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنا تھا (جیسے اہل اسراف کی عادت ہوتی ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ اُس کی مونچھ کے بال بہت تھے اُس کی جمع سِبَالٌ آئی ہے، ہروی نے کہا سَبَلَہ وہ بال جو نیچے کے جبڑے کے تلے ہوتے ہیں، سَبَلہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لٹکتی ہو اُسکو بھی کہتے ہیں۔

عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سَبَالَةِ السِّنَّوْرِ۔

اُس پر بلی کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا سَابِلًا۔ ہم کو بہت برسنے والے ابر سے پانی پلا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلَ الْمَطَرُ مینہ خوب زور کا برسا۔

اَسْبَلَ الدَّمْعُ۔ آنسو خوب بہے۔

سَبَلٌ۔ اسم ہے اُسکا یعنی خوب برسنے والا۔

فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْنِیٌّ لَہٗ سَبَلٌ۔ پانی کی سخاوت کی ایک کالے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا۔

لَا تُسْلِمْ فِیْ قَرَاحٍ حَتّٰی یُسْبِلَ۔ خالی زمین میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیع سلم مت کر یہانتک کہ کھیت بالیاں نکالے۔

سَبَلٌ بمعنی سنبل (بالی کی) ہے۔

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کا سخت غصہ ہے اُس شخص پر جسکو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے (کیونکہ اُس نے پیغمبر سے مقابلہ کیا اور پیغمبر کو مارنا چاہا تو گویا اللہ تعالے سے مقابلہ کیا۔ اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہ ہوگا)۔

خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا۔ مجھ سے اللہ تعالے کے حکم حاصل کرو اُس نے عورتوں کے لئے ایک راہ نکالدی (جس کا وعدہ اس آیت میں کیا تھا اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا وہ راہ یہ ہے کہ محصنہ کو رجم کرو اور غیر محصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب ہو)۔

اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ لٹکانا جو حرام ہے یعنی کپڑے کا اسراف ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس میں جس میں بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے)۔

اَلسَّبَالَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ۔ سبالہ کہتے ہیں مونچھ کے کنارے کو (جو لب کے دونوں طرف ہوتا ہے اُسکا بھی کتروانا مستحب ہے اگر نہ کترے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی اُن میں لگتی ہے حضرت عمر سبالہ رکھتے تھے اُس کو نہیں کترتے تھے)۔

فَرَجُلٌ رَبَطَہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ پھر وہ شخص جس نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے۔

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد، حج، طلب علم وغیرہ)۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے (اپنے ملک یا اپنے گھر سے) نکلے وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی طالب علمی کے زمانہ تک اُس کو مجاہدین کا ثواب ملتا رہے گا)۔

وَمُتَعَلِّمٌ عَلٰی سَبِیْلِ نَجَاۃٍ۔ جو شخص نجات کے رستہ پر علم سیکھ رہا ہو، نجات کا رستہ یہ ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم اور توقیر کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجتہد کہیں یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِیْلُہٗ سَبِیْلُ الْمَاءِ الْجَارِیْ

حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ آنحضرت ﷺ کے دونوں سبلوں پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے۔

خُذِ السَّلَا فَمُرَّهٗ عَلٰى سِبَالِهِمْ۔ ابو طالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرت ﷺ کی پیٹھ پر رکھدیا تھا) لے کر اُن کی مونچھوں پر پھرا (یہ اُن کی سزا ہے)۔

سُنْبُلَةٌ۔ ایک برج ہے بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سَنْبَلَ الزَّرْعُ کھیت میں بالی آگئی۔

اِذَا كَانَ لَهٗ سُنْبُلَةٌ كَسُنْبُلَةِ السِّنَّوْرِ وَ الْفَارِ فَلَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ۔ اگر سنجاب (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اُسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ صقالیہ اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دُم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اُسکا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔

ثَوْبٌ سُنْبُلَانِيٌّ۔ بہت لمبا دراز کپڑا۔

سُنْبُلَان اور سُنْبُل۔ دونوں شہر بھی ہیں ملک روم میں اُن میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

سُنْبُلَانِيٌّ۔ اُس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

[illegible]۔ ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔

فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبَنِيَّ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ۔

السَّبَنِيَّةُ۔ رقیق کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ﷺ نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سبن کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھکو معلوم ہوا رقیق وہی ہے، نہایہ میں ہے کہ سبنی ایک کپڑا ہے جو کتان کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔

سَبَنْتٰی یا سَبَنْدٰی۔ بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اُس پر کالے کالے یا سفید ٹپکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اُس کو تیندوا کہتے ہیں، شماخ بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اُس میں کا ایک شعر یہ ہے
وَمَا كُنْتُ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ وَفَاتُهٗ، بِكَفَّيْ سَبَنْتٰى أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ
مجھکو یہ امید نہ تھی کہ آپکی موت ایک نیلے آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہو گی (مراد ابو لولو مردود ہے جس نے عین نماز میں زہر آلود خنجر سے آپ کو زخمی کیا، یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا)۔

سَبَنْجُوْنَة۔ لومڑی کے کھالوں کی پوستین۔

كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَبَنْجُوْنَةٌ مِّنْ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ كَانَ إِذَا صَلّٰى لَمْ يَلْبَسْهَا۔ امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوستین تھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اُسکو نہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اُس کو نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی، بعضوں نے کہا سَبَنْجُوْنَة

مغرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی ایک پوستین آپ کے پاس تھی)۔

سَبَدٌ۔ بوڑھا ہو کر عقل جاتی رہنا، سٹھیا جانا، غرور کرنا۔

مُسبَدٌ۔ جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی ہو۔

سَبَھلَلٌ۔ بیکار، خالی خولی۔

لَا یَجِیئَنَّ اَحَدُکُم یَومَ القِیَامَۃِ سَبَھلَلاً

تم میں کوئی آخرت میں خالی خولی نہ آئے (یعنی اس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ یَمشِی سَبَھلَلاً وہ یوں ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا تھا)۔

اِنِّی لَاَکرَہُ اَن اَرٰی اَحَدَکُم سَبَھلَلاً لَا فِی عَمَلِ دُنیَا وَلَا فِی عَمَلِ الاٰخِرَۃِ۔

(حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں تم میں سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے، آدمی کو چاہیے کہ وقت کو عزیز سمجھے، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، اور کوئی ساعت اپنی فضول بک بک اور بطالت اور بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا ہو (دنیا کے علوم فنون ہنر سیکھے، کسب معاش کرے زراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ) یا آخرت کے کام کرے (خدا کا ذکر اس کی عبادت علم دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون گھوڑے کی سواری نشان اندازی بحری لڑائی کے فنون اس کے سامان جہاز سازی تارپیڈو سب مرائن ہوائی لڑائی کے سامان ایرشپ یعنی بیلون زپلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں سراؤں پلوں مسجدوں شفاخانوں کی طیاری یتیموں اور بیوؤں کی پرورش اور تعلیم کے سامان، غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی اپنا وقت بے کار نہ گذرنے دے، افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال اور تحصیل علوم وفنون میں مصروف ہیں، لیکن مسلمان ہی سب سے پھسڈی رہ گئے ہیں کھیل کود اور پتنگ بازی، شطرنج بازی، چوسر گنجفہ، مرغبازی، بٹیر بازی، بس یہ ان کے اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین میں)۔

سَبیٌ۔ قید کرنا، لوٹنا، غارت کرنا، لونڈی غلام بنانا جیسے سِبَاءٌ ہے دور کرنا، ملک بدر کرنا، مسخر کر لینا، تابعدار بنا لینا۔

سَبیٌ اور سَبِیَّۃٌ اور سَبَایَا۔ یہ سب الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں۔

سَبِیَّۃٌ۔ قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں اس کی جمع سَبَایَا ہے۔

تِسعَۃُ اَعشَارِ الرِّزقِ فِی التِّجَارَۃِ وَالجُزءُ البَاقِی فِی السَّابِیَاءِ روزی کے نو حصے اللہ تعالیٰ نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے میں (یعنی گائے بکری بھینس گھوڑے وغیرہ کی نسل بڑھانا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِنَّ لِفُلَانٍ سَابِیَاءَ اس کی اولاد کے پاس بہت چوپائے ہیں یعنی گوردو وغیرہ، اس کی جمع سَوَابِیُّ ہے، اصل میں سابیا کا معنی وہ جھلی

ہے جس میں بچہ رہتا ہے۔

اِتَّخِذْ مِنْ هٰذَا الْحَرْثِ وَالسَّابِيَاءِ قَبْلَ اَنْ يَّلِيَكَ غِلْمَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعَهُمْ مَالًا (حضرت عمرؓ نے ظبیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درم حضرت عمرؓ نے کہا تو ایسا کر) کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لونڈے حاکم بنیں جنکی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)۔

مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ يَسْتَبِي قُلُوْبَ النَّاسِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ جو شخص باتیں بنانے کا علم سیکھے (لفاظی جگت قافیہ) اُس کی غرض یہ ہو کہ لوگوں کا دل مسخر کرلے تو اُس کی نہ فرض قبول ہو گی نہ نفل۔

فَاصْطَفٰى عَلَيَّ سَبِيَّتَهٗ۔ اُس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا (اُسی کی طرف مائل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا)۔

خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا۔ ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں اُن کو چھوڑ دو۔ ہم اُن کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔

لَمْ يَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

## بَابُ السِّيْنِ مَعَ التَّاءِ

سُتٌّ، بُری بات، عیب،

سِتَّةٌ۔ چھ مرد۔

سِتٌّ۔ چھ عورتیں اور عوام لوگ اُسکو بمعنی مالکہ اور سیدہ استعمال کرتے ہیں۔

اِنَّ سَعْدًا اخْتَطَبَ امْرَأَةً بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اِنَّهَا تَمْشِيْ عَلٰى سِتٍّ اِذَا اَقْبَلَتْ وَعَلٰى اَرْبَعٍ اِذَا اَدْبَرَتْ۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ سے کر آتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اُس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار سے کر جاتی ہے، (دونوں سرین اور دونوں پاؤں، مطلب یہ ہے کہ چوتڑ اُس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھی)۔

قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ۔ ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے)۔

وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ۔ ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے۔

سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً يَا سِتَّ عَشَرَةَ۔ سولہ اونٹ۔

سِتَّةُ اَيَّامٍ اَوْ سِتَّةُ اَشْهُرٍ اَوْ سِتُّ سِنِيْنَ۔ امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صغریٰ مراد ہے کیونکہ غیبت کبریٰ پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گذر چکے ہیں اور بارہویں امام یعنی ..... محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعضے امامیہ سے میں نے سنا

ہے کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن دنیا میں ہو جائینگے
تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود
ہیں کیا چالیس بھی اُن میں مومن نہیں ہیں۔
اصل یہ ہے کہ یہ سب بنی ہوئی باتیں ہیں۔
پیراں نمی پرند مریداں می پرانند۔ ان اماموں
نے نہ کبھی امامت کا دعویٰ کیا نہ اُن کو امامت
(حکومت) حاصل ہوئی، بنی امیہ اور عباسیہ
کے ڈر سے ہمیشہ اپنی جان بچا کر گوشۂ عافیت
میں چھپے رہے کیا امامت اس طرح ہوتی ہے
آخری زمانہ میں سچے امام مہدی محمد بن عبداللہ
نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے
وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے
اسلام کی اشاعت کرینگے، مخالف مولویوں
اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت
اور تعصب سے مالا مال اپنے اپنے خاندانوں اور
بزرگوں کے رسم کے تابع ہیں نہ اُن کو قرآن
سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ تعالیٰ ایسے
مولویوں اور درویشوں سے بچائے رکھے
سب سے زیادہ دشمن انکے حضرت امام مہدیؑ
ہونگے آپ صاحب سیف اور حکومت ہونگے
اس لئے اُن کے سر کوبی قرار واقعی کردینگے
البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائی
مراد لیجائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے
دینی پیشوا اور مقتدیٰ تھے، اللہ تعالیٰ ہمکو
ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی
کی غلامی میں ہمارا حشر کرے، آمین یا رب
العالمین۔

سَتْرٌ۔ چھپانا۔

تَسَتُّرٌ۔ چھپنا۔

سِتَارَہ۔ پردہ۔

سِتَارٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

سَتَّارٌ۔ اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ بندوں کے عیب
کو چھپاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ۔ اللہ تعالیٰ
شرم کرنے والا (عیب) چھپانے والا ہے،
ایک روایت میں سِتِیْرٌ ہے، اس کا بھی معنی
وہی ہے۔

وَکَانَ رَجُلًا سَتِیْرًا یا سِتِّیْرًا۔ وہ بڑا آڑ رکھنے
والا چھپانے والا تھا (یعنی نہاتے وقت اپنے
ستر کو چھپاتا تھا)

اَیُّمَا رَجُلٍ اَغْلَقَ بَابَہٗ عَلَی امْرَأَتِہٖ وَ
اَرْخٰی دُوْنَھَا اِسْتَارَۃً فَقَدْ تَوَجَّبَ الصَّدَاقُ
جس شخص نے اپنا دروازہ ایک عورت پر بند
کرلیا جو اُس کی منکوحہ ہے اور پردے کی آڑ
کرلی (یعنی تنہائی کی خلوت صحیحہ) تو عورت کا پورا
مہر اُس پر واجب ہو گیا خواہ جماع کرے یا نہ کرے
کیونکہ جماع سے مانع کوئی بات نہ رہی، امام
ابوحنیفہ رہ کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے
نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب
نہیں ہوتا۔

اِسْتَارَۃٌ۔ بمعنی سِتَارَہ یعنی پردہ، اسی حدیث
میں وارد ہوا ہے اگر اُسْتَارَہ ہوتا تو اچھا تھا
یہ جمع ہے سِتْرٌ کی بکسر سین یعنی پردہ۔

اَلَا سَتَرْتَہٗ بِثَوْبِکَ یَا ھَزَّالُ۔ ارے
مسخرے تو نے اُس کو اپنے کپڑے سے کیوں
نہ چھپایا (یہ آنحضرتؐ نے ماعز اسلمی سے فرمایا
جب انہوں نے آپ کے پاس آ کر یہ بیان
کیا کہ میں نے زنا کی آپ کا مطلب یہ تھا کہ

ایسی کوئی بات ہو بھی گئی تھی تو اُسکا چھپانا اور آیندہ کے لئے توبہ کرنا بہتر تھا تاکہ مسلمانوں کی بدنامی نہ ہوتی)۔

سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ۔ تم میں جب کوئی پائخانہ جائے تو) جنوں کی آنکھوں سے آڑ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بسم اللہ کہے (جب بسم اللہ کہکر پائخانہ جائیگا تو جن اور شیطان اُسکا ستر نہ دیکھ سکیں گے دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے اللھمّ اِنّی اعوذبک من الخبث والخبائث)۔

وَسَتَرْتُہٗ فَصَبَّ عَلٰی یَدِہٖ۔ میں نے آپ پر آڑ کر لی (آپ نے پانی لیا) اور اپنے ہاتھ پر ڈالا (جب غسل کا ارادہ کیا تو سر کھولا)۔

ثُمَّ اَیُّ اُمَّۃٍ فَرَّ عَلٰی سِتْرِ الْکَعْبَۃِ۔ ام زفر کو کعبہ کے پردے پر دیکھا (یعنی اُسپر ٹیکا دئے ہوئے)۔

کَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ۔ پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا (بلکہ لوگوں کے سامنے ستر کھولدیتا تھا، یا پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا یعنی پیشاب سے برابر پاکی نہیں کرتا تھا، دوسری روایت میں لَا یَتَنَزَّہُ کا یہی معنی ہے ایک روایت میں لَا یَسْتَبْرِئُ ہے یعنی برابر استنجا نہیں کرتا تھا، اُس کے عضو پر پیشاب رہتا تھا یعنی قطرہ ٹپکتا رہتا تھا، ایسی حالت میں نہ اُسکا وضو صحیح ہوتا نہ نماز اور یہ کبیرہ گناہ ہے) ایک روایت میں لَا یَسْتَنْزِہُ ہے، ایک میں لَا یَسْتَنْثِرُ ہے نثر سے اُسکا ذکر کتاب النون میں آئے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ۔ جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے بھی عیب چھپائے گا (مجمع البحار میں ہے کہ جو مسلمان مستور الحال ہوں یعنی اُنکا فسق و فجور فاش نہ ہو ظاہر میں نیک اور صالح ہوں تو اُنکا اگر کوئی عیب دیکھے تو اُسکا چھپانا بہتر ہے لیکن جو لوگ فسق و فجور اور شرارت میں مشہور ہوں غریب لوگوں کو ستاتے ہوں تو اُن پر انکار کرنا اور حاکم تک اُن کی شکایت پہنچانا درست ہے اِسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا تو واجب ہے شریعت کی حفاظت کیلئے)۔

فَاغْتَسَلَتْ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَھَا سِتْرٌ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے غسل کیا ہم میں اور اُن کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا (حضرت عائشہ رضؓ نے غسل کر کے اُن کو بتلایا کہ جنابت کا غسل اس طرح کرنا چاہئے اور پردے کی آڑ میں سے وہ اُن کے بدن کا اوپر کا حصہ دیکھتے رہے کیونکہ وہ اُن کے رضاعی بھانجے اور محرم تھے)۔

سَتَرْتُ عَلٰی بَابِیْ دُرْنُوْکًا۔ میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس میں حاشیہ ہرا تھا۔

کَشَفَ السِّتَارَۃَ۔ پردہ کھولا۔

رَجُلٌ لَہٗ سِتْرٌ۔ جس کے پاس روزی کا کوئی ذریعہ ہو (جو اُس کو بھیک مانگنے سے روکتا ہو)۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ۔ دیواروں پر کپڑے مت منڈھو (جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھت پر اور دیواروں پر نقش و نگار اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی دیوار پر کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا

اور اڈرھانا بھی ناجائز ہوگا)۔

سُتْرَہ۔ وہ جو نمازی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ لگائے آڑ کرنے کے لئے۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ وَعَفَا عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً: زنا کرے شراب پیئے) پھر اللہ تعالےٰ اُس کو چھپا دے اور توبہ کرنے پر معاف کر دے تو وہ اُس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کر دے پھر اُس پر سزا دے (یعنی جب اُس نے توبہ کر لی اور دنیا میں بھی اپنا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالےٰ نے اُس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت میں بھی اُس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اُسکو معاف کر دے یا عذاب کرے اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اُسکو مل گئی مثلاً کوڑے لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اُسکو عذاب نہ ہوگا اور یہ سزا اُسکے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضے احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اُس کو دیئے جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اُس کے لئے توبہ ضروری ہے)۔

سَتَرَ عُرْیَانَہٗ۔ اُس کی برہنگی کو ڈھانپا (یعنی اُس کو کپڑا پہنایا)۔

تُسْتَرُ۔ ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں۔

سَتُّوْقٌ۔ یا تُسْتُوْقٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

مُسْتُقَہ۔ لمبی آستین کی پوستین۔

سَتْلٌ۔ ایک کے پیچھے ایک نکلنا، قطرہ قطرہ بہنا۔

سَتَلٌ۔ پیچھے لگنا۔

مُسْتَلٌ تنگ رستہ۔

مَسْتُوْل۔ جہاز کی لمبی لکڑی، یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے، اصل میں مستول کا معنی جس پر کا گوشت نکال لیا گیا ہو۔

فَبَیْنَا نَحْنُ لَیْلَۃً مُتَسَایِلِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابو قتادہ نے کہا ہم آنحضرت ؐ کے ساتھ تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستے سے الگ ہو کر ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرتؐ اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا غلبہ تھا)۔

مَسَاتِلُ۔ جمع ہے تنگ راستے۔

سَتْہٌ۔ پیچھے لگنا، کون پر مارنا۔ (گانڈ پر)۔

سُتَاھِی۔ بڑے کون والا۔

سَتْہٌ اور سِتْہٌ اور سَتَہٌ اور سَہٌ اور ... کون حلقہ دبر کو بھی کہتے ہیں اسی طرح اُسْتٌ ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ مُسْتَھًا جَعْدًا فَھُوَ لِفُلَانٍ اگر اس عورت کا بچہ بڑے بڑے چوتڑ والا بال دار پیدا ہوا سب تو وہ فلاں شخص کا ہے۔

مَرَّ اَبُوْ سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَۃُ خَلْفَہٗ وَکَانَ رَجُلًا مُسْتَھًا۔ ابو سفیان گذرا اور معاویہ اُس کے پیچھے تھے وہ بڑے چوتڑ والے آدمی تھے۔

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ۔ اپنے چوتڑ گھسٹتے ہوئے چلیں گے۔

وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ۔ گانڈ کا ڈاٹ آنکھیں

ہیں (جب سو گئے تو ڈانٹ کھل گیا)۔

## بَابُ السِّینِ مَعَ الْجِیْمِ

سَجْبٌ ۔ پرانی مشک۔

ثَلٰثُ سُجُبٍ ۔ تین پرانی مشکیں۔

سَاجِبٌ ۔ پرانی مشک۔ سُجُبٌ جمع ہو ساجب کی

سَجٌّ ۔ پاخانہ پتلا ہونا۔

سَجَاجٌ ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَرَاحَکُمْ مِّنَ السَّجَّةِ وَالْبَجَّةِ اللہ تعالیٰ نے تم پر روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اور اونٹ کو زخمی کر کے اُس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اُس سے نجات دی، (بعضے کہتے ہیں سجہ اور بجہ دو بتوں کا نام تھا جن کا عرب لوگ پوجا کیا کرتے تھے)۔

سَجْحٌ ۔ گانا، پیش کرنا

سَجْحٌ اور سَجَاحَةٌ ۔ نرمی، سہولت، کم گوشت ہونا۔

سِجَاحٌ ۔ سامنے، مقابل۔

سَجَاحٌ ۔ حارث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پھر اُس نے مسیلمہ کذاب سے نکاح کر لیا یہ عورت جماع کی بڑی خواہشمند اور پُر شہوت تھی یہاں تک کہ عرب میں مثل مشہور ہو گئی۔

اَغْلَمُ مِنْ سَجَاحٍ سجاح سے زیادہ پُر شہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی یگانۂ آفاق تھی یہ بھی ایک مثل ہے۔

اَکْذَبُ مِنْ سَجَاحٍ ۔ سجاح سے زیادہ جھوٹی

وَامْشُوْا اِلَی الْمَوْتِ مِشْیَةً سُجُحًا ؕ فی سَجْحَاءَ ۔ حضرت علی رضؓ جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرما رہے تھے چلو موت کی طرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو (یعنی موت سے گھبراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)۔

اِذَا مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ (حضرت عائشہ رضؓ نے جنگ جمل میں حضرت علی رضؓ سے کہا) جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہوئے) تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کرو)۔

عرب میں یہ مثل مشہور ہے اِذَا مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ یعنی جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کر۔

مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ ۔ تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کرو (یہ امر ہے اِسْجَاحٌ سے یعنی نرمی کرنا۔

سُجُوْدٌ ۔ سجدہ کرنا، جھک جانا، سیدھا ہونا۔

سَجْدٌ ۔ بھول جانا۔

سَاجِدٌ ۔ سجدہ کرنیوالا۔ سُجَّدٌ اُس کی جمع ہے۔

سَجْدَۃٌ ۔ ایکبار جھکنا۔

سِجْدَۃٌ ۔ پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا، یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت وہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر دوسرے کسی کو یہ سجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا دوسرے سجدۂ تحیت جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا، فرشتوں نے حضرت آدم کو اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو اور معاذ رضؓ نے آنحضرت صلعم کو اور اونٹ نے آنحضرت صلعم کو جو سجدہ کیا وہ یہی سجدہ

تحیت تھا نہ سجدۂ عبادت۔

کَانَ کِسْرٰی یَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔ کسریٰ (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جاتا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اُس کو مُقَرْطِس یعنی اُس تیر کی طرح سمجھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اُس کو عَاضِد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیر انداز کے سامنے جھک جاتا تھا اُس کی خاطر کرتا تھا ازہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تاکہ تیر اُسکا سیدھا جاکر نشانہ پر پڑے، عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الرَّجُلُ یعنی اُس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہوگیا۔

وَقُلْنَ لَہٗ اَسْجِدْ لِلَیْلٰی فَاَسْجَدَا۔ انہوں نے اونٹ سے کہا لیلیٰ کے لئے جھک جا (تاکہ لیلیٰ سوار ہوجائے) وہ جھک گیا۔

سَجَدَ۔ عاجزی کی۔

سُجُوْدُ الصَّلٰوۃِ۔ نماز کا سجدہ کیونکہ سجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے، اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یا رئیس کی قدمبوسی یعنی اُس کے پاؤں پر اپنا سر رکھدیتے ہیں

وَھِیَ مُفْتَرِشَۃٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ حضرت عائشہؓ آپ کے سجدے کے مقام کے برابر لیٹی ہوئی تھیں (آپ جب سجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی اُن کو چھو دیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)

مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ کَانَ اَطْوَلَ مِنْھَا۔ اُس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے سجدے سے)۔

مِنْ اَیْنَ سَجَدْتَ یَا سُجِدَاتٌ۔ تم نے سورۂ صٓ میں کیوں سجدہ کیا یا سورۂ صٓ سجدہ والی کیونکر ہوئی۔

یُکَبِّرُ وَھُوَ یَنْھَضُ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ آخر… جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

سَھَا سَجْدَۃً حَتّٰی قَامَ یَسْجُدُ۔ ایک شخص ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑا ہوگیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے)

لَیَسْجُدُ السَّجْدَۃَ مِنْ ذٰلِكَ۔ ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے

صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ۔ میں نے ظہر کے بعد آنحضرتؐ کے ساتھ سنت کا دوگانہ پڑھا (یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرتؐ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے)۔

مَا یُکْرَہُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَی الْقُبُوْرِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کرکے وہاں مسجد بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے اگر مقبرہ ویران ہوگیا ہو اور وہاں قبروں کا نشان نہ رہے تو اس میں مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی کی طرح وقف ہے اسی طرح کسی بزرگ صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لئے نہ اُس کی تعظیم کے لئے اُس

کراہت میں داخل نہ ہوگا کذا فی مجمع البحار۔
مترجم :۔ کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح اُن کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اُس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یادگاری اور میت کے لئے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اِس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو گر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہئے یعنی جیسے آنحضرت ؐ اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاٹنا اُن پر چراغ لگانا صندل چادر شرینی چڑھانا نذر کا روپیہ پیسہ رکھنا اُن کی طرف رکوع یا سجدہ کرنا اُن سے مرادیں مانگنا، اُنکی منت کرنا، وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالےٰ سے مانگی جاتی ہے جیسے رزق کی کشایش، اولاد دینا، بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہو جائے گا اسلام سے خارج معاذ اللہ۔

تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ سورج عرش کے تلے جا کر سجدہ کرتا ہے (یعنی اُس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ورنہ سورج کی پیشانی کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے، مطلب یہ ہے کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدے سے یہ مراد ہو کر پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے، اب ایک اعتراض اور ہے وہ یہ کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوتا رہتا ہے اور کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اُسکا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے؟ اُسکا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدۂ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ، پتھر وغیرہ سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن میں سورج سجدۂ حالی کر کے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں، رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اُس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا تمام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور اُن کا دورہ اس تحتیت کو باطل نہیں کرتا کیونکہ اُن کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع

اور غروب مراد ہو اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا واللہ اعلم۔

سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ آپ کے ساتھ جب آپ نے سورۂ والنجم سنائی تو مسلمان اور مشرک جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا (جنوں کا سجدہ کرنا شاید آنحضرتؐ کے فرمانے سے صحابہ کو معلوم ہوا ہوگا بات یہ تھی کہ سورۂ والنجم آپ سنا رہے تھے اتنے میں شیطان نے آپ کی سی آواز بنا کر یہ فقرہ جوڑ دیا تلک الغرانیق العلٰی وان شفاعتهن لترتجٰی، یہ اونچے اونچے بت ان کی سفارش کی امید ہے، یعنی امید ہے کہ پروردگار کی بارگاہ میں یہ ہمارے سفارشی بنیں شیطان کے اس جملہ کو سنکر مشرک لوگ بہت خوش ہوئے کہ اب تو یہ پیغمبر ہمارے بتوں کو بھی ماننے لگا، کیا معنی یہ مشرک بھی بتوں کو خدا نہیں جانتے تھے بلکہ خدا کی بارگاہ بہت عالی خیال کر کے وہاں تک اپنی رسائی مشکل جان کر ان بتوں کا پوجا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ قیامت کے دن یہ بت پروردگار کے پاس ہماری سفارش کر کے ہم کو تکلیف اور عذاب سے بچالیں گے بعضوں نے کہا یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور شیطان کی مجال نہیں ہے کہ پیغمبر کی زبان یا آواز پر تصرف کر سکے، اور مشرکوں نے اپنے بتوں کے نام سنکر سجدہ کیا ہوگا جیسے لات اور عزیٰ اور منات وغیرہ کا واللہ اعلم۔

صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے سوا مسجد حرام یعنی بیت اللہ کی مسجد کے وہاں تو ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز ہوتا ہے۔

وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا۔ وہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں۔

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا۔ میرے لئے ساری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنیوالی بنائی گئی (تو جس زمین پر نماز پڑھنا درست ہے اُس سے تیمم بھی کرنا درست ہے اسلئے کہ آنحضرتؐ نے مسجد اور طہور میں کوئی تفریق نہیں کی اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں ناپاک زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن اُس پر تیمم درست نہیں اور استدلال کرتے ہیں لفظ طیبا سے جو قرآن میں وارد ہے ہم کہتے ہیں جب وہ طہور ہوئی تو طیب بھی ہوئی)۔

وَصَلّٰى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ۔ آپ نے چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں (جیسے رات تہجد یا تراویح کی آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے)۔

فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ آپ ایک سجدہ کرتے اُس میں اتنی دیر کرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں پچاس آیتیں پڑھے (طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سجدۂ تلاوت اور شکر کے اور بھی خالی سجدہ محض ثواب کے لئے کرتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیا کہ حدیث میں سجدہ مراد ہے)

وَنَحْنُ سُجُوْدٌ۔ ہم لوگ سجدے میں تھے

إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا۔ جب آنحضرت ﷺ کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لئے) سجدے میں گر پڑتے، معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سُنو یا کوئی بلا دفع ہو، اور بعض حنفیہ اُسکا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر سجدۂ شکر حق تعالیٰ کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدے ہی میں رہنا چاہئے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے، اُن کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لئے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدۂ شکر اُس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہو نہ اُن نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں۔

رَأَى نُغَاشِيًّا فَسَجَدَ۔ آنحضرت ﷺ نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدۂ شکر کیا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے (اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدۂ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً مگر علما نے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اُس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تاکہ اُسکو رنج نہ ہو، البتہ فاسق معلن کو دیکھکر اُس کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالیٰ نے اُس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اُس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اُس فاسق کو عبرت ہو اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے)۔

نَوْمُ عَلِيٍّ وَابْنُ عُمَرَ وَأَصْحَابُ الصُّفَّةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ حضرت علی اور عبداللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے اُن کا گھر بار نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے گو احتلام کا ڈر ہو بعضوں نے کہا مسجد کو خوابگاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ساتے خواہ مخواہ مسجد میں جاکر سونا اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اُس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانور اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو بے ضرورت لے جانا مکروہ ہے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے ملوث ہو جانے کا ڈر ہو اُسکو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا دسترخوان بچھانا بالاتفاق درست ہے ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لئے آیا اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو دوسرے کے مال کو تکے (اُسکو اُڑا لینے کے لئے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اُس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اُسکا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل مچانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لئے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت کی يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ یعنی ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اُسکے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالاتفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے

اسی طرح ابوہریرہ رض کی وہ حدیث جس کو ابن
ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی
نیک کام کے لئے آئے مثلاً علم دین سیکھنے، یا
سکھانے کے لئے تو اُس کو مجاہد فی سبیل
اللہ کا اجر ملیگا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے
اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے
کا مال تکے (یعنی اُس کو حسرت ہی حسرت ہوگی
اُس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض
سے مسجد میں آئے علاوہ اُس کے اُس میں
خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ دوسری مسجدوں کا،
البتہ مسجد میں خرید فروخت کرنا مال تجارت لانا،
گمی ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈھنا، مسجد میں
تھوک یا بلغم ڈالنا، اُسکو یہود و نصاریٰ کیطرح
آراستہ کرنا، بے ضرورت نقش و نگار کرنا اس
میں کوڑا کچرا ڈالنا، بیہودہ شعر بیں اُسمیں پڑھنا یا
بیہودہ اور فحش باتیں کرنا، کچی پیاز یا لہسن کھا کر
آنا، چیخنا، چلاّنا (اگر ذکر الٰہی میں ہو یا قرآن خوانی
میں) یہ بالاتفاق منع ہے، اور جن اشعار میں خدا
اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور
فسق و فجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں اُنکا
پڑھنا منع نہیں، اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ
میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہے
اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام
محض بے دلیل ہے)۔

عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ۔ تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کر لے
شرح مصابیح میں ہے مراد سجدہ تلاوت یا نماز
یا شکر ہے ان کے سوا دوسرے خالی سجدے
کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے ناجائز ہے
میں۔ کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل
نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے
جب چاہے کرے اُس میں ثواب ہی ثواب ہے
اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے
یا قیام۔

لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔ آنحضرت
نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ
نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے
قرآن کے آخری حصہ کو)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا۔ جب تم اللہ تعالیٰ
کے عذاب کی کوئی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف
خسوف آندھی زلزلہ تاریکی ژالہ باری وغیرہ)
سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کر دو جیسے دوسری
روایت میں ہے کہ آنحضرت م کو جب کوئی امر
پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کر دیتے۔ بعض
نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف
مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ
آندھی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف
سجدہ مراد ہے)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا
لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ۔ جب تم کسی شخص
کو دیکھو مسجد میں خرید فروخت کرتا ہے (یا مال
لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں نفع
نہ دے (اُس کیلئے بددعا کرو)۔

بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِسَجْلٍ فَصُبَّ عَلٰى
بَوْلِهٖ۔ اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا (آنحضرت
نے) حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کا اُس پر بہا دیا گیا
(معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک
ہو جاتی ہے، بعضوں نے کہا اُسکو کھودنا ضروری
ہے حدیث سے یہی نکلا کہ جس پانی [illegible]

...ی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اُس میں تغیر نہ ہوا ہو
...ن کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے
...نہیں۔

...وا لَہٗ سَاجِدِیْنَ۔ آدم کی طرف منہ کر کے
...ے میں گر پڑو تو لام بمعنی الیٰ کے ہو گویا
...م کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کو
...ے ہوا اور اُس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ
...م کا سجدہ سجدۂ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدۂ
...دت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذا فی مجمع
...رین۔

...میں۔ کہتا ہوں جو آدم کو صرف سجدۂ
...م قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے
...یں وہ اگر اس سجدے کو سجدۂ عبادت
...نہیں تو کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔

...دَ لَہُ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ نے آنحضرت کو
...دہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکا دیا)

...ی بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ (ایک شخص آنحضرتؐ
...پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیے
...بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا)
...ت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ کر)
...ی مدد کر (مجھ کو تیرا بہشت میں لے جانا
...ان ہو، معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ
...ب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)۔

...جَّادَۃ۔ سجدہ گاہ (بورے کا ٹکڑا جس پر
...ازی سجدہ کرے۔

...سَجَّاد۔ امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ
...پ بہت سجدے کیا کرتے، ایک روایت میں
...ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت
...پڑھتے۔

فَاِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰى حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً اِلَى الْغَدِ۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے، (مجمع البحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدۂ طبعی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اخیر تک)

میں۔ کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور جو اشکالات اُس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

سَجْدَۃُ التِّلَاوَۃِ۔ سجدۂ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں ایک ایک اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورۂ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور ص اور الٓم تنزیل السجدہ اور فصلت اور والنجم اور انشقت اور اقرأ میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جنکو عزائم کہتے ہیں، کذا فی مجمع البحرین۔

مترجم۔ کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کے سب یکساں ہیں یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعضوں نے بے وضو بھی اُسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے۔

لَاَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔ اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اَتَسْجُدُ لِقَبْرِیْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو

انہوں نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام کے ملک میں دیکھا نصاریٰ اپنے رئیس کو سجدہ کرتے ہیں اسلئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا) اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا اُس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر یعنی مجھ کو سجدہ مت کرو، اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدۂ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذ رضؓ کو تجدید ایمان کا حکم دیتے۔

يَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چار پائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپؐ کو سجدہ کریں آپؐ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندہ کو کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

سَجْرٌ یا سُجُورٌ۔ ایندھن سے بھر دینا گرم کرنے کے لئے۔

سَاجُورٌ۔ وہ لکڑی جو کتے کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اُس کی جمع سَوَاجِیْر آئی ہے۔

سَجُورٌ۔ ایندھن جس سے تنور گرم کریں۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْجَرَ الْعَيْنِ۔ آنحضرت ﷺ کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ سُرخی تھی، یہ ماخوذ ہے سُجْرَةٌ سے یعنی سپیدی میں تھوڑی سی سُرخی ملنا، بعضوں نے کہا سپیدی میں نیلگونی، اصل میں سُجْرٌ اور سُجْرَةٌ تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهٗ ثُمَّ اَقْصِرْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا۔ نماز پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہو اُس سے رُک اُس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے اور اُس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کی تاخیر کیجائے جیسے دوسری حدیث میں ہے ابردوا بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم یعنی ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھانپ سے ہوتی ہے، بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر آجاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اُس وقت شیطان اُس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا شیطان کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی غرض اُسوقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کا سجدہ در حقیقت اُس کو سجدہ ہو خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا سلگایا جانا اور سورج کا شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے ان الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب شارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتے ہیں صلعم اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اُسکو صحیح سمجھنا اُن کے موافق عمل کرنا۔

مترجم:۔ کہتا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف ہو دوزخ موجود ہے اور اُس میں آگ بھی

پھر اُسکا سلگایا جانا اُس میں اور ایندھن دیا جانا
کیا بعید ہے اور گرمی کا دوزخ کی بھاپ سے ہونا یہ
بھی بالکل عقل کے موافق ہے زمین کے کسی طبقہ
میں دوزخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب
زمین پر پڑتی ہیں تو اُس میں سے بھاپ نکلتی
ہے اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب
جیسے بعضے نادان لوگ خیال کرتے ہیں اگر
قرب آفتاب گرمی کی علت ہو تو اونچے اونچے
پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں
ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور بیلون وغیرہ پر چڑھ کر
وغیرہ میں تھوڑی دور اُڑ کر اوپر جائیے تو وہاں
کی ہوا سرد ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے
مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھہ
سمجھو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوگی
جتنی دور ہوتی جائے اُسیقدر چولھے کی گرمی
اُس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سر سورج
پر رکھنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان
ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جا کر سورج
کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اُسکی سورج
کے اِدھر اُدھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے
شیطان خود جسم ناری ہے اُس کو سورج کی گرمی
کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہمکو
کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہے کہ شیطان
آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور سورج
پرستوں کے درمیان میں آجانا کافی ہے البتہ
ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت
مخالف یہ کر سکتا ہے کہ استوا اور زوال اور
طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن ہر وقت کسی
نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان
ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر
ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اُس کا
نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہو جانا
حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے اُسکا جواب
یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑے ہی ہزاروں
شیاطین ہیں پھر ہر ملک میں وہاں کے شیطان
استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہو جاتے
ہیں اور زوال کے وقت الگ ہو جاتے ہیں
واللہ اعلم بالصواب۔

**سَجَسٌ**۔ متغیر ہونا، تیرہ ہونا، گدلا ہونا۔

تَسْجِیْسٌ۔ گدلا کرنا۔

سَجِیْسُ اللَّیَالِیْ۔ راتوں کا سلسلہ۔

وَلَا تَضُرُّوْہُ فِیْ یَقْظَۃٍ وَّلَا مَنَامٍ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ۔ اُس کو جاگتے سوتے
کچھ نقصان نہ پہنچاؤ برابر دن رات کے سلسلہ
تک یعنی ہمیشہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَا
آتِیْکَ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ میں تیرے پاس
زمانہ کے آخر ہونے تک نہیں آؤنگا یعنی
کبھی نہیں آنے کا) ٹھہرے ہوئے پانی کو بھی
سجیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا
ہے۔

**سَجْسَجٌ**۔ معتدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم ہو اور
وہ وقت جو صبح اور طلوع کے درمیان ہوتا ہے
ظِلُّ الْجَنَّۃِ سَجْسَجٌ۔ بہشت کا سایہ
معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی، عرب
لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ سَجْسَجٌ ایسا دن جو نہ
گرم ہے نہ سرد۔

ھَوَاءُ ھَا السَّجْسَجُ بہشت کی ہوا معتدل
ہے نہ گرم نہ سرد۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِوَادٍ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ فَقَالَ هٰذِهٖ سَجَا سِجٌ مَرَّ بِهَا مُوْسٰی۔ آنحضرت دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گذرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسٰی علیہ السّلام گذرے ہیں۔

سَجْعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا، ایک مطلب رکھنا، ایک ہی طرز پر چلنا۔

سَاجِعٌ فِیْ کَلَامِهٖ۔ اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اُس کی ضد جائر ہے۔

سَاجِعٌ۔ لمبی اونٹنی خوب صورت منہ۔

سَجَّاعٌ۔ بہت قافیہ دار کلام کہنے والا۔

تَسْجِیْعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا۔

مُسَجَّعٌ۔ مقفی۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِشْتَرٰی جَارِیَةً فَاَرَادَ وَطْیَهَا فَقَالَتْ اِنِّیْ حَامِلٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا سَجَعَ ذٰلِکَ الْمَسْجَعَ فَلَیْسَ بِالْخِیَارِ عَلَی اللّٰهِ وَاَمَرَ بِرَدِّهَا۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے ایک لونڈی خریدی جب اُس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (پیٹ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرت صؐ تک پہنچا آپ صؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی اس مقصد پر چلے تو اُسکو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا آپ صؐ نے حکم دیا تو وہ لونڈی بائع کو پھیر دیگئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے تو اُس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا، فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کو دام پھیرنا ہوگا)۔

سَجْعُ الْحَمَامِ۔ کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل۔

فَاجْتَنِبُوا السَّجْعَ۔ قافیہ بندی سے پرہیز رکھو (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے لئے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام مقفی نکل آئے تو اُس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے منزل الکتاب سریع الحساب ھازم الاحزاب۔

سَجْعًا کَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔ دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا، تک بندی کرنا یہ آنحضرت صؐ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے حکم کے خلاف میں ایک مقفی مسجع کلام کہا تھا۔

وَانْظُرِ السَّجْعَ۔ اور سجع کو دیکھو (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے)۔

سَجْفٌ۔ پردہ ڈالنا۔

اِسْجَافٌ۔ چھوڑ دینا، لٹکانا۔

وَاَلْقَی السَّجْفَ۔ پردہ ڈال لیا بعضوں نے کہا سَجْفٌ اُس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں۔

حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ، یہانتک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اُٹھایا یا پردے کا ایک ٹکڑا جو بیچ میں سے چاک تھا۔

سِجَافٌ۔ پردہ، اُس کی جمع سُجُوْفٌ اور اَسْجَافٌ آئی ہے۔

وَجَّهْتِ سِجَافَتَهٗ۔ تم نے آپ کا پردہ کھول کر آپ کا راز فاش کر دیا، ایک روایت میں سدافتہ ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

سُجْفَۃ۔ رات کا ایک حصہ، عرب لوگ کہتے ہیں مَضٰی سُجْفَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ گذر گیا۔

فَارْفَعْ ھٰذَا السِّجْفَ۔ یہ پردہ تو اٹھا (دیکھ میں نے تجھ کو دنیا کے بدل کیا دیا)۔

سَجْلٌ۔ اوپر سے پھینک دینا، بہانا۔

تَسْجِیْلٌ۔ فیصلہ لکھنا، نتھی کرنا، کاغذوں کا مسل بنانا، حکم کرنا۔

مُسَاجَلَۃٌ۔ بیت بازی۔

فَاَمَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّآءٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِہٖ۔ (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا) آپ ﷺ نے ایک بھرا ڈول پانی کا اس پر بہا دینے کا حکم دیا۔

سَجْلٌ۔ بھرا ڈول، اس کی جمع سِجَالٌ ہے۔

اَلْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ سِجَالٌ۔ ہم میں اور اس پیغمبر میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکالنے والے کبھی اس کا ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعضوں نے کہا یہ مُسَاجَلَہ سے نکلا ہے، بمعنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے کبھی اس کو۔

سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا۔ پانی کا ایک بھرا ڈول، ذَنُوب بھی اسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سجل کہا یا ذنوب۔

اِفْتَتَحَ سُوْرَۃَ النِّسَآءِ فَسَجَلَھَا۔ سورۂ نساء شروع کی اس کو مسلسل پڑھا یہ سَجَلْتُ الْمَآءَ سَجْلًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برابر لگاتار پانی بہایا۔

ھِیَ مُسْجَلَۃٌ لِّلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ۔ (محمد بن حنفیہ نے یہ آیت پڑھی ہَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ، اور کہا) یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے اس کے بدل اس کے ساتھ بھی احسان کرنا چاہئے)۔

مُسْجَل کہتے ہیں اس مال کو جو خرچ کیا جائے۔

وَلَا تُسْجِلُوْا اَنْعَامَکُمْ۔ اپنے جانوروں کو لوگوں کے کھیتوں میں مت چھوڑو۔

فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّۃٍ۔ یہ ساری کتابیں پوٹ کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی، (یہ جمع ہے سِجِلّ کی بمعنی بڑی کتاب بعضوں نے کہا سجل طومار یعنی کاغذات کا مٹھا جس کو لپیٹ کر اس میں لکھتے ہیں، بعضوں نے کہا سجل فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے۔

سِجِّیْلٌ۔ کھنگر یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلہ پتھر۔

عَیْنٌ سَجُوْلٌ۔ بہت پانی بہانیوالا چشمہ۔

ضَرْعٌ سَجِیْلٌ۔ لٹکا ہوا تھن۔

سِجِلَّاطٌ۔ جنبلی محدہ جو عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے یا کتان کے نقشی کپڑے۔

سِجِلَّاطٌ۔ ایک خوشبودار گھانس ہے۔

اُھْدِیَ لَہٗ طَیْلَسَانٌ مِّنْ خَزٍّ سِجِلَّاطِیٍّ۔ آنحضرت ﷺ کو ایک چادر خز کی سجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)۔

سَجْمٌ۔ یا سُجُوْمٌ۔ دیر کرنا۔ بہانا۔

سُجُوْمٌ اور سِجَامٌ۔ بہنا، بہانا۔ جیسے تَسْجِمَانِ اور تَسْجِیْمٌ ہے۔

اَرْضٌ مَسْجُوْمَۃٌ۔ جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو۔

تَدْمَعُ الْعَيْنُ اَهْوَنُهٗ سِجَامٌ۔ آنکھ کا آنسو اسکا ادنیٰ درجہ بہنا ہے۔

اِنْسِجَامٌ۔ بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو۔

سَجْنٌ۔ قید کرنا، روک رکھنا، ضبط کرنا۔

سَجَّانٌ۔ داروغہ، محبس جیلر۔

وَيُؤْتٰى بِكِتَابِهٖ مَخْتُوْمًا فَيُوْضَعُ فِى السِّجِّيْنِ۔ اُسکا نامۂ اعمال مہر کرکے لایا جائیگا اور سجین میں رکھا جائے گا (سجین دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا، بعضوں نے کہا سجین ایک چٹان ہے پتھر کی سوراعندا دوزخ کے نیچے اُس میں کافروں کی روحیں رہیں گی بعضوں نے کہا سجین کافروں اور شیطانوں کے اعمال کا دفتر، بعضوں نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے تلے وہاں ابلیس اور اُس کے لشکر والے رہیں گے)۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو بہشت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلیف اور سختی کی نسبت دنیا بہشت ہے، بعضوں نے کہا مومن اپنے نفس کو دنیا کے لذائذ اور ناجائز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اُس کے حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دھڑک نفس پروری کرتا ہے اُس کے حق میں دنیا بہشت، ہوئی بعضوں نے کہا مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکو آخرت کا ڈر لگا رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزا یا برأت کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا وہ آزادی سے خوب چین اڑاتا ہے)۔

اِنَّ الرُّوْحَ الْفَاجِرَةَ يُصْعَدُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَتَاْبَى السَّمَاءُ اَنْ تَقْبَلَهَا فَيُهْبَطُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَتَاْبَى الْاَرْضُ اَنْ تَقْبَلَهَا فَتَدْخُلُ سَبْعَ اَرَضِيْنَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلٰى سِجِّيْنٍ وَهُوَ مَوْضِعُ جُنُوْدِ اِبْلِيْسَ (کعب احبار نے کہا عبداللہ بن عباسؓ سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر لیجاتے ہیں آسمان اُس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر اُتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی، پھر ساتویں زمین میں اُسکو لیجاتے ہیں اور سجین تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر والوں کا ٹھکانا ہے، مجمع البحار میں ہے گنہگار مومن اور کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان کی ارواح کہاں رہیں گی، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

میں:۔ کہتا ہوں مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکا دفتر علیین میں ہے جو سجین کا مقابل ہے، اور قرآن شریف میں فجار سے مراد کفار ہیں۔

سَجَنْجَلٌ۔ آئینہ، سونا چاندی اور زعفران کی ڈلی، ٹکڑے (یہ رومی لفظ ہے)۔

سُجُوْۃٌ۔ ٹھہر جانا۔

تَسْجِيَةٌ۔ ڈھانپ دینا۔

مُسَاجَاةٌ۔ چھونا، ہاتھ لگانا، علاج کرنا۔

نَمَّامَاتٌ سُجِّيَ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ۔ جب آنحضرتؐ

کی وفات ہوئی تو آپ ؐ کو ایک یمنی نقشی چادر سے ڈھانپ دیا۔

مُتَسَجِّی۔ چھپنے والا۔

لَيْلٌ سَاجٍ۔ رات چھپانے والی۔

تَرَاى رَجُلًا مُسَجًّى۔ ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں چادر سے چھپائے ہوئے تھا۔

وَلَا لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا بَحْرٌ سَاجٍ۔ نہ تو رات چھپانے والی نہ سمندر ٹھہرا ہوا۔

كَانَ خُلُقُهُ سَجِيَّةً۔ آنحضرت ؐ کا اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالے نے عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور جبلت میں کر دیئے تھے دوسرے لوگوں کو یہ بات صدہا ریاضتیں اور مشقتیں اُٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی ایک حکیم سے پوچھا تم کو حکمت حاصل کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوا اُس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ کر اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں اُن کو بہ طیب خاطر اور طوع و رغبت کرتا ہوں مولانا فضل الرحمن صاحب قدس سرہٗ ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اُڑنے نہیں لگتا ولایت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اُس سے ادا ہونے لگیں)۔

وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا۔ ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے تھے۔

لَا يُوَارِي عَنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ۔ تجھ سے کوئی چھپانے والی رات چھپا نہیں سکتی۔

إِذَا مَاتَ لِأَحَدِكُمْ مَيِّتٌ فَسَجُّوهُ۔ جب تم میں کوئی مر جائے تو اُسکو (چادر وغیرہ سے) چھپا دو (جبتک غسل کی تیاری ہو) تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف۔

تَرُدُّ أَوَّلَهَا عَلَى آخِرِهِ وَسَاجِيهَا عَلَى مَائِرِهِ۔ اُس کا پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اُسکا ساکن (ٹھہرا ہوا) حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے۔

سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ۔ تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت احسان کرتا ہے۔

وَمَنْ ذَا الَّذِي تُرْضَى سَجَايَاهُ كُلُّهَا۔ ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصلتیں پسندیدہ ہوں۔

## بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْحَاءِ

سَحْبٌ۔ کھینچنا، زمین پر گھسیٹنا، بہت کھانا، پینا۔

يَسْحَبُ ذَيْلَهُ۔ اِتراتا ہے فخر کرتا ہے۔

سَحَبَ السَّيْفَ۔ تلوار سونت لی۔

كَانَ اسْمُ عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَابَ۔ آنحضرت ؐ کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔ (سحاب کہتے ہیں ابر کو، عمامہ کو اُس سے تشبیہ دی)۔

فَقَامَتْ فَتَسَحَّبَتْ فِي حَقِّهِ۔ وہ کھڑی ہوئی اور اُسکا حق چھین لی (یعنی اُس کی زمین لیکر اپنی زمین میں ملا لی)۔

يَسْحَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ۔ اُس میں دو پرنالے بہ رہے ہیں۔

يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ۔ تیری چوٹیاں پکڑ کر کھینچتا ہوا لائے (یہ حجاج مردود نے اسماء بنت

ابی بکر کو کہلا بھیجا تھا کہ آتی ہے تو آ ورنہ میں حکم دونگا تیری چوٹیاں پکڑ کے کھینچتے ہوئے تجھ کو لائیں گے (کیسا حرامزادہ تھا اللہ اکبر لعنہ اللہ)۔

یَسْحَبُ لِسَانَهٗ۔ وہ اپنی زبان بچھادے گا لمبی کرے گا۔ (لوگ اُس پر چلیں گے اُسکو روندیں گے)۔

صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ سَحَابٍ۔ ابر کے دن نماز پڑھی۔

جَعَلَ اللّٰهُ السَّحَابَ غَرَابِیْلَ الْمَطَرِ۔ اللہ تعالےٰ نے ابر کو مینھ کی چھلنیاں بنایا (اُس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر ایک ہی بار دھڑسے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین میں گڈھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے) اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو گلا کر پانی کر دیتا ہے تاکہ جس چیز پر پہنچے اُسکو نقصان نہ ہو اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ کبھی اُسمیں دیکھتے ہو یا اللہ کا عذاب ہے وہ جن بندوں کو چاہتا ہے اُن سے عذاب کرتا ہے دوسری حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا اَیْنَ یَکُوْنُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر کے کنارے جب اللہ تعالےٰ اُس کو روانہ کرنا چاہتا ہے تو ہوا بھیجتا ہے وہ اُسکو اٹھاتی ہے اور پھیلاتی ہے اور فرشتے اُسپر تعینات کرتا ہے جو کوڑوں سے اُسکو مارتے ہیں یہی کوڑے بجلی ہیں کذا فی مجمع البحرین۔

سَحْتٌ۔ حرام کمانا، جڑ سے اُکھیڑ ڈالنا، ہلاک کرنا جیسے اِسْحَاتٌ ہے۔

اِنَّهٗ اَحْمٰی لِجُرَشٍ حِمًی وَکَتَبَ لَهُمْ بِذٰلِكَ كِتَابًا فَمَنْ رَعَاهُ مِنَ النَّاسِ فَمَالُهٗ سُحْتٌ۔ آنحضرت ؐ نے جرش والوں کو ایک رمنہ (چراگاہ) محفوظ کر دیا اور ایک سند اُس کی لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے جانوروں کو چرائے تو اُس کا مال مفت ہوگا (یعنی جو کوئی اُس کو ہلاک کر دے تو اُسپر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَالُهٗ سُحْتٌ اور دَمُهٗ سُحْتٌ اُس کا مال بے تاوان ہے اُس کا خون بے تاوان ہے، یہ سَحْتٌ سے نکلا ہے بمعنی ہلاک کے۔

سُحْتٌ اور سُحُتٌ۔ حرام اور خبیث کمائی کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو میٹ دیتی ہے۔

اَتُطْعِمُوْنِیْ السُّحْتَ (عبداللہ بن رواحہ نے یہودیوں سے کہا جب انہوں نے انکو رشوت دینا چاہی تاکہ کھجور کم آنکیں انہوں نے مجھ کو بھی اپنی طرح رشوت خوار سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یا جج جب رشوت لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور حرام ہے)۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْهِ السُّحْتُ بِالْهَدِیَّةِ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر حلال بنالیں گے (رشوت لیں گے اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی قباحت نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ لینا ...

درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اُس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اُس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کھا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہیے۔

فَمَا عَدَا اهُنَّ سُحْتًا۔ ان کے سوا سب کو سحت (حرام) خیال کر۔

اَلسُّحْتُ هُوَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ وَ ثَمَنُ الْخَمْرِ وَثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَ عَسْبُ الْفَحْلِ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَالْاِسْتِعْمَالُ فِي الْمَعْصِيَةِ۔ (حضرت علی رض نے فرمایا) سحت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا رنڈی کی خرچی، پچھنے لگانے کی مزدوری، شراب کی قیمت، مردار کی قیمت، نجومی کی شیرینی (جس سے اپنے ستارے اور آیندہ کی باتیں دریافت کرکے اُسکو اجرت دیتے ہیں اُس میں رمال جفار سب کی اجرت آگئی) نر کو مادہ پر کُدانے کی اجرت کتے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلاً ناچ، رنگ، مجرا، تلتبانی، دیوثی، بھڑوے بھانڈ کی اجرت)

اَلسُّحْتُ اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ فَاَمَّا الرِّشَاءُ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ۔ سحت حرام کی کمائی کی بہت قسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے یہ امام جعفر صادق رضؓ کا قول ہے)۔

سُحْتُوْتٌ۔ پرانا کپڑا۔

مُسْحُوْتٌ۔ پیٹو، بہت کھانے والا۔

سَحْجٌ۔ پوست نکالنا۔ جیسے تَسْحِيْجٌ ہے۔

سَحْجُ الْاَمْعَاءِ۔ آنتوں کا چھل جانا۔

فَسُحِجَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ (آنحضرتؐ گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ چھل گیا، اکثر روایتوں میں جُحِشَ ہی معنی وہی ہے۔

سَحٌّ۔ اوپر سے بہنا، موٹا ہونا، بہانا، مارنا، کوڑے لگانا۔

سُحُوْحٌ یا سُحُوْحَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَسَحُّحٌ۔ بہنا۔

سَحَاحٌ۔ ہوا۔

سَحَّاحَةٌ۔ بہت بہانے والی۔

يَمِيْنُ اللّٰهِ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ۔ اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کا بہانے والا ہے کوئی چیز اُسکو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اُسکا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى ہے یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے، یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے ہم اُسکی ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور معتزلہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اُس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں)۔

سَحَّاءٌ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ۔ اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اُس کے ہاتھ میں ترازو ہے (تول تول کر جتنا جسکو مناسب ہے اُتنا اُسکو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے

برابر خرچ کر رہا ہے مگر اُس کے ہاتھ کی جمع کم نہیں ہوتی)۔

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَحَّاءَ۔ (ابوبکر رض نے اُسامہ بن زید سے فرمایا) تو اُنہی والوں پر (جنہوں نے اُن کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایکبارگی چھاپہ مار (دفعۃً اُن پر گر پڑ اُن کو مہلت مت دے نہ خبر کر)۔

وَلَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِنْحَةٍ سَاحَّةٍ۔ دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَحَّتِ الشَّاةُ سُحُوْحًا وَّ سُحُوْحَةً بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گویا چربی بہا رہی ہے) مَرَرْتُ عَلٰى جَزُوْرٍ سَاحٍّ۔ میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا۔

يَلْقٰى شَيْطَانُ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا اَغْبَرَ مَهْزُوْلًا وَّهٰذَا سَاحٌّ۔ کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اُس شیطان سے ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجونا گرد آلود دُبلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش خورم رہتا ہے اُسکا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے۔ اور مومن کا شیطان ہمیشہ ملول اور مغموم رہتا ہے اُس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کرکے پھر اپنے تئیں پاک کر لیتا ہے غرض شیطان کا داؤں اُس پر نہیں چلتا جتنا مومن اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اُتنا ہی شیطان رنج کے مارے دُبلا ہوتا جاتا ہے ہر کم بخت۔ قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا قرآن و حدیث کا درس رکھنا، شیطان کو مارتا اور سُکھاتا ہے اور جہاں حدیث و قرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی بات سنی اُس پر عمل کیا یا باپ دادا اگلے بزرگوں کا شیوہ قرآن و حدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان موٹا اور خوش ہو گیا)۔

حَتّٰى تَاتِيَنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ سِحَاحًا سِمَانًا۔ یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں۔

**سِحْرٌ**۔ جادو کرنا، مکر و فریب کرنا، دور ہونا، پھیر دینا دیوانہ کر دینا۔

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدمی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے، اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدمی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور ناحق بات کے لئے سحر بیانی مذموم ہے)۔

وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ خطبہ مختصر کرو بعضا بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ فصاحت کے ساتھ بیان کرو، مطلب بہت الفاظ تھوڑے)۔

مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ۔ (حضرت عائشہ رضؓ نے کہا) آنحضرت ؐ میرے سینے اور گلے کی بیچ میں گذر گئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ نے آپ کا سر مبارک اپنے سینہ سے لگا لیا تھا) ایک روایت میں شجری ہے معنی وہی ہے اصل میں سحر پھیپڑے کو کہتے ہیں اور نحر اُس گڑھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہو۔

اِنْتَفَخَ سَحْرُکَ۔ (ابوجہل نے جنگ بدر کے لئے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا جو معاویہ کا نانا تھا) کہ تیرا تو پھیپڑا پھول گیا یعنی تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت آئی اور وہ مقابلہ کے لئے نکلا اور حضرت حمزہ رضؓ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا)۔

سَحُوْر۔ کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا پیا جائے۔

سُحُوْر۔ مصدر ہے یعنی سحری کھانا۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا۔ جب سحری سے دونوں فارغ ہوئے۔

لَا یَمْنَعُکُمْ مِنْ سَحُوْرِکُمْ۔ تم کو سحری کھانے سے (بلال کی اذان) نہ روکے (وہ رات رہے اذان دیتے ہیں)۔

فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً۔ (سحری کھاؤ) سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے

اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ۔ جب آپ سفر میں ہوتے اور سحر کو اُٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے۔

سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنحضرت ؐ پر جادو کیا گیا اس میں یہ حکمت تھی کہ کافر آپ کو جادوگر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر ہونے سے اُن کا خیال غلط ہوگیا، کس لئے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں کرتا، جادو کی تاثیر بحکم الٰہی ہوتی ہے اور جو لوگ اُسکا انکار کرتے ہیں وہ محض بے وقوف ہیں کلام کی تاثیر اور نگاہ کی تاثیر بھی جادو ہے اسی طرح خیال کی تاثیر مسمریزم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو ہے اسی طرح تھیاسوفی کے بعضے اعمال اور اُس کا سیکھنے والا اور سیکھانیوالا دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا تو بالاتفاق کافر ہے)۔

اَلْکَبَائِرُ سَبْعٌ وَّذَکَرَ مِنْهَا السِّحْرَ۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں اُن میں سے ایک جادوگرنا یعنی جادو چلانا یا اُس کا سیکھنا یا سیکھانا بعضوں نے کہا اُس کا سیکھنا جادو توڑنے کے لئے درست ہے)۔

حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّیْفِ۔ جادوگر کی سزا تلوار سے سر اُڑا دینا ہے (ساحر کی سزا اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی نے کہا اگر اُسکا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائیگا بشرطیکہ توبہ نہ کرے سحر کفر ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ اُس میں ستاروں کی دعوت انکو پکارنا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد اور استعانت ہو جو شرک ہے، اب بعضے لوگ جو ہاتھ کی چالاکی سے شعبدے دکھلاتے ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر اگلے لوگ اُن کو دیکھتے تو سحر ہی سمجھتے مثلاً ریلوے تار بن لاسلکی تار برقی فوٹو گراف وغیرہ یہ بھی

سحر نہیں ہے)۔

مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحْرِ عَلٰی بَطْنِیْ۔ پھیپھڑے کی بیماری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔

سَحْرٌ اور سَحَرٌ اور سُحْرٌ۔ پھیپھڑا (یعنی ریہ)۔

مَسْحُوْرٌ۔ جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے پھیرا گیا ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سحر کلام یا منتر یا کوئی عمل جو انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعضے کہتے ہیں سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے، بعضے کہتے ہیں بس اسکا اثر اتنا ہے کہ خاوند اور جورو میں نفرت پیدا ہو جائے، ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے بشرطیکہ اُس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں، اور اگر آیات قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیاء اور صالحین کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔

وَمَلَأَ سَحْرَاَكُمَا۔ اُس نے تمہارے پیٹ بھر دیئے۔

یَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَدْ قَتَلْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَيْنَ سَحْرِهٖ وَنَحْرِهٖ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَشُمُّ رَائِحَةَ جَنَّةِ عَدْنٍ۔ (عبداللہ بن عمر رض نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے دشمن تو نے ایسے شخص کو قتل کرا دیا جس کے سینے اور گردن کے درمیان آنحضرت صلعم بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے میں بہشت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اِنْقَطَعَ مِنْهُ سَحْرِیْ۔ میں اُس سے نا امید ہو گیا۔

سَحْطٌ۔ جلدی سے ذبح کر ڈالنا، گلے میں کھانا اٹک جانا، ملا دینا، چھوڑ دینا، لٹک جانا۔

مَسْحُوْطٌ۔ ملا ہوا۔

فَبَرَكَ عَلَيْهِ فَسَحَطَهٗ سَحْطَ الشَّاةِ۔ اُس کے اوپر بیٹھ کر بکری کی طرح اسکو جلدی سے کاٹ ڈالا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمُ الْاَعْرَابِیُّ شَاةً فَسَحَطُوْهَا۔ اُس گنوار نے اُن کے لئے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اُس کو ذبح کیا۔

سَحْفٌ۔ نکال ڈالنا، چھیل ڈالنا جو چاہے وہ کھانا، مونڈنا، جلانا، لیجانا۔

سَيْحَفُ اللِّسَانِ۔ زبان دراز۔

سَحْقٌ، کوٹنا، پیسنا، ملنا، میٹ دینا، پرانا کرنا، نرم کرنا، مونڈنا، مار ڈالنا، ہلاک کرنا، بہانا، دوڑنا۔

سُحْقٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

فَاَقُوْلُ لَهُمْ سُحْقًا سُحْقًا۔ تب میں اُن سے کہونگا جاؤ دور ہو دور ہو۔

مَكَانٌ سَحِيْقٌ۔ جو مکان دور ہو۔

مَنْ يَّبِيْعُنِیْ بِهَا سَحْقَ ثَوْبٍ۔ کون اُس کے بدل ایک پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔

اِنْسِحَاقٌ۔ پرانا ہونا، نرم ہونا، عاجزی ظاہر کرنا۔

كَالنَّخْلَةِ السَّحُوْقِ۔ لمبے کھجور کی طرح (جیسے

میرے تک ہاتھ نہ جا سکے)

مَنْ يَّبِيْعُ عَصِيْرَ الْعِنَبِ مِمَّنْ يَّجْعَلُهٗ حَرَامًا فَاَبْعَدَهُ اللهُ وَاَسْحَقَهٗ - جو شخص انگور کا شیرہ اُس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز اُس سے بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اُسکو دور کرے دور (یعنی اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَأَلَتْهُ امْرَأَةٌ عَنِ السَّحْقِ - ایک عورت نے اُن سے پوچھا سحق کیسا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے، ہندی میں اُس کو چپٹی لڑانا کہتے ہیں بعضی عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کرکے اُسکو انزال کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

اَهْلُ السَّحْقِ اَصْحَابُ الرَّسِّ - اصحاب رس (جنکا ذکر قرآن میں ہے) اُن میں سحق کا رواج تھا۔

اِسْحَاق - حضرت ابراہیمؑ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ پانچ برس اُن سے بڑے تھے یا چودہ برس، ایک سو اسّی برس جیئے جب حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے تھے تو حضرت ابراہیم کی سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیلؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔

اِسْحَاقِيَّه - ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ حضرت علی رضؓ میں اللہ تعالےٰ نے حلول کیا (ہندوؤں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں)۔

سَحَاقَةٌ - موٹی بڑی عمر والی عورت جسکی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْكٌ - پیسنا۔

اِسْحِنْكَاكٌ - تاریک ہونا، مشکل ہونا۔

وَالْعِضَاهُ مُسْتَحْنِكٌ - اور کانٹے دار درخت کالا۔ ایک روایت میں مُسْتَحْنِكٌ ہے یعنی جڑ سے اُکھڑا ہوا۔

اِذَا مُتُّ فَاسْحَكُوْنِيْ - جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَقُوْنِيْ ہے ایک میں اِسْهَكُوْنِيْ ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ - بُننا، بٹنا، چھیلنا، تراشنا، پیسنا، پرکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی دینا، ملامت کرنا، رونا جیسے سُحُوْلٌ ہے۔

سَحِيْلٌ اور سُحَالٌ - گدھے کا آواز کرنا۔

مُسَاحَلَه - بندر پر آنا۔

سَاحِلٌ - سمندر کا کنارہ۔

اِنَّهٗ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ - آنحضرتؐ تین دھوئے ہوئے روئی کے یا سفید یا سحول کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں) کپڑوں میں کفن دئے گئے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے، سنت کے موافق یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر اور پرسے ڈالنا اسراف اور بیہودہ حرکت ہے اور فقہا نے غلطی کی ہے جو قمیص اور عمامہ کو کفن میں مستحب کہا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے

بجائے انہوں نے زندگی میں بہت سی باتیں دین میں بڑھائیں اب مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑے میں نے تو زندگی میں بھی عمامہ نہیں باندھا نہ اپنے تئیں مولوی بنایا مرنے کے بعد بھی مجھکو عمامہ نہیں چاہئے میدان حشر میں سر ننگے اُٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

اِنَّ اُمَّ حَکِیْمٍ اَتَتْهُ بِکَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَسْحَلُهَا لَهٗ فَاَکَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ ام حکیم بنت زبیر آنحضرت ؐ کے پاس بکری کا دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر آپکو دینے لگیں آپ نے اُس میں سے کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، ایک روایت میں فَجَعَلَتْ تَسْحَاهَا ہے معنی وہی ہے۔

اِفْتَتَحَ سُوْرَۃَ النِّسَآءِ فَسَحَلَهَا۔ عبد اللہ ابن مسعود رضؓ نے سورۂ نسا شروع کی اور اُس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھتے گئے) اصل میں سَحْلٌ کا معنی بہانا ہے۔ ایک روایت میں فَسَجَلَهَا ہے اُس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ وَالسِّحَالَ فِیْ فَمِ الْعَنْقَآءِ۔ (اللہ تعالےٰ نے حضرت ایوب ؑ سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار نہیں ہے البتہ وہ کرے جو شیر کے منہ میں چوکڑہ ڈالے یا عنقاء کے منہ میں لگام۔ بھلا شیر کے منہ میں کون چوکڑہ پہنا سکتا ہے اسی طرح عنقاء کے منہ میں جو ایک پرندہ ہے بہت بڑا کہتے ہیں اُس کے انڈے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں، بعضوں نے کہا سیمرغ جو ہاتھی کو چونچ میں اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ غرض عنقاء کو کسی نے نہیں پایا نہ اُس کا سراغ ملتا ہے تو اُس کے منہ میں لگام ڈالنا کیونکر ہو سکتا ہے) مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے سامنے بڑے بڑے فرشتے تھرّاتے ہیں اور کہاں انسان ضعیف البنیان ایک قطرۂ ناچیز۔

مِسْحَلٌ۔ بھی بمعنی سِحَال ہے۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ لَا یَزَالُوْنَ یَطْعَنُوْنَ فِیْ مِسْحَلِ ضَلَالَةٍ۔ بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی کے باگ میں چلتے رہیں گے (یعنی گمراہی میں گرفتار رہیں گے) عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَ فِی الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِیْ مِسْحَلِهٖ۔ جب کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اُسی پر قائم رہے سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَا تَسْأَلُ عَمَّنْ سُحِلَتْ مَرِیْرَتُهٗ۔ تم اُس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی مضبوط رسّی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور طاقت نے جواب دیدیا ہو ضعیف ناتوان ہو گیا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا جَآءَ بِکَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ السُّحَّلِ ایک شخص اُس گدر کھجور کے خوشے لے کر آیا ایک روایت میں سُخَّل ہے خائے معجمہ اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

فَسَاحَلَ اَبُوْ سُفْیَانَ بِالْعِیْرِ۔ ابو سفیان قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر نکل گیا (جب اُس نے سنا کہ آنحضرت ؐ اُسکے

قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)

اِسْتَحَلَ فِیْ خُطْبَتِہٖ۔ اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی اٹکا نہیں خوب مسلسل تقریر کی)۔

مِسْحَلَانِ۔ وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

سِحَالٌ۔ ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ دودھ نہ پی سکے۔

سُحْمٌ۔ کالک، سیاہی۔

اِسْحَامٌ۔ پانی بہانا۔

سُحَامٌ۔ سیاہی۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَسْحَمَ اَحْتَمَ۔ اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ جنے۔

اَسْحَمُ ذَا اِلْیَتَیْنِ۔ کالا بڑے بڑے چوتڑ والا۔

وَعِنْدَہُ امْرَأَۃٌ سَحْمَاءُ۔ اُن کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی۔

شَرِیْکُ بْنُ سَحْمَاءَ۔ اُس شخص کا نام تھا جس سے عویمر کی عورت بدنام ہوئی تھی۔

اِحْمِلْنِیْ وَ سُحَیْمًا۔ مجھ کو اور کالی مشک دونوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ سے اُس نے سحیم کہہ کر اُن کو یہ وہم دلایا کہ اور ایک آدمی بھی اُس کے ساتھ ہے۔

اُسْحُمٌ۔ ایک بت کا بھی نام تھا اور خون جسمیں قسم کے وقت ہاتھ ڈباتے۔

سَحْنٌ۔ مل کر نرم کر دینا، توڑ ڈالنا۔

مُسَاحَنَۃٌ۔ اچھی طرح معاشرت کرنا۔

یَوْمُ سَحْنٍ۔ بڑے جماڑ کا دن۔

سُحْنَۃٌ اور سَحْنَاءُ۔ خوشروئی شکل ورنگ

سِیْمَاھُمُ السَّحْنَۃُ یا اَلسَّحْنَۃُ۔ اُن کی نشانی چہرے کی خوش وضعی، ایک روایت میں اَلسَّجْدَۃُ ہے یعنی سجدے کا نشان اُنکے چہرے پر ہوگا۔

مِسْحَنَہ۔ لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتوڑا)۔

سِحْنٌ۔ پناہ۔

سَحْیٌ۔ چھیلنا، مونڈنا۔

سِحَاءٌ۔ کاغذ کا تراشا ہوا ٹکڑا۔

اِسْتِحْیَاءٌ۔ شرم کرنا۔

اَتَتْہُ بِکَتِفٍ تَسْحَاھَا۔ ام حکیم آنحضرتؐ کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اُس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں۔

فَاِذَا عَرْضُ وَجْھِہٖ مُنْسَحٍ۔ ایک طرف منہ آپ کا چھل گیا تھا (پوست نکل گیا تھا)۔

فَخَرَجُوْا بِمَسَاحِیْھِمْ وَمَکَاتِلِھِمْ۔ یہودی لوگ اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے۔

یَحُوْلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ۔ پھاوڑے سے پانی سرکا رہا تھا

مِنْ عَسَلِ النَّدْغِ وَالسِّحَاءِ۔ ندغ اور سحا دونوں درخت ہیں مکھی جب اُن کو کھاتی ہے تو اچھا شہد اُگلتی ہے یعنی ندغ اور سحا کے شہد میں سے۔

لَیْسَ لِمِسْحَاتِکَ عِنْدِیْ طِیْنٌ۔ تمہارے پھاوڑے کے لئے میرے پاس کیچڑ (گارا) نہیں ہے یہ ایک مثل ہے اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ ملنے اُس

۵ یہ باب اس کے ذکر کا نہ تھا ۱۲ منہ

کی نصیحت نہ سنے

## بَابُ السِّینِ مَعَ الخَاءِ

سَخَبٌ۔ چلّانا چیخنا جیسے صَخَبٌ ہے

تُلْقِي الْقُرْطَ وَ السِّخَابَ۔ آنحضرتؐ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی لَونگ کا ہار (بعضوں نے کہا سخاب وہ ہار جو لونگ اور مَحلَب (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور مُشک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اُس میں موتی جواہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اُس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں۔

اِنَّ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ۔ کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا ہار گم کر دیا۔

فَأَلْبَسَتْهُ سِخَابًا۔ حضرت فاطمہؓ نے امام حسنؓ کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا۔

وَكَأَنَّهُمْ صِبْيَانٌ يَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ۔ (حضرت زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (قرآن تو ایک مجمل کتاب ہے ہر فریق اُس سے اپنا مطلب نکالتا ہے) بلکہ حدیث سے بحث کر اُن کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کر کے اُن سے بحث کی تب تو) وہ بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لاجواب ہو گئے)۔

خُشُبٌ بِاللَّيْلِ سُخُبٌ بِالنَّهَارِ۔ یہ منافق لوگ رات کو تو لکڑیوں کی طرح (بے حس و حرکت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں)۔

كَرِهَ اَهْلَ السَّخَبِ فِي الْاَسْوَاقِ۔ بازار میں شور کرنے کو برا سمجھ کر۔

وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ۔ وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا۔ (یہ صفت آنحضرتؐ کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)۔

يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ مَا لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُهُمْ سِخَابٌ لَكَانَ اِسْرَافًا۔ تم میں کوئی تو خون کرتا ہے کہ اگر اُتنے نگینے ہار میں ہوں تو میں اُس کو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اُس کا کیا حال ہو گا)۔

اِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ سَخَّابًا۔ تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو۔

سَخْبَرٌ۔ ایک درخت ہے سانپ اُس کو بہت پسند کرتے ہیں اُس کی جڑوں میں رہتے ہیں۔

لَا تَطْرِقُ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ فِي اُصُلِ السَّخْبَرِ۔ (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا سانپ کی طرح جو سخبر کی جڑ میں سر جھکائے پڑا رہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھو ہم سے بے خبر مت ہو جا)۔

سَخُتٌ۔ سخت شدید۔

سُخْتٌ۔ جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے۔

سَخِيْتٌ۔ شدید۔

مَسْخُوْتٌ۔ چکنا۔

سَخٌّ۔ دُم زمین میں گھسیڑنا، گہرا کرنا۔

سَخَاخٌ۔ نرم زمین۔

سُخْ۔ ایک
سُخْلٌ۔ گرم
سُخْدٌ۔ زر
سے نکلتا
ساتھ۔
فَيُصْبِحُ وَ
ابن ثابت ر
جا گئے پھر
جیسے ورم ہو
سے ایسا ہو
مُسْخَدٌ۔ ہو
ورم کے سا
سُخْرٌ۔ اطاعت کر
ہونا۔
سُخْرِيٌّ اور
کام لینا۔
سُخْرٌ اور
اور مَسْخَرٌ
تَسْخِيْرٌ او
کرنا، تابعدا
اِسْتِسْخَا
سُخْرَةٌ۔ مس
سُخْرٌ۔ ایک
سُخْرِيَّةٌ۔
اَتَسْخَرُ مِنِّي
ادشاہ ہو کر
عرض کرے
بہشت میر
نہیں ملے گا

سُخّ۔ ایک وزن ہے چوبیس رطل کا۔

سُخْلُ۔ گرم۔

سُخْدُ۔ زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے ورم کے ساتھ۔

فَیُصْبِحُ وَکَاَنَّ السُّخْدَ عَلٰی وَجْھِہٖ۔ زید ابن ثابت رضؓ رمضان کی سترہویں شب میں جاگتے پھر صبح کو اُن کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے ورم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)۔

مُسْخَدٌ۔ بھاری مزاج سوجا ہوا یعنی سُست ورم کے ساتھ)۔

سُخْرٌ۔ اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار ہونا، ہوا موافق ہونا۔

سِخْرِیٌّ اور سُخْرِیٌّ۔ بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا۔

سُخْرٌ، اور سَخَرٌ اور سُخُرٌ اور سُخْرَۃٌ اور مَسْخَرٌ۔ ٹھٹا کرنا۔

تَسْخِیْرٌ اور تَسَخُّرٌ۔ بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا۔

اِسْتِسْخَارٌ۔ ٹھٹا کرنا،

سُخْرَۃٌ۔ مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹا کریں۔

سُخَّرٌ۔ ایک ترکاری ہے خراسان میں۔

سُخْرِیَّۃٌ۔ بیگار، تابعدار۔

اَتَسْخَرُ مِنِّیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ۔ کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اُس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اس سے فرمائے گا تو دس دنیا کے برابر لے)۔

اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَکُ۔ تو مجھ سے ٹھٹا یا ہنسی کرتا ہے، راوی کو شک ہے۔

فِیْھِمْ رَجُلٌ یُسْخَرُ بِاُوَیْسٍ۔ اُن میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹا کرتے ہیں اُسکو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اُس کا نام اُویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کی طرح بنے رہتے ہیں تاکہ کوئی اُن سے اعتقاد نہ کرے)۔

## سَخَطٌ۔ غصہ ہونا، ناراض ہونا۔

اِسْخَاطٌ۔ غصہ کرانا۔

تَسَخُّطٌ۔ غصہ ہونا۔

سُخْطٌ اور سُخُطٌ اور سَخَطٌ۔ ناراضی۔

مَسْخُوْطٌ۔ مکروہ ناپسند کام۔

فَھَلْ یَرْجِعُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ سُخْطَۃً لِدِیْنِہٖ کوئی اُسکا دین قبول کرکے پھر اُسکو ناپسند کرکے اُس کو پھر جاتا ہے یا نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)۔

وَزَوْجُھَا سَاخِطٌ۔ اُس کا خاوند اُس پر غصے ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو ورنہ معاملہ بالعکس ہوگا)۔

فَیَظَلُّ سَاخِطًا۔ جب بھی وہ ناراض رہیگا (حالانکہ اُس کو سو روپیہ دیئے جائینگے)۔

فَسَخِطْتُہٗ۔ میں اُس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ یَسْخَطُ لَکُمْ۔ اللہ تعالے ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اُس سے ناراض ہوتا ہے۔

لَا يَسْتَخِطُّهٗ۔ اُسپر غصہ نہ ہو اُس سے ناراض نہ ہو۔

سَخْفٌ۔ اور سُخْفٌ اور سَخَافَۃٌ۔ کم عقلی، ناتوانی کمزوری بوداپن۔

اِنَّهٗ لَبِثَ اَيَّامًا فَمَا وَجَدَ سَخْفَةَ جُوْعٍ۔ ابوذر رض (جب آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی انکو نہیں ہوئی۔

مَنْ سَخُفَ اِيْمَانُهٗ قَلَّ بَلَاؤُهٗ۔ جس کا ایمان ضعیف ہوگا اُسپر بلا کم آئے گی (اور جتنا ایمان قوی ہوگا اُسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)۔

ثَوْبٌ سَخِيْفٌ۔ بودا کپڑا۔

سَخْلٌ۔ جلا وطن کرنا جیسے خَسْلٌ ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا۔

تَسْخِيْلٌ۔ عیب کرنا۔

سَخْلَةٌ۔ بکری کا بچہ۔ اُس کی جمع سَخْلٌ اور سِخَالٌ اور سُخْلَانٌ اور سِخَلَةٌ آئی ہے۔

سُخَّلٌ اور سُخَّالٌ۔ کمینے رذیل لوگ۔

فَاَهْدَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ رُطَبًا سُخَّلًا۔ (آنحضرتؐ ینبوع کی طرف تشریف لیگئے جب بنی مدلج کو رخصت کیا، ینبوع ایک ساحل ہے مشہور مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تحفہ بھیجی جس کی گٹھلی سخت نہ تھی (آپؐ نے اُس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو عرب لوگ شیص بھی کہتے ہیں اُن کا محاورہ ہے سَخَّلَتِ النَّخْلَةُ یعنی کھجور کی گٹھلی نرم ہوگئی)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ السُّخَّلِ۔ ایک شخص چند خوشے ایسی کھجور کا لایا جس کی گٹھلی سخت نہ تھی بلکہ نرم اور پلپلی تھی۔

كَاَنِّيْ بِجَبَّارٍ يَعْمِدُ اِلٰى سَخْلِيْ فَيَقْتُلُهٗ۔ میں نے دیکھا ایک ظالم بادشاہ (یزید پلید) میرے پیارے بچے کی طرف قصد کر رہا ہے اُس کو مار ڈالیگا اصل میں سخل بکری کا بچہ اور یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو۔

دِيَةُ سَخْلَتِهَا عَلٰى عَصَبَةِ الْمَقْتُوْلِ۔ اُس کے بچہ کی دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اُس کی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالینگے)۔

مَسْخُوْلٌ۔ رذیل مجہول۔

سَخَمٌ۔ سیاہی۔

تَسْخِيْمٌ۔ بدبودار ہونا، گرم کرنا جیسے تسخین، غصہ دلانا، کالا کرنا۔

تَسَخُّمٌ۔ کینہ رکھنا۔

سُخَامٌ۔ شراب کولہ، دیگ کی کالک۔

سَخَّمَ الْمَرْاَةَ۔ عورت کا منہ کالا کیا (اُس سے زناکی)۔

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ۔ یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّخِيْمَةِ

یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے۔

تَهَادَوْا تَذْهَبُ الْأَحِنُ وَالسَّخَائِمُ۔ آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ بھیجو اس سے دشمنیاں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جائینگی (سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونیکا فرمایا قاعدہ ہے کہ تحفہ بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے)

مَنْ سَلَّ سَخِيمَتَهُ عَلَى طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔ جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرا کرتے ہیں پاخانہ پھرا (نجاست ڈالی) اس پر اللہ کی پھٹکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور رستوں کو گندہ کرنے والا ملعون ہے)۔

يُسَخَّمُ وَجْهُهُ۔ اُس کا منہ کالا کیا جائے۔

نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا۔ ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں اُنکو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر اُلٹا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں)۔

أَسْخَمُ۔ کالا۔

سُخَامٌ۔ نرم پر جو پرندے کے پنکھ کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا یا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ۔

سُخَامِيٌّ۔ کالا۔

سُخْمٌ۔ اَسْخَم کی جمع ہے۔

حُسْنُ الْخُلُقِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ۔ خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے۔

اَلْهَدِيَّةُ تَسُلُّ السَّخَائِمَ۔ ہدیہ کینوں کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی۔

سُخُنٌ۔ یا سُخُوْنَةٌ یا سُخْنَةٌ یا سُخَانَةٌ یا سُخُوْنٌ گرم ہونا، بخار آنا۔

اِسْخَانٌ اور تَسْخِيْنٌ۔ گرم کرنا۔

سَاخِنٌ اور سَخِيْنٌ۔ گرم۔

اِنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا سَخِيْنَةٌ۔ حضرت فاطمہ رضی آنحضرت صلعم کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں گرما گرم کھانا تھا، بعضوں نے کہا سخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی ہریرہ) بعضوں نے کہا آٹے اور کھجور سے اور یہ حساء سے پتلا اور عصیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے، قریش کے لوگ اسکو بہت کھایا کرتے تھے یہانتک کہ اُن کا نام سخینہ ہو گیا۔

اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَمِّهِ حَمْزَةَ فَصُنِعَتْ لَهُمْ سَخِيْنَةٌ فَاَكَلُوْا مِنْهَا۔ آنحضرت صلعم اپنے چچا جناب حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر اُن کے لئے سخینہ تیار کیا گیا سب نے اسکو کھایا

مَا الشَّيْءُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبِجَادِ (معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کمل میں کیا چیز لپٹی ہوئی ہے (اُن پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ سخینہ ہے امیرالمومنین (اس کا بیان اوپر گذر چکا)

شَرُّ الشِّتَاءِ السَّخِيْنُ۔ بُرا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو ایک روایت میں سُخْنُخِيْنٌ ہے، شاید یہ راوی کی غلطی ہے۔

اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ اِمْرَأَةٌ فَخَرَجُوْا وَ

تَرَكُوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ رَاَيْتُ سُخَيْنَتَيْهِ تَضْرِبُ اِسْتَهَا۔ کچھ لوگ آئے اُن کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے اُن میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کے کولھے (بیضے) دیکھے وہ عورت کے سرین کو مار رہے تھے (یعنی دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اُسکے اُنثیین بار بار عورت کے چوتڑ سے لگ رہے تھے۔ کولھوں کو سخینتین اس لئے کہا کہ اُن میں گرمی رہتی ہے)۔

دَعَا بِقُرْصٍ فَكَسَرَهُ فِي صَحْفَةٍ وَصَنَعَ فِيْهَا مَاءً سُخْنًا۔ آنحضرتؐ نے ایک روٹی منگوائی اُسکو توڑ کر پیالہ میں ڈالا اوپر سے گرم پانی چھوڑا (تاکہ وہ اُس میں گھل جائے)۔

مَاءٌ سُخْنٌ۔ گرم پانی، اُس کی خاء تینوں طرح مستعمل ہوتی ہے یعنی سَخَنٌ اور سُخُنٌ اور سَخِنٌ بحرکات ثلثہ در عین کلمہ۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اُنْزِلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِيْ مِسْخَنَةٍ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اُترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دیگچی میں کھانا اُترا۔

اِنَّهٗ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرتؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پائتابوں پر مسح کریں تسخین کی جمع ہے، بعضوں نے کہا تسخین وہ رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

سُخَاخِيْنٌ۔ گرم۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأْ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ جو پانی سورج سے گرم کر دیا ہو اُس سے وضو مت کر کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الَّذِيْ يَسْخُنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہوا اُس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا ہے (یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں، شوکانی نے اُن کو موضوعات میں درج کیا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ یہ تحریم کے لئے ہے، بعض علمانے ایسا ہی کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اُس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں: کہتا ہوں کراہت کی ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوٌّ یا سَخَاءٌ یا سَخًى یا سُخُوَّةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخْوٌ اور سَخْيٌ۔ راستہ کھول دینا، تھم جانا۔

سَخِيَ۔ لنگڑا ہونا، چھوڑ دینا۔

تَسَخِّيْ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَادِيْ۔ ایک محدث ہیں مشہور۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اُس کو اللہ سے بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اُس سے محبت الفت رکھتے ہیں)۔

السَّخِيُّ حَبِيبُ اللهِ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا۔ سخی اللہ
کا حبیب ہے گو گنہگار ہو، اور بخیل اللہ کا دشمن
ہے گو عابد اور زاہد ہو۔ بخیل اربود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر۔

جَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَالِمٍ
بَخِيلٍ أَوْ عَابِدٍ بَخِيلٍ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف
فرض ادا کرتا ہو وظیفہ وظائف نوافل اور اوراد
نہ کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے
اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

مَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ (دنیا ہری
بھری اور شیریں ہے) جس نے اس کو دل کی
سخاوت کے ساتھ لیا۔

السَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے
کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ
نہیں رکھتا)۔

السَّخِيَّةُ رِيحٌ يَبْعَثُهَا اللهُ إِلَى
الْمُؤْمِنِ تَسْخِي نَفْسَهُ عَنِ الدُّنْيَا حَتَّى
يَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ۔ سخیہ ایک ہوا ہے جو
اللہ تعالٰے مومن پر بھیجتا ہے اُس سے اُسکا
دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ
دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس
ثواب اور اجر ہے اُس کو اختیار کرتا ہے۔

سَخْوَاءُ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَةٌ۔ جود اور کرم داتا ہونا۔

سَخَاوِيُّ۔ نرم کشادہ مکان، سخی کی جمع
سُخَيَاءُ اور سُخْوَاءُ آئی ہے۔

## بَابُ السِّينِ مَعَ الدَّالِ

سَدَابٌ۔ معرب ہے سَدَابُ کا جو ایک درخت ہے
مشہور اُسکا پھول زرد ہوتا ہے اُسکے پتوں کا
عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو
مفید ہوتا ہے۔

سَدْحٌ۔ ذبح کرنا، زمین پر پھیلا دینا، لٹا دینا، گرا دینا،
بٹھانا، بھر دینا، قتل کرنا، اقامت کرنا، خط اُٹھانا
مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مُسَادَحَةٌ۔ ظالم ٹولا۔

تَسْدِيحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا، درست کرنا، مضبوط کرنا، آڑ کرنا، روکنا،

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا، درست
ہونا۔

تَسْدِيدٌ۔ درست کرنا، سیدھا کرنا۔

إِسْدَادٌ۔ ٹھیک راستہ پانا۔ یا طلب کرنا

إِنْسِدَادٌ۔ بند ہونا، رک جانا۔ جیسے اِسْتِدَادٌ
ہے۔

قَارِبُوا وَسَدِّدُوا۔ اللہ کی نزدیکی چاہو
اور میانہ روی اعتدال اختیار کرو۔ (یعنی اُتنی
عبادت کرو جو نبھ سکے نہ یہ کہ چند روز کر کے
پھر اُکتا کر چھوڑ دو بعضوں نے کہا مطلب یہ
ہے کہ میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ
افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو سکے تو اعتدال کی
قریب قریب رہو)۔

سَلِ اللهَ السَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ
تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ۔ اللہ سے سیدھا پن
اور استقامت مانگو اور سیدھے پن سے
تیر کے سیدھے پنے کا خیال کرو (یعنی جیسے
تیر کو تو سیدھا اور درست کرتا ہے ایسے ہی
اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالٰے سے

چاہو)۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ کوتاہی (دونوں باتیں مذموم ہیں، غلو یہ ہے کہ انتہا کی ریاضت اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دے اور کوتاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی ہمارے پیغمبر صاحب کا، آپ روزہ بھی رکھتے تھے، افطار بھی کرتے تھے، رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے بھی، عورتوں سے صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھا لیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا کھاتے یا ایک کملی اوڑھے رہتے)۔

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ (ابوبکر صدیق رض سے پوچھا ازار کہاں تک ہونا چاہئے، انہوں نے کہا) بیچ بیچ میں رکھو اور اس کے نزدیک رہو، (یعنی نہ اتنی لٹکاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ جانگیا ہو جائے، اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں تک ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)۔

يُغْفَرُ لِاَبَوَيْهِ اِذَا كَانَا مُسَدَّدَيْنِ ۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہو (اس کے الفاظ صحیح کرتا ہو اس کے معانی اور مطالب کی تحقیق کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اس کے ماں اور باپ بخشدیئے جائینگے اگر وہ سیدھے رستہ پر قائم ہونگے (یعنی توحید پر)۔

كَانَ لَهٗ قَوْسٌ تُسَمّٰى السَّدَادُ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک کمان تھی جسکا نام سداد تھا (چونکہ اسکا تیر سیدھا نشانے پر جاتا تھا)۔

حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ۔ یہاں تک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کرے

سِدَادٌ۔ بکسرۂ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے۔

سِدَادُ الثَّغْرِ۔ گھاٹی کا بند۔

سِدَادُ الْقَارُوْرَةِ۔ شیشے کا ڈاٹ۔

سِدَادُ الْحَاجَةِ۔ احتیاج کا روک یعنی جس سے احتیاج رفع ہو۔

سُدٌّ۔ پہاڑ، ٹیلہ، روک، آڑ جیسے سد [illegible] ہے۔

سَدُّ الرَّوْحَاءِ اور سَدُّ الصَّهْبَاءِ دو مقاموں کے نام ہیں۔

سُدٌّ۔ بضمہ سین غطفان قبیلے کا ایک [illegible] تھا جس کے بند کر دینے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا۔

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا عَلِيٌّ وَّ فَاطِمَةُ قَائِمَيْنِ بِالسُّدَّةِ فَاَذِنَ لَهُمَا۔ آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہ رض دونوں دروازے کے چھتے (سائبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپ نے اجازت دی۔

سُدَّةٌ۔ وہ ذرا سا چھجہ جو دروازے پر ہوتا ہیں تاکہ دروازہ پانی اور ہوا سے محفوظ رہے بعضوں نے کہا خود دروازے کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا اس آنگن کو جو دروازے کے آگے ہوتا ہے۔

دۃُ الْمَسْجِدِ ۔ مسجد کا سائبان۔
دُوْنَ فِی الْجَبَلِ ۔ پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں
روایت میں یَشْتَدُّوْنَ ہے دوڑ رہی
میں ایک روایت میں یُسْنِدُوْنَ ہے یعنی
کی بلندی پر جا رہی تھیں۔
الْعَیْنُ السَّادَّۃُ ۔ جو آنکھ اپنی جگہ میں ہو۔
لیکن اُس میں روشنی نہ ہو)۔
لُ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ ۔ ایک کافر کو قتل کیا
پھر ایمان پر قائم رہا۔
سَدَّدْنَا بَعْضَهَا فِیْ وُجُوْہِ بَعْضٍ ۔ ہم
نے اُن میں سے کچھ بعضوں کے منہ پر سیدھی
(اُن کو مارنا چاہا)۔
ہُوَ الَّذِیْنَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ وَلَا
یَنْکِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ ۔ حوض کوثر پر آنے
والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لئے (دنیا
میں) بند دروازے نہیں کھولے جاتے (کیونکہ
وہ غریب ہیں دنیادار اُن کو حقیر جان کر اُن
کے لئے دروازہ نہیں کھولتے اُن سے ملاقات
تک نہیں کرتے اور مالدار خوشحال عورتوں
سے نکاح نہیں کرتے (اُن سے شادی کرنے
پر کوئی دنیادار عورت راضی نہیں ہوتی)۔
مَنْ یَّغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ یَقُمْ وَیَقْعُدُ
(ابو الدرداء صحابی جلیل القدر) معاویہ کے
دروازے پر گئے انہوں نے اذن نہیں دیا
تو ابو الدرداء کہنے لگے بادشاہوں کے دروازے
پر جو کوئی جائے وہ اُٹھتا بیٹھتا رہے (یعنی
انتظار کرتا رہے کہ کب اندر آنے کی پروانگی
ملتی ہے)۔

اِنَّكِ سُدَّةٌ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاُمَّتِهٖ ۔
(جب حضرت عائشہ رض طلحہ اور زبیر رض کی
فہمائش اور اغوا سے) بصرے جانے لگیں
تو حضرت بی بی ام سلمہ رض نے اُن سے کہا)
دیکھو تم ایک دروازہ ہو آنحضرت ص اور آپ
کی امت کے درمیان (ایسا کرو کہ یہ دروازہ
محفوظ رہے کوئی اُس میں گھسنے نہ پائے اگر
تم بصرے کو گئیں اور وہاں جنگ ہوئی تمکو
لوگوں نے ستایا تو پھر اوروں کو بھی جرأت
ہو جائے گی وہ آنحضرت ص کے محلوں پر
دست درازی کرینگے)۔
مَا سَدَدْتُ عَلٰی خَصْمٍ قَطُّ (شعبی نے کہا)
میں نے کسی مخالف کی زبان نہیں روکی ۔
(اُس کو بیان کرنے دیا جو وہ بیان کرنا چاہتا
تھا)۔
مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ یُخْطِئِ السَّدَادَ ۔ جو شخص اللہ
کی نافرمانی کرتا ہے وہ سیدھا راستہ
چھوڑ دیتا ہے۔
سَدَّدَ فِیْ رَمْيَتِهٖ ۔ تیر اچھی طرح مارا (نشانہ
پر لگا)۔
لَا بَأْسَ بِذِبْحِ الْاَعْمٰی اِذَا سَدَّدَ ۔ اگر
اندھا شخص ذبح کرے تو کوئی قباحت نہیں
بشرطیکہ درستی کے ساتھ ذبح کرے۔
سُدَّتِ الثُّلْمَةُ ۔ روزن بند کر دیا گیا (خلل
رفع کر دیا گیا)۔
مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ رَغْبَةً عَنْهُ ضُرِبَ
عَلٰی قَلْبِهٖ بِالْاَسْدَادِ ۔ جو شخص جہاد سے
نفرت کرکے اُس کو چھوڑ دے اُس کے دل
پر بند شین رکھی جائیں گی (دل پر پردہ تاریکی

کے چڑھا دیے جائیں گے ایمان کا نور اُس
کے دل تک نہ پہنچ سکیگا)۔
سُدَّتْ عَلَیْهِ الطُّرُقُ۔ اُس پر راستہ بند
کردیا گیا (اُسکو حق بات پہچاننے کی عقل ہی
نہیں رہی اندھا ہوگیا)۔
سُدَّةُ اَشْجَعَ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
لَا یُصَلِّیْ فِیْ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کے گرد
جو ٹیلے ہیں اُن پر نماز نہ پڑھے۔
سُدَّۃٌ۔ وہ پاخانہ جو آنت میں سخت ہو کر رہ
جائے، اور ایک بیماری ناک کی جس سے
ہوا کا جانا ناک سے رک جاتا ہے۔
سُدِّیْ۔ ایک مفسر مشہور جو کوفہ کی مسجد کے
سائبان میں رہتا، اُسکا نام اسماعیل تھا وہ
شیعہ تھا، شیخین کو برا کہا کرتا۔
اَللّٰهُمَّ سَدِّدْنَا۔ یا اللہ ہم کو ٹھیک راستہ پر
(صواب پر) کردے۔
وَسَدِّدْنِیْ۔ مجھ کو سچے ٹھیک رستہ پر قائم
رکھ۔
مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ۔ مشہور راوی ہیں
ابوداؤد اُن سے بہت روایت کرتے ہیں۔
ضُرِبَتْ عَلَیْهِ الْاَرْضُ بِالْاَسْدَادِ۔ اُس
نے راستہ گم کردیا کسی طرف راہ نہیں ملتی۔
سِدٌّ۔ درست اور صحیح کلام۔
سُدَّةٌ۔ مرتبہ اور منصب کو بھی کہتے ہیں۔

سَدْرٌ۔ لٹکانا۔

سَدَرٌ اور سَدَارَةٌ۔ حیران ہونا۔
اِنْسِدَارٌ۔ دوڑنا یا نیچے اترنا دوڑ کر۔
سَادِرٌ۔ حیران۔
سِدْرٌ۔ بیری کا درخت یا بیری کا پتہ اُس کی
جمع سِدَرٌ۔ اور سِدْرٌ ہے۔
ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی۔ پھر میں بیری
کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اُس کے
پرے کسی کو کچھ علم نہیں کیا ہے اللہ ہی جانتا
ہے یا اُس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا
حکم نہیں اور آنحضرتؐ کے سوا کوئی شخص
اُس کے پرے نہیں گیا، یہ درخت چھٹے
آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے
داہنے جانب) اٹھایا گیا
اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ اُسکو پانی اور
بیری کی پتی سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا
ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کردیتا ہے
میل کچیل دور کردیتا ہے)۔
مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِی
النَّارِ۔ جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ
اُسکا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری
کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ کا
درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ
تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے
جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اُس کے سایہ
آرام پاتے ہوں اُس کے پھل کھاتے ہوں
اُس کو کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے
اُس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب
ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا …
اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری …
کا درخت کاٹ کر اُس کے دروازے بنا…
تھے اور تمام عالموں کا اس پر اتفاق ہے
کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے۔
میں: کہتا ہوں بیری کے حکم میں

ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اُسکو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوقِ خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اُسکو آرام اور آسایش دینے والا بہشتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَسْدَرُ فِی الْبَحْرِ کَالْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِہٖ۔ جس شخص کو سمندر میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اُسکو اتنا ثواب ہے جتنا اُس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَدَرٌ۔ سر کا پھرنا دوران جو سمندر میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے۔

سِدرٌ۔ دریا، سمندر۔

نَفَرَ مُسْتَکْبِرًا وَّخَبَطَ سَادِرًا۔ غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا۔

یَضْرِبُ اَسْدَرَیْہِ۔ اپنے دونوں پہلو یا مونڈھوں پر مار رہا تھا یعنی اُسکو فراغت اور فرصت حاصل ہو گئی تھی۔ ایک روایت میں اَزْدَرَیْہِ ہے ایک میں اَصْدَرَیْہِ ہے معنی وہی ہے۔

رَاَیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَلْعَبُ السُّدَّرَ۔ ابوہریرہؓ سدّرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ سِہ درہ کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اسمیں ہار جیت ہوتی ہے)۔

اَلسُّدَّرُ ھِیَ الشَّیْطَانَۃُ الصُّغْرٰی۔ سُدّرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے کیونکہ اُس میں جوئے کی طرح ہار جیت ہوتی ہے یہ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے اُن کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں میسر اور قمار میں داخل ہیں، اور بعضوں نے تفریح طبع کے لئے اُن کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اُسکی وجہ سے خلل واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اُسکو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اُسی شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اُسمیں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یادِ الٰہی سے بالکل غافل ہو جائے یا اُس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)۔

فَسَدِرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مِسْحَاتُہٗ فِیْ یَدِہٖ۔ پھر وہ شخص غافل اور حیران ہو گیا۔ اور اُسکا پھاوڑا اُس کے ہاتھ میں جھک گیا۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ میں تم کو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیمانہ ہے جس میں کئی صاع سماجاتی ہیں)۔

اُوْفِیْھِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اُس کے بدل اُنکو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیمانہ اڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علیؓ کے قول ہیں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اُس سے کئی حصہ زیادہ اُسکا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اُس رجز میں بھی پڑھا تھا جو مرحب یہودی کے مقابلہ میں کی تھی اُسکے پہلے یہ ہے انا الذی سمتنی

اُرتی حیدرہ بکلیث غابات کریہ المنظرہ۔

سَأَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى السِّدْرِ
میں نے اُن سے کئی باتیں پوچھیں یہاں تک
کہ میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا۔

سَدِیْرٌ۔ ہرا چارہ، اور ایک مقام کا نام ہو
یمن میں اور نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام
ہے حیرہ میں۔

سَدُسٌ۔ چھٹا حصہ لینا، چھٹا ہونا، چھ کرنا۔

تَسْدِيْسٌ۔ مسدس کرنا۔

سُدَاسٌ۔ چھ، چھ۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ جَذَعًا ثُمَّ ثَنِيًّا ثُمَّ
رُبَاعِيًّا ثُمَّ سَدِيْسًا ثُمَّ بَازِلًا۔ اسلام
(اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ ہوگا
پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس
کا پھر آٹھ برس کا (جس کو بازل کہتے ہیں
اب پورا جوان اونٹ ہو جائیگا) حضرت عمرؓ
نے کہا بازل ہونے کے بعد پھر کیا ہے گھٹاؤ
ہوگا (یعنی اسلام اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچ کر
بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب
سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل
شروع ہوا اور تیرھویں اور چودھویں صدی
میں تو بے انتہا تنزل ہوگیا اسلامی کئی حکومتیں
جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی
مرعوب اور خوف زدہ، اب کوئی امید ترقی
کی بظاہر اُسوقت تک معلوم نہیں ہوتی جبتک
امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری
خرابی مسلمانوں کی عیش و عشرت اور غفلت اور
جہالت اور نادانی اور کم علمی اور نااتفاقی کی
وجہ سے ہوئی قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالا
اور فرقے فرقے ہوگئے اتحاد اسلامی کو خیرباد
کہدیا۔

سَدِیْسٌ۔ اور سدیس وہ اونٹ جو آٹھویں
برس میں لگا ہو۔

شَاةٌ سَدِیْسٌ۔ چھ برس کی بکری۔

سَدَسٌ۔ وہ سن اونٹ کا جو بازل سے پہلے
ہوتا ہے۔

سَدْعٌ۔ ذبح کرنا، پھیلانا۔

سَدْعَةٌ۔ آفت نکبت۔

مِسْدَعٌ۔ راہ بتانے والا دلیل۔

سَدَفٌ۔ تاریکی، روشنی، صبح، اُس کی آمد رات
اُس کی تاریکی، دُہنی۔

سَدَفٌ۔ ایک آواز ہے جو دُنبی کا دودھ دوہنے
کے لئے اُس کو بلانے کو کرتے ہیں۔

كَانَ بِلَالٌ يَأْتِيْنَا بِالسُّحُوْرِ وَنَحْنُ
مُسْدِفُوْنَ فَيَكْشِفُ لَنَا الْقُبَّةَ فَيُسْدِفُ
لَنَا طَعَامًا۔ بلال ہمارے پاس سحری کا کھانا
اُس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی
دونوں ملی ہوتیں (یعنی صبح صادق کے قریب
صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی) وہ خیمہ
کھولدیتے اور روشنی میں ہمکو کھانا دیتے

سُدْفَةٌ۔ روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے
ہیں یا جب روشنی اور تاریکی دونوں ملی
ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا زمانہ
ملا ہوا ہے۔

أَسْدِفِ الْبَابَ۔ دروازہ کھولدے تاکہ
روشنی ہو جائے، حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ سحری کھانے میں دیر کرتے، صبح کے قریب
کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہو جانے کے بعد کھاتے

اور سنت یہی ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو جائے۔

فَصَلِّ الْفَجْرَ اِلَى السَّدَفِ۔ صبح کی نماز دن کی روشنی تک پڑھ (یعنی جبتک سورج نہ نکلے اُسوقت تک صبح کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

وَكُشِفَتْ عَنْهُمْ سُدَفُ الرَّيْبِ۔ اُن سے شک و شبہہ کی تاریکیاں کھولدی گئیں (یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں رہی)۔

قَدْ وَجَّهْتِ سِدَافَتَهُ۔ (بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا) تمنے تو پردہ آپ کا ہٹادیا، پردے کی طرف رُخ کیا اُسکو اپنی جگہ سے سرکا دیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم تھا تم بصرے گئیں اور جنگ میں شریک ہوئیں)۔

وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلَّهُمْ * مِنَ السَّدِيْفِ إِذَا لَمْ يُؤْنَسِ الْقَزَعُ *
ہم جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت نہیں دیتا توسب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔

اَسْدَفَ اللَّيْلُ۔ رات تاریک ہوگئی۔

سَدْلٌ۔ لپٹ جانا، نہ چھوڑنا۔

سُدُوْلٌ۔ لٹکانا، چھوڑ دینا۔

نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کپڑا لٹکانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی لوگ نماز میں چادریں لٹکا کر نماز پڑھتے ہیں یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے ہیں اور دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ دیتے ہیں اُن کو مونڈھوں پر نہیں اُلٹتے جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ اُن کو اچھی طرح نہ پہنے یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی رہنے دے، سر پر ڈال لے یا مونڈھوں پر)۔

اِنَّهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ وَقَدْ سَدَلُوْا ثِيَابَهُمْ فَقَالَ كَاَنَّهُمُ الْيَهُوْدُ۔ حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑوں کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے یہودی معلوم ہوتے ہیں۔

اِنَّهَا سَدَلَتْ قِنَاعَهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنا گھونگھٹ لٹکایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ سے الگ لٹکایا کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)۔

يَسْدُلُ۔ بالوں کو پیشانی پر لاکر چھوڑ دیتے تھے (جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق ہے وہ مسلمانوں کی طرح مانگ نہیں نکالتے تھے)

فَسَدَلَ نَاصِيَتَهُ۔ اپنی پیشانی پر بال لٹکائے (چوٹی کی طرح)۔

بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ۔ ایک عورت پر جو بال لٹکائے تھی۔

فَسَدَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَقَ۔ آنحضرتؐ شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے۔

فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِهَا۔ اُسکو میرے سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پشت پر لٹکایا۔

ثُمَّ غَرَفَ مِلْاَهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَسَدَلَهَا عَلٰى اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ۔ پھر کف بھر ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اُس کو اپنی داڑھی کے

کناروں پر ڈالا۔

فَاَسْدَلَہَا عَلٰی وَجْہِہٖ۔ اُسکو اپنے منہ پر بہایا۔

اِسْدَالٌ۔ لٹکانا، چھوڑنا۔

مَالَکُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِیَابَکُمْ کَاَنَّکُمْ یَہُوْدٌ۔ تم کو کیا ہوا کپڑوں کو لٹکایا گویا یہودی ہو۔

سَدِیْلٌ۔ وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے۔

اَرْخَی اللَّیْلُ سُدُوْلَہٗ۔ رات نے اپنے کپڑے لٹکائے (یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)

سُدُوْلٌ۔ جمع ہے سَدْلٌ کی بمعنی سَدِیْل

## سَدَمٌ۔ بند کرنا

سَدَمٌ۔ رنج شرمندگی کیساتھ یا غصہ رنج کے ساتھ۔ حرص کرنا۔

سَادِمٌ۔ شرمندہ جیسے نادم ہے

مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا ہَمَّہٗ وَسَدَمَہٗ جَعَلَ اللّٰہُ فَقْرَہٗ بَیْنَ عَیْنَیْہِ۔ جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اُس کی حرص کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی اُس کے آنکھوں کے درمیان رکھدے گا (وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا)

سَدُوْمُ۔ حضرت لوطؑ کی بستی کا نام تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اُلٹ دیا اوپر سے پتھر برسائے۔

## سَدْنٌ یا سِدَانَۃٌ۔ خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی دربانی چھوڑ دینا

سَادِنٌ مجاور یا خادم سَدَنَۃٌ اُس کی جمع ہے

سِدَانَۃُ الْکَعْبَۃِ۔ کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا جھوڑی) صفائی، چراغ روشنی، دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ۔

سِدْنٌ ہودے کی جھول

سَدَنٌ۔ پردہ

سَدِیْنٌ۔ چربی، خون، بال، پردہ۔

کَانَتِ السِّدَانَۃُ وَاللِّوَاءُ لِبَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ فَاَقَرَّہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْلَامِ۔ کعبہ کی خدمت اور جھنڈہ برداری بنی عبدالدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش کی ایک شاخ تھے) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرت صلعم نے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ خدمت اونہی کے خاندان میں بحال رکھی (اب تک شیبی اُسی خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)

## سَدٰی۔ تانا رات کی تری

اِسْدَاءٌ۔ تانا تننا۔ احسان کرنا۔

تَسْدِیَۃٌ۔ تر کرنا۔

مَنْ اَسْدٰی اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ۔ جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے تم کو کچھ دے تم بھی اُس کا بدلہ کرو (اُس کے احسان کے بدل اُس کے ساتھ احسان کرو)

اَسْدٰی اور اَوْلٰی اور اَعْطٰی سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔

لَہُمُ الذِّمَّۃُ وَعَلَیْہِمُ الْجِزْیَۃُ بِلَا عِدَاءٍ النَّہَارُ مَدًی وَاللَّیْلُ سُدًی (آنحضرت نے تیما کے یہودیوں کو یہ سند لکھدی) اُن کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں اُن کو جزیہ دینا ہے (واجبی طور سے) اُن پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات یونہی گذریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں

اِبِلٌ سُدًی۔ چھوٹے ہوئے اونٹ (جو جہاں سے جہاں چاہیں پھریں)

سُدًی۔ بیکار باطل بے نتیجہ لغو۔

سَدَاۃٌ۔ تانا۔

لُحْمَۃٌ۔ بانا۔

سُدُوٌّ۔ لمبا کرنا۔ کھیلنا۔

مَا اَحْسَنَ سَدُوَ رِجْلَيْهَا وَاَقُوْ يَدَيْهَا اس اونٹنی کا پاؤں پھیلانا اور ہاتھوں کا لوٹانا (یعنی دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

سَدَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے لمبے لمبے قدم رکھے۔

لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ سُدًى۔ اللہ نے تیرے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (اُن سے کام لے)

سَادِی چھٹا، اصل میں سَادِسٌ تھا۔ سین کو یا سے بدل دیا۔

## بَابُ السِّيْنِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ۔ گھس جانا۔ چل دینا۔ بہنا اپنے منہ کی سیدھ پر۔ روانہ ہو جانا۔ ناک میں دھواں گھس کر دم رکجانا۔

سَرَبٌ۔ بہنا۔ جاری ہونا۔

تَسْرِيْبٌ۔ داہنے بائیں کھودنا مشک میں پانی ڈالنا سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لئے پھیر دینا۔

سَرَبٌ۔ اونٹ جانور منہ سینہ رستہ۔

مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ بَدَنِهٖ جو شخص دل کے اطمینان اور بےخوفی کے ساتھ صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری جسمانی نہ ہو نہ دل میں اضطراب اور ڈر ہو) ایک روایت میں فِيْ سَرْبِهٖ ہے بہ فتحہ سین یعنی رستہ اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں۔ فُلَانٌ وَاسِعُ السِّرْبِ فلاں شخص کا دل کشادہ ہے۔ (یعنی چین اور آرام سے بےفکر ہے) اور

خَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ۔ اس کا رستہ چھوڑ دو۔ اُس کو جانے دے۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ تُخَلّٰى لَهٗ سَرْبُهٗ يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ۔ جب مومن مرجاتا ہے اس کا رستہ کھول دیا جاتا ہے وہ جہاں چاہتا ہے وہاں کی سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی اس کی زیارت کو آیا اُس کو سلام کیا تو وہ سنتا ہے جواب دیتا ہے پر زندے نہیں سنتے)

فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا۔ مچھلی کے لئے وہ ایک سرنگ (پوشیدہ رستہ) بن گیا۔

كَاَنَّهُمْ سِرْبُ ظِبَاءٍ۔ گویا وہ ہرنوں کا ایک منڈ ہیں (گلہ)

سِرْبٌ۔ بکسرہ سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا پرندوں کا یا گھوڑوں کا کبھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں۔ چونکہ اُن کو ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ جب میں کمسن تھی) تو آپ انصار کی چھوکریوں کو (جو میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ کر دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

اِنِّيْ لَاُسَرِّبُهٗ عَلَيْهِ۔ میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کے پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَّبْتُ اِلَيْهِ الشَّيْءَ میں نے اس کو ایک کے بعد ایک کر کے بھیجا۔

فَاِذَا اَقْصَرَ السَّهْمُ قَالَ سَرِّبْ شَيْئًا۔ جب تیر کو چھوٹا کرتے تو کہتے تھوڑا تھوڑا بھیجدے۔

كَانَ ذَا مَسْرُبَةٍ۔ آنحضرتؐ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔

كَانَ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ۔ یہ بالوں کی لکیر باریک تھی۔

حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرًا لِلْمَسْرُبَةِ۔ استنجا

میں دو پتھر تو دونوں کنارے صاف کرنے کے لئے اور ایک خاص پائخانہ کے مقام کے لئے (جہاں سے پائخانہ نکلتا ہے) مقعد کو مَسْرُبَه یا مَسْرَبَة کہتے ہیں یہ ماخوذ ہے سَرَبٌ سے جو بمعنی راہ ہے کیونکہ وہ بھی ایک راہ ہے۔

دَخَلَ مَسْرَبَتَهٗ اپنے بالاخانہ کے سائبان میں چلے گئے

مَشْرَبَه شین معجمہ سے۔ خود بالاخانہ

فَاِذَا السَّرَابُ يُقْطَعُ دُوْنَهَا۔ وہ سراب کے پار نکل گئے سراب وہ چمکتی ریتی جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے۔

يُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ دوزخی لوگ انگار کی طرف ہنکائے جائیں گے وہ دور سے اُن کو ایسی دکھلائی دے گی جیسے سراب (وہ سمجھیں گے پانی ہے دوڑ کر اُس کی طرف جائیں گے انگار میں گر پڑیں گے

مُخَلّىٌ فِىْ سِرْبِهٖ۔ فارغ البال۔

شُرْبَةٌ سَائِلَةٌ مِّنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى لَبَّتِهٖ۔ آپ کے پیٹ پہ بالوں کی ایک پتلی لکیر تھی ناف سے لیکر سینہ تک۔

اُسْرُبٌ۔ سیسہ جس کی گولی بناتے ہیں بندوق کی

اَلْاُسْرُبُّ يُشْتَرٰى بِالْفِضَّةِ سیسہ کو چاندی دیکر خریدیں گے (اس حدیث کا ظہور ہمارے زمانہ میں ہوا بندوق اور توپ کے لئے ہزاروں اور لاکھوں روپے کا سیسہ خریدا جاتا ہے) محیط میں ہے کہ اُسْرُبٌ یا اُسْرُبٌ سفیدرانگا یعنی قلعی

سَرْبَخَةٌ۔ کودنا ہلکا ہونا، آہستہ چلنا، دوپہر کو چلنا

مَهْمَهٌ سِرْبَاخٌ۔ وسیع میدان۔

مُسْرَنْخٌ۔ دور

وَكَاَيِّنْ قَطَعْنَا اِلَيْكَ مِنْ دَوِيَّةٍ سَرْبَخٍ ہم نے آپ تک آنے کے لئے کتنے دور کے کشادہ میدان طے کئے۔

سَرْبَلَةٌ۔ کرتہ یا زرہ پہنانا۔

لَا اَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيْهِ اللّٰهُ میں تو وہ کرتہ نہیں اُتارنے کا جو اللہ تعالیٰ نے مجھکو پہنایا یعنی خلافت رسول ﷺ کو میں خود نہیں چھوڑنے کا تم مار ڈالو تو یہ اور بات ہے (یہ حضرت عثمان نے کہا جب باغیوں نے ان سے درخواست کی کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ)

سَرَابِيْل جمع ہے سِرْبَالٌ کی جیسے۔ سَرَاوِيْل جمع ہے۔ سِرْوَالٌ کی یعنی پائجامہ (بعضوں نے کہا سَرَاوِيْل۔ مفرد ہے)

اَلنَّوَائِحُ عَلَيْهِنَّ سَرَابِيْلُ مِّنْ قَطِرَانٍ۔ نوحہ کرنے والی عورتوں پر (قیامت کے دن) تارکول کے کرتے ہوں گے (اُن میں فوراً آگ لگ جاتی ہے)

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ اَبْطَالٌ لَبُوْسُهُمْ مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِى الْهَيْجَا سَرَابِيْلُ اُن کے ناک کے بانسے اونچے بہادر جنگ میں حضرت داؤد علیہ السلام کی بنی ہوئی زرہ اُن کا لباس ہے

تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوْعِ اس نے عاجزی کا کرتہ پہن لیا۔

اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ الْخَمْرَ خَرَقَ اللّٰهُ سِرْبَالَهٗ جب کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا کرتہ پھاڑ دیتا ہے (یعنی اُس کا عیب فاش کر دیتا ہے لوگوں میں ذلیل کرتا ہے)۔

تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وہ کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ تارکول کا ایک

کرتہ پہنے گی (یہ اُس کی سزا ہے جو دنیا میں نوحہ کیا کرتی تھی۔

سَرَجٌ۔ کنگھی کرنا۔ چوٹی نکالنا۔ جھوٹ بولنا۔ زین لگانا۔ خوب رُو ہونا۔

تَسْرِیْجٌ۔ زینت دینا آراستہ کرنا۔ روشن کرنا۔

اِسْرَاجٌ۔ زین لگانا

سَرْجٌ۔ زین۔ کاٹھی اُس کی جمع سُرُوْجٌ ہے

عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ عمرؓ بہشتیوں کے چراغ ہیں (بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اس تقیہ کو توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے گویا اسلام آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں رضی اللہ عنہ اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت عمرؓ کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے۔ اونہی کا طفیل ہے جو ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)۔

سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ۔ میری امت کے چراغ ابوحنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے اور ایسی ہے۔

اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَہٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ میں ابوحنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی ان سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو کوئی ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا یہ بھی موضوع اور باطل ہے اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اُس نے یہ موضوع حدیثیں اپنے مقدمہ کتاب میں درج کی ہیں۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں رویا پیٹا کریں) اور اُن لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبروں کو مسجد بنالیں) وہاں چراغاں کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اس کو عرس کہتے ہیں معاذاللہ حدیث شریف کی رو سے قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں۔

مترجم: کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بعض عورتیں حضور کے مزار پر آکر اُس کو سجدہ کرتی ہیں اور مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمرؓ کا سا پیدا کردے جو ان مشرکوں اور قبر پرستوں کا سر توڑ دے۔

مُسْرَجَۃٌ۔ چھنی پیالہ جس میں تیل بتی رہتی ہے۔

سُرُوْجٌ۔ ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں۔

سُرَیْجٌ۔ ایک لوہار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا۔

مسرجہ چراغدان۔

نَھٰی عَنِ السُّرُجِ فِی الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر چراغاں کرنے سے منع فرمایا۔

سَرْحٌ۔ صبح کو چرانا جیسے سَرُوْحٌ شام کو چرنا اور چرانا

تَسْرِیْحٌ۔ چرانا چھوڑ دینا رخصت کرنا طلاق دینا آسان کرنا کھول دینا۔

عہ یہ مصنف کے زمانہ میں ایسا ہی تھا مگر موجودہ حکومت آل سعود میں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا ۱۲ م ر

اِنْسِرَاحٌ - چت لیٹنا پاؤں کھول کر ننگا ہونا۔

اِبِلٌ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ کَثِیْرَاتُ الْمَبَارِكِ اُس کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور تھان میں بہت (مطلب یہ ہے کہ اُس کے اونٹ چرنے کو بہت کم جاتے ہیں زیادہ اونٹ اس کے تھان میں رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ اُن کا دودھ پییں اُن کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ میں جاکر دیکھو تو بالکل کم اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز وہ بہت سے اونٹ اپنے مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا ہے تو اُن کو چراگاہ تک جانے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

سَرِّحِ الْمَاءَ - پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے ہمسائے کے کھیت میں جائے)

وَلَا یَعْزُبُ سَارِحُھَا - صبح کو جو جانور چرنے کے لئے نکلتا ہے وہ دور نہیں جاتا (نزدیک ہی رہتا ہے تاکہ اگر مہمان آجائے تو اس کے پکڑنے اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُکُمْ - تمہارے چرنے والے جانور ہٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)

لَا یُمْنَعُ سَرْحُکُمْ - تمہارے چرنے والے جانور روکے نہ جائیں

سَرْحٌ اور سَارِحَۃٌ اور سَارِحٌ - سب کا ایک ہی معنی ہے - یعنی مواشی

فَاِنَّ ھُنَاكَ سَرْحَۃً لَمْ تُجْرَدْ وَلَمْ تُسْرَحْ - اُس جگہ ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں آئی نہ اُس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ تراشا گیا)

یَاْکُلُوْنَ مِلَاحَھَا وَیَرْعَوْنَ سِرَاحَھَا وہاں کی نمکین گھاس بوٹی کھلاتے ہیں اور وہاں کے درخت چرتے ہیں۔

اِنَّھَا رَاَتْ اِبْلِیْسَ سَاجِدًا یَسِیْلُ دُمُوْعُہٗ کَسَرْحِ الْجَنِیْنِ - انہوں نے ابلیس کو دیکھا سجدے میں پڑا ہے اُس کے آنسو ایسے بہہ رہے ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ نَاقَۃٌ سُرُحٌ نرم رفتار سانڈنی۔

مِشْیَۃٌ سُرُحٌ آسان اور نرم چال ایک روایت میں کَسَرِیْحِ الْجَنِیْنِ ہے معنی وہی ہے۔

سَرَحَ الرَّجُلُ پاخانہ یا پیشاب کھل کر کیا۔

سُرُحٌ اور سَرِیْحٌ پیشاب کا کھل جانا رُکنے کے بعد

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَسْبِقُ بَعْضُ اَعْضَائِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ - جو شخص آسانی سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضا بہشت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّسَرِّحَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ - جب آنحضرت ؐ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا چاہا۔

تُشْرَبُ لَذَّۃً وَتَخْرُجُ سُرُحًا - پانی کا گھونٹ بھی کیا نعمت ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)

تَحْتَ سَرْحَۃٍ - ایک بڑے درخت کے تلے۔

وَرَاحَ بِسَرْحِھِمْ - اُن کے چرنے والے جانور لے کر چل دیا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ عَلٰی سَرْحٍ بِالْمَدِیْنَۃِ - مشرک لوگوں کے چرنے والے جانوروں پر ہیں مدینہ میں۔

وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَۃٌ - کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو میں اتریں گے اُن کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی (لیکن محتاج اور فقیر کو دودھ تک نہ دیں گے آخر اللہ ان پر پہاڑ

کو اُن پر گرا دے گا)
اَغَارُوْا عَلٰی سَرْحِہٖ. چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔
رَبِّ اَخْرِجْہُ عَنِّی الْاَذٰی سُرُحًا۔ پروردگار میرا پاخانہ آسانی سے نکال دے (کیونکہ قبض بڑی بلا ہے تمام بیماریوں کی جڑ ہے)
عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ اَبِی سَرْحٍ۔ حضرت عثمانؓ کا سالا جس کو انہوں نے مصر کا حاکم بنایا تھا آپؐ نے فتح مکہ کے دن اس کا خون ہدر کر دیا تھا یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تأمل مار ڈالے، پھر حضرت عثمانؓ کی سفارش سے اس کو معافی دی۔
کَاَنَّہٗ ذَنَبُ السِّرْحَانِ۔ گویا وہ بھیڑیے یا شیر کی دم ہے (یعنی صبح کاذب) اس کی جمع سَرَاحٌ اور سَرَاحِیْن آئی ہے
اَلْفَجْرُ الْکَاذِبُ الَّذِیْ یُشْبِہُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ صبح کاذب جو بھیڑیے کی دم کی طرح ہوتی ہے
سِرْحَانٌ۔ بھیڑیا یا شیر۔
سَرْدٌ۔ ٹانکنا، سوراخ کرنا، بُننا، زرہ کے ساتھ پڑھنا (یعنی فرفر متصل بلا توقف) پے در پے کرنا۔
تَسْرِیْدٌ۔ سوراخ کرنا۔ ٹانکنا
لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ روانی کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے (بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کے توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)
اِنَّہٗ کَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ پے در پے (لگاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے۔

اِنِّیْ اَسْرُدُ الصِّیَامَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔
سَرْدٌ۔ زرہ کے حلقے جوڑنا۔
سَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا جیسے زَرَّادٌ ہے۔
ثَلٰثَۃٌ سَرْدٌ وَّوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ایک گنوار سے پوچھا گیا تو حرام مہینے جانتا ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم۔ اور ایک اکیلا ہے یعنی رجب۔
سَرْدَجَۃٌ۔ چھوڑ دینا۔
سَرْدَحَۃٌ۔ چھوڑ دینا۔
سِرْدَاحٌ اور سِرْدَاحَۃٌ۔ اچھی لمبی سانڈنی۔
وَدَیْمُوْمَۃٌ سَرْدَحٌ اور نرم زمین کا برابر بہنا خطابی نے کہا۔ سَرْدَحٌ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَحٌ نرم زمین۔
سَرْدَقَۃٌ۔ قنات باندھنا۔
سُرَادِق۔ قنات اس کی جمع سُرَادِقَات ہے
عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ۔ حجاج کے خیمہ کے پاس
لِسُرَادِقَاتِ النَّارِ اَرْبَعُ جُدُرٍ کِثَفٍ
دوزخ کا احاطہ چار دیواریں ہیں موٹی۔
سُرَادِقُ الْجَلَالِ عظمت کی قناتیں۔
سَرٌّ۔ خوش کرنا، ناف پر مارنا، آنول کاٹنا
سُرُوْرٌ۔ خوش ہونا۔
تَسْرِیْرٌ اور اِسْرَارٌ۔ خوش کرنا
اِسْرَارٌ۔ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا۔
صُوْمُوا الشَّھْرَ وَسِرَّہٗ۔ مہینے کے شروع یا بیچ میں روزے رکھو (شروع سے چاند دیکھتے ہی مراد

ہے اور بیچ سے ایام بیض یعنی ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخیں ازہری نے کہا سرر کا یہ معنی مجھ کو معلوم نہیں)

سِرَارُ الشَّهْرِ اور سَرَارُهٗ اور سَرَرُهٗ۔ اخیر رات کو ہر مہینے کے کہتے ہیں چونکہ اُس میں چاند چھپ جاتا ہے۔

هَلْ صُمْتَ مِنْ سِرَارِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا کیا تو نے اس مہینے کے اخیر میں کچھ روزے رکھے تھے (یعنی شعبان کے یہ سوال بطریق زجر اور انکار کے ہے کیونکہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے یعنے شعبان کے اخیر ہی سے روزے شروع کر دینا)

اَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ۔ کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے (بعضوں نے کہا سرر سے درمیانی حصہ مراد ہے کیونکہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھنا مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے)

تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ۔ آپ کی پیشانی کی لکیریں (بٹیں) چمک رہی تھیں (یعنی خوشی سے) یہ سِرَر یا سِرُّ کی جمع الجمع ہے کیونکہ اُن کی جمع اَسْرَارٌ اور اَسِرَّةٌ ہے

كَاَنَّ مَاءَ الذَّهَبِ يَجْرِيْ فِيْ صَفْحَةِ خَدِّهٖ وَ رَوْنَقُ الْجَلَالِ يَطَّرِدُ فِيْ اَسِرَّةِ جَبِيْنِهٖ۔ آنحضرتؐ کے رخسارۂ مبارک پر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے (ایسا چمکدار تھا) اور بزرگی اور جلال کی رونق آپؐ کے پیشانی کے خطوط میں جاری تھی

اِنَّهٗ وُلِدَ مَعْذُوْرًا مَسْرُوْرًا۔ آنحضرتؐ ختنہ کیے ہوئے نال کٹے ہوئے پیدا ہوئے (یہ ایک روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب آپ کے جد امجد نے آپ کا ختنہ کرایا)

اِنَّهٗ وُلِدَ مَسْرُوْرًا۔ ابن صیاد نال کٹا ہوا پیدا ہوا۔

سَرَرٌ۔ وہ ٹکڑا نال کا جو دائی کاٹ ڈالتی ہے اُس کو سُرّ بضمہ سین بھی کہتے ہیں

فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کی نال کاٹی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اُس درخت کے تلے اُن کی ولادت ہوئی ہے اُس مقام کو جہاں یہ درخت واقع ہے وَادِيُ السُّرَرِ کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ يَجُرُّ وَالِدَيْهِ بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔ کچا بچہ (جو اسقاط ہو کر مر جائے) اپنی نال سے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کو کھینچ کر بہشت میں لے جائے گا۔

يَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ۔ اپنی ماں کو اپنی نال سے کھینچے گا۔

سَرَرٌ کو بکسر سین بھی ایک لغت ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کچا بچہ جس سے اتنی الفت نہیں ہوتی ماں باپ کے حق میں اتنا مفید ہے تو وہ بچہ جس سے الفت ہو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہو اور اس کے مرجانے پر ماں باپ صبر کریں (کتنا کچھ فائدہ دے گا اپنے ماں باپ کی سفارش کر کے ان کو بہشت میں لے جائے گا)

لَا تَنْزِلْ سُرَّةَ الْبَصْرَةِ۔ بصرے کے بیچ میں مت اترو۔

نَحْنُ قَوْمٌ مِنْ سَرَارَةِ مَذْحِجٍ۔ ہم مذحج قبیلے کے شریف اور اچھے لوگوں میں سے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَرَارَةُ الْوَادِيْ۔ یعنی وادی کا بہترین اور اچھا حصہ۔

وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا النِّكَاحَ وَ
الْاِسْتِسْرَاءَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعہ
کو پوچھا انھوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب
میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا متعہ
کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)
شَيْءٌ سَرِيٌّ۔ نفیس چیز۔
تَسَرَّتْ۔ لونڈی بن گئی۔
سَرَارِيٌّ۔ لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّيَّةٌ کی۔
فَاسْتَسَرَّنِي۔ مجھکو لونڈی بنایا (خواص) بعضوں
نے کہا یوں کہنا چاہیے تھا تَسَرَّرَنِي یا تَسَرَّانِي
کیونکہ اِسْتَسَرَّنِي کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی
بات کہی۔
مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا أُتِيَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ كَأَسَرِّ مَا كَانَتْ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا
جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اُن کا حق ادا
نہ کرے (اُن کی زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن
وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پن کے ساتھ
جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اُس کو اپنے پاؤں
سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس وقت وہ خوب
موٹے تازے چاق چست تھے ویسی حالت میں وہاں
آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے
موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں۔
اور اُن کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے
بہ نسبت اس کے کہ دُبلے سوکھے ہلکے وزن کے
اونٹ روندیں)
سُرُّ كُلِّ شَيْءٍ۔ ہر چیز کا مغز گودا اُسی سے یہ نکلا
ہے بعضوں نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے
تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)
كَانَ يُحَدِّثُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَخِي

السِّرَارِ۔ حضرت عمرؓ آنحضرتؐ سے اس طرح
باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا
ہے (جب سے یہ آیت اُتری۔ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔ اس وقت سے حضرت عمرؓ
نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز
بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے
والے تھے۔
لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ
يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ مِنْ فَرَسِهِ۔ اپنی
اولاد کا پوشیدہ خون مت کرو کیونکہ دودھ پلانے
کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے
اور یہ ضعف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے
گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے گویا
تم نے اس کا خون کیا یا تم دودھ پلانے کے زمانہ
میں اس کی ماں سے صحبت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا
نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گر کر مارا جاتا)
ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ۔ پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر
ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے
پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی
ہمدردی کا دعویٰ کریں گے اور باطن میں اسلام کی تباہی
اور بربادی چاہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ سَرَّاءُ
کنکریلا پتھریلا میدان اس صورت میں واقعۂ حرہ
مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ
قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)
يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔ خوشی
اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف
کرتے ہیں۔ اس کا شکر بجا لاتے ہیں (ناشکری اور
بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)
يَجْعَلُ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي۔ میرا باطن

[illegible]

ظاہر سے اچھا کر دے ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں کی شرم و حیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر اُس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ بڑے کام کیا کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظاہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے (اگلے اولیاء اللہ نے اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی کچھ پرواہ کی مگر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا)

فَسَارَّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ۔ اُس نے آنحضرتؐ سے چپکے چپکے بات کی (ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اُس کو قتل کر ڈالو)

مَا يَسُرُّنِيْ أَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ اگر میں گھاٹی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار واثق کیا تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ خوشی ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر اُن کا یہ خیال ہوگا کہ بیعتِ عقبہ کی فضیلت اُس سے بھی زیادہ ہے ۔ کیونکہ یہی بیعت اسلام کی قوت اور آنحضرتؐ کے ہجرت کی بنا تھی)

صَاحِبُ السِّرِّ ۔ آنحضرتؐ کے رازدار (حذیفہ بن یمان رضؓ آنحضرتؐ نے اُن کو ستّرہ منافقوں کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے تھے یہ راز آپؐ نے حذیفہ کے سوا اور کسی پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اُن سے پوچھا کیا میرا نام تو اُن میں نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں ۔

يُسِرُّ إِلَيْهِ كَثِيْرًا ۔ آپ اُن سے چپکے چپکے بہت باتیں کرتے ہیں ۔

فَسَارَّ إِنْسَانًا ۔ ایک آدمی سے سرگوشی کی ۔

حَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ يُتَسَارُّ إِلَيْهِ ۔ مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے ۔

أَوَائِلُ السُّوَرِ أَسْرَارُ اللهِ ۔ سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی آئے ہیں (جیسے الٓمٓ، الٓمٓرٰ حٰمٓ وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں (اُس میں اور اس کے پیغمبر کے درمیان اُن کا اصلی مطلب اللہ اور پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور اٹکل سے بعضے لوگوں نے اُن کی تفسیر بھی کی ہے ۔

فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا ۔

سَرِيْرٌ ۔ تخت ۔ پلنگ ۔

سُرُرٌ اُس کی جمع ہے ۔

مَا هٰذِهِ السَّرَائِرُ الَّتِيْ تُبْلَى بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ یہ سرائر کیا ہیں جن سے بندے قیامت کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ فرمایا سرائر تمہارے تمہارے اعمال ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ وضو، غسل، جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (اُن کا آزمانا یہ ہے کہ شرائط اور آداب اور خلوص کے ساتھ اُن کو ادا کیا یا نہیں)

لَا تُسَارَّ أَحَدًا فِيْ مَجْلِسِكَ فَتُتَّهَمَ ۔ مجلس میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے (کیا کیا گمان کریں گے)

هٰذَا مِنْ سِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ ۔ یہ تو حضرت محمدؐ کی آل کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)

سَرِيْرَةٌ ۔ طبیعت طینت ۔

سَرَائِرُ۔ اُس کی جمع ہے اور سِرٌّ بھید اُس کی جمع اَسْرَارٌ ہے

سَارِیَۃٌ۔ ستون، اور ایک شخص کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہو کر گیا تھا۔

یَاسَارِیَۃُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ۔ اے ساریہ دیکھ پہاڑ کا خیال رکھ (اُدھر دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صدہا کوس کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز سُن لی یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی)

وَلَوْ کَانَ خَلْفَ سَارِیَۃٍ۔ اگرچہ ایک ستون کی آڑ میں ہو۔

اُقِیْمَتْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوَارِیْ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کھجور کے تنوں کے ستون کھڑے کئے گئے حَنَّتْ سَارِیَۃٌ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ مسجد کا ایک ستون رونے کی سی آواز نکالنے لگا جب منبر بن گیا اور آپ نے اُس ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ کی مفارقت سے رونے لگا۔

اَلْمُسْتَسِرُّوْنَ بِدِیْنِکَ۔ تیرے دین کو چھپانے والے۔

ھَیْھَاتَ اَنْ اُنَوِّرَ بِسَبَبِکُمَا سَرَارَ الْعَدْلِ اَوْ اُقِیْمَ اِعْوِجَاجَ الْحَقِّ۔ یہ دور ہے بعید ہے کہ میں تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کروں یا حق بات میں جو کجی آگئی ہے اس کو سیدھا کروں۔

مَسَرَّۃٌ۔ خوشی اور شادمانی

مَاءُ الْوُضُوْءِ مَا یَسُرُّنِیْ بِذٰلِکَ مَالٌ کَثِیْرٌ۔ وضو کا پانی۔ اگر اُس کے بدلے مجھکو بہت سا مال ملے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

وَیَقَعُ الْاِمَامُ مَسْرُوْرًا۔ امام نال کٹے ہوئے پیدا ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)

سُرَّۃٌ۔ ناف توندی۔

سَرْطٌ۔ نگل جانا۔

سِرَاطٌ راہ جیسے صِرَاطٌ اور زِرَاطٌ ہے

سُرَاطِیٌّ۔ کھاؤ

سَرَطَانٌ۔ کیکڑا اور ایک بُرج کا نام ہے بارہ برجوں میں سے۔

سَرَعٌ یا سُرْعَۃٌ۔ جلدی شتابی جیسے مُسَارَعَۃٌ ہے۔

اِسْرَاعٌ۔ جلدی کرنا۔

سَرْعٌ۔ ہری شاخ

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ۔ جلد باز لوگ تو مسجد سے نکل گئے (سلام پھیرتے ہی)

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَاَخِفَّاؤُھُمْ۔ جلد باز اور ہلکے پھلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں کسی مصلحت یا ضرورت سے کلام کر سکتے ہیں بعضوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ اہلحدیث کہتے ہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا بات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے سے کوئی نماز میں کلام کرے یا یہ سمجھکر کہ نماز تمام ہو گئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرتؐ سے جو کلام کیا وہ یہ سمجھکر کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے صحابہ نے جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہکر دیا۔ انہوں نے پیغمبر کی بات کا جواب دیا جس سے نماز نہیں جاتی)

فَکَانَتْ سُرْعَتِیْ اَنْ اُدْرِکَ الصَّلٰوۃَ مَعَ رَسُوْلِ

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - میں اس کی جلدی کرتا کہ آنحضرتؐ کے ساتھ صبح کی نماز پالوں (مطلب یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک کہ نماز کا وقت قریب آجاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت کی نماز فوت نہ ہو جائے) یہ سحری سنت کے موافق ہے نہ وہ جو ہمارے ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں کہ آدھی رات سے یا دو بجے پر سحری کھا لیتے ہیں یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری کا وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت کے موافق ہے -

کَانَ الْاَذَانُ سُرْعَۃً - جیسے نماز کی تکبیر جلدی ہوتی ہے (ایسا نہ ہو جماعت فوت ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں چھوٹی سورتیں پڑھنا چاہیے - آنحضرتؐ ان میں کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو ان میں تطویل قرأت مستحب رکھی ہے یہ ان کی غفلت ہے احادیث سے

مَسَاعِیْرُ فِی الْحَرْبِ - لڑائی میں جلدی کرنیوالے یہ جمع ہے مِسْعَار کی یعنی بہت جلدی کرنیوالا کاموں میں -

کَانَ عُنُقُہٗ اَسَارِیْعُ الذَّھَبِ - آپ کی گردن کیا تھی گویا سونے کے منکے تھے یہ جمع ہے اُسْرُوْع یا یُسْرُوْع کی یعنی نکھرا اُجلا ہوا -

کَانَ عَلٰی صَدْرِہِ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَیْنُ فَبَالَ فَرَاَیْتُ بَوْلَہٗ اَسَارِیْعَ - آنحضرتؐ کے سینہ مبارک پر امام حسن یا امام حسین تھے انہوں نے پیشاب کر دیا میں نے دیکھا ان کے پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دھار مارتے کبھی ادھر)

فَاَخَذَ بِھِمْ بَیْنَ سُرُوْعَتَیْنِ وَمَالَ بِھِمْ عَنْ سَنَنِ الطَّرِیْقِ - وہ ان کو دو ریت کے ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور سیدھے رستہ سے ایک طرف مڑ گئے ان کو لے کر -

مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ ھَوَاکَ - میں دیکھتی ہوں آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جلد پورا کر دیتا ہے (آپ سے اور پر تخفیف کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ جلد چلنے والا کوئی نہیں دیکھا یعنی آپ جلدی جلدی قدم اٹھاتے تھے لیکن اطمینان اور وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کود کر یا اکڑ کر دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس تھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اسی طرح یہ حدیث کہ جلدی چلنا مومن کی رونق دور کرتا ہے - اس سے یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ چلنا -

یُرَدُّ مُتَسَرِّعُھُمْ عَلٰی قَاعِدِھِمْ - ان کی فوج کی ٹکڑی جو جلدی کر کے آگے بڑھ جاتی ہے (وہ) لوٹ کماتی ہے اس میں پیچھے رہنے والوں کو بھی حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب مار لے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھنے والوں کا بھی حصہ اس میں لگایا جاتا ہے)

وَسُرْعَانَ مَا تَفَرَّقَ بَیْنَنَا وَاِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ - حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد کہا کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہو گئی میں اللہ تعالیٰ سے اپنا شکوہ کرتا ہوں -

سُرْعَانَ بحرکات ثلثہ (سین) اسم فعل ہے بمعنی

سَرِعَ یعنی جلدی کی

سَرَعٌ ۔ انگور کے خوشے اُن کی جڑوں سمیت کھا جانا

سَرْغٌ ۔ ایک گاؤں ہے وادی تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِسَرْغٍ ۔ جب آپ سرغ میں پہنچے (جو مدینہ سے تیرہ منزل ہے)

سَرَفٌ ۔ درخت کے پتے کھا جانا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔

سَرَفٌ ۔ غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا خطا نادانی۔

اِسْرَافٌ ۔ مال لٹانا برے کاموں میں خرچ کرنا

فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ وَلَمْ تُسْرَفْ ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اُس میں کیڑا لگا یہ سُرْفَہ سے نکلا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کر کے اپنا مکان بناتا ہے اُس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اُس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی حصہ بدن سرخ۔

اَصْنَعُ مِنْ سُرْفَةٍ ۔ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے

اَرْضٌ سَرِفَةٌ جس زمین پر کیڑے بہت ہوں

مترجم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ آموں کا ہے اس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچائے عمدہ عمدہ آموں کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھا دیا۔

اِنَّ لِلَّحْمِ سَرَفًا کَسَرَفِ الْخَمْرِ ۔ گوشت کی لت پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اُس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں۔

مُهْجُلٌ سَرِفُ الْفُؤَادِ غفلت شعار آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو

سَرِفُ الْعَقْلِ کم عقل نادان بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیسہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خوار کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اسکا معنی گناہ بہت کرنا۔

اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ ۔ اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرتکب ہو کر۔

اَرَدْتُكُمْ فَسَرِفْتُكُمْ ۔ میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی (تم تک نہ پہنچ سکا)

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ ۔ آنحضرت ص نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم و بیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضا مندی کا ہے اُس میں خرچ نہ کر کے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں، کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اُٹھانا اسراف میں داخل ہے۔

لِلْمُسْرِفِ ثَلٰثُ عَلَامَاتٍ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَشْتَرِيْ مَا لَيْسَ لَهٗ ۔ مسرف (فضول خرچ لوٹیرا) اُس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھانا اُس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے لیکن پلاؤ قورمہ فرنی روز اڑائے) دوسرے جو

پہناوا اُس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو گاڑھی اور ململ پہننے کا ہے لیکن شال دوشالے زربفت کمخواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اُس کو شایاں نہیں وہ خرید لے (خواہ مخواہ بن ضرورت جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے لے یہ نہ سوچے کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يَّكْتُبُ سَرَفَ الْوُضُوْءِ كَمَا يَكْتُبُ عُدْوَانَهٗ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اُس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ بعض علماء نے اِس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور صحابہ کا اُس پر اتفاق ہو مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا۔ حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی اُن کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرتؐ کا وضو میں پاؤں دھونا دیکھا ہوگا اور اُسی کو اختیار کیا۔ جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین بن عربیؒ نے یہ کہا ہے۔ کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور عکرمہ اور چند تابعین سے بھی مسح منقول ہے

لَوْ قُتِلَ فِي الْحُسَيْنِ اَهْلُ الْاَرْضِ مَا كَانَ سَرَفًا۔ اگر امام حسینؓ کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)

لَيْسَ لِاَهْلِ سَرِفَ مُتْعَةٌ۔ جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (جو مکہ سے دس میل ہے) اُن کو تمتع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہیں مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں (یعنی حج میں)

اِسْرَافِيْل۔ وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے

## سَرَقٌ یا سَرِقٌ یا سَرَقَةٌ یا سَرِقَةٌ

تبدیل جانے بہ نیت فاسد یا محفوظ مال کا چپکے سے لے لینا چرانا۔

وَاُرِيْتُكِ يَحْمِلُكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا میں نے دیکھا فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اُٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرتؐ کو حضرت عائشہؓ کی صورت خواب میں دکھائی گئی یہ قصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اُس کے بعد کا)

سَرَقَہ۔ عمدہ ریشمی کپڑا اُس کی جمع سَرَق ہے

اُهْدِيَ اِلَيْهِ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيْرٍ۔ ریشم کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تحفہ بھیجا گیا

رَاَيْتُ كَاَنَّ بِيَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ۔ میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ فَلَا تَشْتَرُوْهُ۔ جب تم ریشم

کپڑوں کو اُدھار بیچو تو پھر نقد قیمت پر اُس سے کم کو اُن کو نہ خریدو (یہ عبداللہ بن عباس نے کہا جب اُن کو خبر پہنچی کہ بعضے لوگ ریشمی کپڑے اُدھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اُس سے کم قیمت دیکر نقد خرید کر لیتے ہیں یہ بیع عینہ ہے جس کو سود خواروں نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علماء نے اُس کو حرام یا مکروہ کہا ہے)

اِنَّ سَائِلًا سَأَلَهُ عَنْ سَرَقِ الْحَرِيرِ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ شُقَقَ الْحَرِيرِ۔ ایک شخص نے اُن سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے شُقَقَ الْحَرِيرِ کیوں نہیں کہا اُس کے بھی وہی معنی ہیں جو سَرَقَ الْحَرِيرِ کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں۔

مَا تَخَافُ عَلَى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ۔ تم اُس کی اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے۔

تَسْتَرِقُ الْجِنُّ السَّمْعَ۔ جن کیا کرتے ہیں چوری سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے آپس میں کرتے ہیں اگر اُن کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)

قَطَعَ فِي السَّرَقِ۔ چوری میں ہاتھ کاٹا۔

اَسْوَءُ السَّرِقَةِ۔ سب سے بدتر چوری نماز میں چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور آہستگی سے ادا نہ کرنا بدتر اِس واسطے ہوئی کہ دنیا کا مال چرانے میں خیر چور کو کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلُ۔ اِس کا بھائی بھی ایک دفعہ پہلے چوری کر چکا ہے۔ (پیغمبر چوری نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی کہ حضرت یوسف ؑ نے لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپا دیا تھا۔ جس کو لوگ پوجا کرتے تھے اُن کا مطلب اُن مشرکوں کو الزام دینا تھا)

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ وَذَكَرَ مِنْهَا السَّرِقَةَ۔ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو اُن میں آپ نے چوری کا بھی ذکر کیا۔

اِذَا سَرَقَ اَحَدٌ شَيْئًا اُسْتُرِقَّ بِهِ۔ بنی اسرائیل میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال کا غلام بنا دیا جاتا کہتے ہیں کہ حضرت یوسف ؑ کی پھوپی نے جو اُن کو بہت چاہتی تھیں اُن کی کمر میں ایک کمر پٹہ چپکے سے باندھ دیا جب حضرت یعقوب ؑ اُن کو لے گئے تو پھوپی آئیں اور کمر بند کی تلاش کی وہ حضرت یوسف کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا اِس نے چوری کی اور حسب قاعدہ مروجہ یوسف کو وہ لے گئیں۔

مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ يُوسُفُ۔ یوسف کے بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسف نے بھی جھوٹ نہیں کہا (انہوں نے کہا تم چور ہو اُن کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چرا کر یوسف کو بیچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ سارق چور اُس کو کہیں گے جو چھپ کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھین لے تو اس کو مختلس اور مستلب اور منتہب کہیں گے۔

يَلْبَسُونَ السَّرَقَ وَالدِّيْبَاجَ ریشمی کپڑا باریک اور موٹا پہنیں گے۔

سُرَاقَہ اِبْنِ مَالِک مشہور صحابی ہیں جنہوں نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت ؐ کا تعاقب کیا تھا۔

اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ۔ چوری سے سنکر کوئی بات

اُرُّ الینا۔

سَرْمٌ۔ ایک کلمہ ہے جس سے کتّے کو ڈانٹتے ہیں۔ کہتے ہیں سَرْمًا سَرْمًا جیسے ہندی میں دُتْ دُتْ کہتے ہیں

سُرْمَان۔ ایک کپڑا ہے اور زنبور

لَا یَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ وَاسِعِ السَّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ۔ اس اُمّت کا کام خراب نہ ہوگا مگر ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کی جائے براز کشادہ اور حلق بڑا ہوگا (یعنے بہت کھانیوالا بہت ہگنے والا ہوگا) (شاید معاویہ مراد ہوں کیونکہ وہ بہت پُرخوار تھے کہتے ہیں سو طرح کے کھانے اُن کے دسترخوان پر رکھے جاتے اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ تو نہیں بھرا لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرت ﷺ نے اُن کی نسبت یہ فرمایا اللہ اُس کا پیٹ نہ بھرے۔ انہوں نے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہزارہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام کردیتے اسلام کا سارا کام انہوں ہی نے خراب کیا۔

سُرْمٌ۔ پائخانہ کا مقام یعنی معائے مستقیم کا کنارہ۔

تَسْرِیْمٌ۔ کاٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَسَرُّمٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔

اِنَّمَا یَفْعَلُ هٰذَا مَنْ اَوْسَعُ سُرْمًا مِّنْكَ یہ کام اُس کا ہے جس کی جائے براز تم سے زیادہ کشادہ ہو۔ (یعنی تم سے زیادہ خرچ کرتا ہو تم سے زیادہ مالدار ہو)

سَرْمَدٌ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لمبا۔ دراز۔

جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدٍ۔ لمبی رات کو سفر کرنے والا۔

سَرْمَدِیٌّ۔ جس کی ابتدا۔ انتہا نہ ہو جیسے پروردگار یعنی ازلی اور ابدی۔

سَرْوٌ یا سَرْیٌ۔ انڈے دینا کھول دینا گرا دینا بامروت ہونا جیسے سَرُوَ اور سَرَا اور سَرِیَ

تَسَرِّیْ۔ بامروت بننا جماع کیلئے لونڈی رکھنا۔

یَرُدُّ مُتَسَرِّیْهِمْ عَلٰی قَاعِدِهِمْ۔ اُن میں جو کوئی سریّہ کے ساتھ جائے وہ بیٹھنے والوں کو لوٹ کا مال لاکر دیتا ہے (یعنی اُن کو بھی تقسیم میں شریک کرلیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب آپ ہی مار لے)

سَرِیَّہ۔ لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک اُس کی جمع سرایا یہ نام اس لئے ہوا کہ اس میں فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے ہیں بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ پوشیدہ [illegible] ہے مضاعف اور یہ معتل ہے۔

لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّةِ۔ وہ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں) کو لڑنے کے لئے بھیجدیتے ہیں) بعضوں نے معنے یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے ہیں۔

فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ سَرِیًّا۔ میں نے اُس کے بعد ایک اور شریف یا سخی بامروت شخص سے نکاح کیا۔

سَرِیٌّ۔ شریف سردار اُس کی جمع سَرَاۃٌ [illegible]

اَلْیَوْمَ تُسَرُّوْنَ (آنحضرت ﷺ نے اُحد کے [illegible]

اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہ شہید ہوئے)

لَمَّا حَضَرَ بَنِیْ شَیْبَانَ وَکَلَّمَ سَرَاتَهُمْ۔ جب آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور اُن کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی نہایہ میں ہے کہ سراة کی جمع پھر سروات آتی ہے۔

قَدِ افْتَرَقَ مَلَاؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ۔ اُن کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور اُن کے شریف اور سردار لوگ مارے گئے

وَکَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ۔ وہ اُن کے شریف لوگوں میں سے تھا۔

وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ۔ اُن کی مائیں جنوں کی شرفا کی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں کی بیٹیاں)

وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ۔ لؤی کی اولاد میں جو شریف اور سردار ہیں اُن پر آسان ہوا (بویرہ کا جلا دینا لؤی آنحضرت ﷺ کے جد اعلیٰ تھے)۔

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ۔ بویرہ میں آگ لگا دینا جو چاروں طرف پھیل ہوئی تھی (اس کا بیان کتاب الباء میں گذر چکا ہے)

فَاِنَّ سَعْدًا لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّةِ وَلَا یَقْسِمُ بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یَعْدِلُ فِی الْقَضِیَّةِ۔ (جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سچی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی وقاص فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدلے اور نامردے ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل نہیں کرتے (اس طرح ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی انہوں نے اُس کے جواب میں تین بددعائیں اُس کو دیں جو قبول ہوئیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا سعد مستجاب الدعوۃ ہیں)

یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاهُ۔ شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ کرتا ہے۔

اَرَی السَّرْوَ فِیْکُمْ مُتَرَبِّعًا۔ میں دیکھتا ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (چار زانو بیٹھی ہے)

لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَیَاْتِیَنَّ الرَّاعِیَ بِسَرْوِ حِمْیَرَ حَقُّهٗ لَمْ یَعْرَقْ جَبِیْنُهٗ فِیْهِ۔ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا حمیر قبیلے کے محلے میں جا کر اپنا حق لے لیگا (اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہیں آنے کا

سرو۔ اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں ہو اور وادی سے بلند ہو۔

سرو حمیر قبیلہ کے محلہ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حمیر قبیلہ کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں اُن کو میں ایسا نرم کر دوں گا کہ ایک چرواہا اپنا حق اُن سے بے تکلف لے لیگا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور بارعب اور جفاکش اور عادل اور انصاف پرور سردار کہاں پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار حضرت عمرؓ کا سا عنایت فرما جو ظالموں اور پاجیوں کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے

مترجم :- کہتا ہے مکاڈو شاہ جاپان نے پچاس سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپ والوں کے ہمسر کر دیا اور روس میں ایسی قوی اور زور دار

سلطنت پر فتح پائی یہ خبر سنکر ایک عرب صاحب نے
یوں دعا کی اللھم اجعل لنا ملکا مثل مکاذ و مجھ کو
ہنسی آگئی۔

فَصَعِدُوا سَرْوًا۔ پہاڑ کے ایک اوتار پر چڑھے
(یعنی نشیبی حصہ پر)

لَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِسَرَوَاتِ حِمْيَرَ۔ ایک
چرواہا حمیر قبیلے کے بڑے رستوں میں جائیگا۔

سَرَوَات۔ جمع ہے سَرَاة کی

سَرَاةُ الطَّرِيْقِ۔ بڑا رستہ اور اُس کا درمیانی حصہ

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ سَرَوَاتُ الطُّرُقِ۔ عورتوں کو
بیچ سڑک میں رستوں کے درمیانی حصوں میں نہ
چلنا چاہیئے (بلکہ رستہ کے ایک کنارے پر تاکہ
مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)

فَمَسَحَ سَرَاةَ الْبَعِيْرِ وَذِفْرَاهُ۔ اونٹ
کی پشت پر (درمیانی حصہ پر بدن کے) ہاتھ
پھیرا اور اس کے دونوں کانوں پر)

كَانَ إِذَا الْتَاثَتْ رَاحِلَةُ أَحَدِنَا طَعَنَ
بِالسَّرْوَةِ فِيْ ضَبْعِهَا۔ جب ہم میں سے کسی
کا اونٹ چلنے میں دیر کرتا تو ایک چھوٹی انی (پیکان)
اُس کے بازو پر کونچتا (تاکہ جلد چلے)

إِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ مَرَّ بِهٖ فَأَشَارَ
إِلٰى قَدَمِهٖ فَأَصَابَتْهُ سَرْوَةٌ فَجَعَلَ يَضْرِبُ
سَاقَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔ ولید بن مغیرہ آنحضرتؐ
کے سامنے سے گذرا آپ نے اُس کے پاؤں
کی طرف اشارہ کیا اُس کے پاؤں میں تیر کی انی
(نوک) لگی وہ اپنی پنڈلی پر مارتے مارتے مر گیا

اَلْحَسَاءُ يَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ۔ ہریرہ بیمار
کے دل کو تسکین دیتا ہے (اُس کا رنج اور غم
دور کرتا ہے)

فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ (جب ابر آتا
تو آنحضرتؐ گھبراتے آپ کو ڈر ہوتا کہیں اُس میں
عذاب نہ ہو) پھر جب برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ
جاتی رہتی۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَوْتُ الثَّوْبَ اور سَرَيْتُهٗ میں نے کپڑا
کھولا کپڑا اٹھایا

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْأَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِيْ
خَمَّ الْعَيْنِ وَسَرْوَ الشُّرُبِ۔ زمین کا مالک
کاشتکار سے یہ شرط کر سکتا ہے کہ پانی کا چشمہ اور
سینچنے کی نالیاں صاف کرتا رہے (اُن میں کوڑا
کچرا بھر کر بند نہ ہو جائیں)

مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ۔ جابر تو رات کے وقت
چلتا ہوا کیسے آیا (تیرا کیا مطلب ہے)

مَا أَسْرَيْنَا۔ ہم نے رات کو نہیں چلایا یا اِسْرَاء
سے ہے بمعنی رات کو لے جانا رات کو چلانا۔

سَرٰى يَسْرِيْ سُرًى سَرْيَةً سُرْيَةً سِرَايَةً
سَرَيَانًا مَسْرًى۔ رات کو چلنا یا اکثر حصہ
میں رات کے چلنا اثر کرنا سرایت کرنا۔

سُرِيَ عَنْهُ۔ اُس کا غصہ جاتا رہا یا رنج یا جو
حالت اُس پر طاری تھی مثلاً بیہوشی وغیرہ اُس سے
افاقہ ہوا

سَرَّيْتُ عَنْ قَلْبِهٖ۔ میں نے اُس کے دل کا
رنج دور کیا۔

قُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ۔ قریش کے
لوگ پوچھتے ہیں میں کہاں جاؤں گا

ثُمَّ تَبْرُزُوْنَ صَبِيْحَةَ سَارِيَةٍ۔ پھر
جس رات کو پانی برسے گا اُس کی صبح کو تم نمود ہو
گے (ظاہر ہو گے)

سَارِيَة۔ وہ ابر جو رات کو برستا ہے۔ گویا

۵۔ یعنی جس نے ساقات کی ہو زمین پیدا دار کے ایک حصہ پر یعنی بٹائی پر ل ہو ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

رات کا مسافر ہے۔
تَنفِی الرِّیَاحُ الْقَذَی عَنْهُ وَأَفْرَطَهُ
مِنْ صَوْبِ سَارِیَةٍ بِیْضٍ یَعَالِیلُ
ہوائیں اُس پر سے کوڑا کچرا صاف کر دیتی ہیں اور رات کو برسنے والے ابر اور سفید تہ بر تہ بادلوں کے جھاؤنے اُس کو بھر دیا۔

نُهِیَ اَنْ یُّصَلّٰی بَیْنَ السَّوَارِیْ۔ جماعت میں ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنے سے آپ ؐ نے منع فرمایا (کیونکہ ستونوں کے درمیان صف جُڑ نہیں سکتی)

صَلّٰی بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ اللَّتَیْنِ عَنْ یَّسَارِہٖ آنحضرت ؐ نے کعبہ کے اندر اُن دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی جو اندر جانے والے کے بائیں ہاتھ کی طرف رہتے ہیں

اِبْتَدَرُوا السَّوَارِیَ۔ ستونوں کی طرف لپکے

یُکْرَہُ لِلرَّجُلِ السَّرِیِّ اَنْ یَّحْمِلَ الشَّیْءَ الدَّنِیَّ۔ شریف آدمی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ حقیر چیز اُٹھائے۔

مَثَلُ الصَّلٰوۃِ فِیْکُمْ کَمَثَلِ السَّرِیِّ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَخْرُجُ اِلَیْهِ الْیَوْمَ وَاللَّیْلَةَ یَغْتَسِلُ مِنْهُ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ نماز کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر دن، رات، پانچ بار اُس میں غسل کرے (اُس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہنے کا اسی طرح پنج وقتہ نماز پڑھنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُیُوْشَ الْمُسْلِمِیْنَ وَسَرَایَاهُمْ وَمُرَابِطِیْهِمْ۔ یا اللہ مسلمانوں کے لشکروں کی مدد کر اور اُن کے ٹکڑیوں کی (جو آگے بڑھ کر جاتی ہیں) اور مورچہ پر جمنے والوں کی (جو دشمن کو تاکتے رہتے ہیں)

سَرَی الْجُرْحُ اِلَی النَّفْسِ۔ زخم جان تک سرایت کر گیا (یعنی مار ڈالا)

**سَرْوَلَةٌ۔ پائجامہ پہننا یا پہنانا**

تَسَرْوُلٌ۔ پائجامہ پہننا۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ السَّرَاوِیْلَ آنحضرت ؐ نے پائجامہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک پاجامہ چار درم کو خریدا)

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسَرْوِلَاتِ۔ اللہ تعالیٰ اُن عورتوں پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہیں (پاجامہ میں بہ نسبت ساڑی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا ہے گو ساڑی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے۔

حَمَامَةٌ مُسَرْوَلَةٌ۔ پاموز کبوتر (جس کے پاؤں پر پر ہوتے ہیں)

فَرَسٌ مُسَرْوَلٌ۔ وہ گھوڑا جس کی سفیدی بازو اور رانوں سے بڑھ گئی ہو۔

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الطَّاءِ

**سَطْحٌ**۔ بچھانا۔ پھیلانا، گرا دینا، لٹا دینا، برابر کرنا، بچہ کو ماں کے ساتھ چھوڑ دینا۔

تَسَطُّحٌ۔ برابر ہو جانا، چت لیٹ جانا

فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِمِسْطَحٍ۔ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا

فَاِذَا هُمَا بِامْرَاَةٍ بَیْنَ سَطِیْحَتَیْنِ۔ یکا یک ہی ایک عورت دکھلائی دی دو پکھالوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔

لَحِقَنِیْ عَامِرٌ بِالسَّطِیْحَةِ۔ عامر ایک

مشک لیکر میرے پاس پہنچا۔
اَلصَّلوٰۃُ فِی السُّطُوحِ۔ چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)
اَطْعِمِیْھِمْ وَاَنَا اَسْطَحُ لَکَ۔ تو ان کو (یعنی بچوں کو) کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)
سَطِیْحٌ۔ ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اُس کے بدن میں سر کے سوا کوئی ہڈی نہ تھی لوگ اُس کو لپیٹ کر ادنٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اُس کی عمر ہوئی۔
مِسْطَحُ بن اثاثہ ابوبکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہ رضؓ پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر اُن کو بھی حد قذف لگائی گئی۔
سَطَحْتُ الْقَبْرَ۔ میں نے قبر کو برابر کر دیا۔

**سَطْرٌ**۔ لکھنا، گرا دینا، کاٹنا۔
لَسْتَ عَلَیْہِمْ بِمُسَیْطِرٍ۔ تو ان پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)
اِنَّکَ وَاللہِ مَا تُسَطِّرُ عَلَیَّ بِشَیْءٍ (اشعث نے امام حسن بصریؒ سے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انھوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا۔ یہ سَطَّرَ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے فلاں شخص پر جھوٹی ملمع دار باتیں بنائیں۔
اَسَاطِیْر اور سُطُوْرٌ مزخرف اور واہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا لکھی ہے۔
کَانَ الْبَیْتُ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ سَطْرَیْنِ۔ خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون) ایک روایت میں شَطْرَیْنِ ہے یعنی دو حصوں میں۔ قاضی نے کہا یہ وہم ہے۔

مِسْطَرٌ۔ عرف میں سطروں کا کاغذ۔

**سَطْعٌ یا سَطِیْعٌ**۔ اونچا ہونا، پھیلنا، تالی بجانا، چونا اوڑ کر آنا۔
سَطَعٌ۔ گردن لمبی ہونا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ آواز
سَطِیْعٌ لمبا۔
مِسْطَعٌ۔ فصیح
فِیْ عُنُقِہٖ سَطَعٌ۔ اُس کی گردن لمبی ہے
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَھِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ۔ کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پون جو پہلی مرتبہ پھوٹتی ہے اور پر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کاذب سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمود ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو)
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مَا دَامَ الضَّوْءُ سَاطِعًا۔ جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیے کی دم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے پہاڑ کی طرف)
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ۔ جب صبح کی مشہور روشنی (پون پھوٹے)
بُرْھَانٌ سَاطِعٌ۔ چمکتی روشن دلیل۔
اَلنُّوْرُ السَّاطِعُ۔ بلند روشنی۔

**سَطْمٌ**۔ بند کرنا مونچنا جیسے رَدْمٌ اور سَدْمٌ ہے
مَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اُقْطِعُ لَہٗ سِطَامًا مِّنَ النَّارِ۔ جس شخص کو اُس کے بھائی کا کوئی حق میں دلا دوں (یعنی میں بچا حکم کر دوں اور مقدمہ جیسے عدالت میں ... جھوٹا شخص بھی چرب زبانی اور دلیل کر کے جیت جاتا ہے) تو وہ اس کو نہ لے یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے ...



 

وجہ سے اُس کو اپنے بھائی کا حق دبا لینا درست ہوگیا (کیونکہ میں اُس کو آگ جلنے اور سلگنے کا چنا دلاتا ہوں (قیامت کے دن وہ اُس سے اپنے اوپر آگ روشن کرے گا) دوزخ میں جلے گا معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ دیتا آپ غیب سے ناواقف رہتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کے فیصلے سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قاضی کی قضا ظاہراً اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے جب آنحضرتؐ کے قضا اور فیصلے سے حرام چیز حلال نہ ہوئی تو اور کسی قاضی جج پیور کی کیا حقیقت ہے؟

سِطَامٌ اور سَطْمٌ تلوار کی دھار کو بھی کہتے ہیں
اَلْعَرَبُ سِطَامُ النَّاسِ عرب لوگ آدمیوں کے تلوار کے دھار ہیں (یعنی تیزی اور حدت اور شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب قوموں سے بڑھ کر ہیں)

سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ۔ اُن کی بوئیں ناک میں اُڑ کر۔

سِطَةٌ۔ اصل میں وُسْطٌ تھا جیسے عِدَةٌ اصل میں وَعْدٌ تھا اس کا اصلی مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظی مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ اِمْرَأَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ۔ ایک عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی

كَانَ لَهٗ مِنَ السِّطَةِ فِي الْعَشِيْرَةِ۔ حضرت علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار والے تھے (باوقار اور باتمکین صاحب عزت اور شرافت اور عظمت)

طن۔ خبیث جیسے شاطن ہے یا اُسْطُوَانَۃٌ ستون

جانور کا پاؤں عضو تناسل، اَسَاطِيْنُ سردار اور عمائد جیسے سَلَاطِيْنُ بادشاہ جَبَلٌ اُسْطُوَانٌ۔ اونچا پہاڑ۔

سَطْوٌ اور سَطْوَةٌ حملہ کرنا کودنا سخت پکڑنا بہت ہونا جھگڑنا نطفہ پیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔

مُسَاطَاةٌ۔ سختی کرنا۔

مِسَاطِيْءُ۔ وہ گھوڑا جو الف ہو۔

لَا بَأْسَ اَنْ يَّسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ اِذَا لَمْ تُوْجَدْ اِمْرَأَةٌ تُعَالِجُهَا وَخِيْفَ عَلَيْهَا (امام حسن بصریؒ نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (لیڈی ڈاکٹر) نہ ہو جو اُس کا معالجہ کرے اور عورت کی جان کا ڈر ہو (تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو غیر عورت کا دیکھنا یا اُس کا بدن چھونا درست ہے افسوس صدہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے سے اُن کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا زیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں کی قسمتی پارسیوں اور ہندؤں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں کثرت سے ہیں تو مسلمانوں میں یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول اور اُن کی عورات کو علوم اور فنون حاصل کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے محتاج نہ رہیں)

سَطَا عَلَيْهِ۔ اُس پر زور سے غالب ہوا، قہر کیا۔

اَمَا لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَّتَحَدَّثُ بِهَا اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (قریش کے لوگو دیکھو سمجھ رکھو یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا (زور سے تم پر حکومت کرے گا جس کا پورب اور پچھم والے تذکرہ کرتے رہیں گے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّیْلِ۔ اللہ کی پناہ رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں اُن سے)

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْعَیْنِ

سُعُدٌ یا سُعُوْدٌ مبارک ہونا راس ہونا

سَعَادَۃٌ۔ نیک بخت ہونا اُس کی ضد شَقَاوَۃٌ ہے

مُسَاعَدَۃٌ موافقت کرنا، مدد کرنا جیسے اِسْعَادٌ ہے

لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ۔ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت لَا اِسْعَادَ وَلَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَامِ اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اُس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہوجاتی تو یہ اُس کی مدد کرتی) اور نہ جانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر اونٹوں کو نحر کرتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اُس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لیجا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالاتفاق وہ جانور مُردار اور حرام ہے

قَالَتْ لَہٗ اُمُّ عَطِیَّۃَ اِنَّ فُلَانًا اَسْعَدَتْنِیْ فَاُرِیْدُ اَنْ اُسْعِدَھَا فَمَا قَالَ لَھَا شَیْئًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاذْھَبِیْ فَاَسْعِدِیْھَا ثُمَّ بَایِعِیْنِیْ۔ (اُمّ عطیہ آنحضرتؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مردوں پر نوحہ نہ کریں) اُمّ عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اُس کی مدد کردوں (تو اُس کا حق اتر جائے) یہ سنکر آنحضرتؐ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اُس کی مدد کرکے پھر آ اور مجھ سے بیعت کر (کیونکہ بیعت کرکے پھر شرائط بیعت کو توڑنا بہت نازیبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرتؐ نے اُمّ عطیہ کو اُس کی اجازت کیونکر دی اُس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا اُمّ عطیہ کے لئے اور شارعؑ کو اختیار ہے کہ جس شخص کو چاہے اُس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کردے بعضوں نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دیدی کہ اُس میں مصلحت تھی یعنی اُمّ عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعضوں نے کہا یہ نوحہ شاید اُس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے)

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی ٹھہری اور چونکہ عورتیں ناسمجھ ہوتی ہیں آنحضرتؐ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید اُمّ عطیہ ناراض ہوکر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دیدی اُس کے دل کی خوشی بھی ہوگئی اور آئندہ کے لئے توبہ بھی اُس

نے کرلی واللہ اعلم)۔

سَاعِدُ اللّٰہِ اَشَدُّ وَمُوسَاہُ اَحَدُّ۔ اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اُس کا استرہ خوب تیز ہے اگر اُس کو جانور کا کان چیرنا پسند ہوتا تو اُسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اُس کو کیا مشکل تھا۔

کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَی السَّوَاقِیْ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فِیْہَا فَنَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ۔ ہم کیا کرتے تھے زمین کو اُس پیداوار پر کرایہ پر دیتے جو نالیوں پر ہو اور جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو (بغیر ڈول سے سینچے ہوئے) تو آنحضرتؐ نے ہم کو اس سے منع کیا کیونکہ اس میں جھگڑے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کرایہ لینے والی کی محنت بیکار جائے گی۔

کُنَّا نُزَارِعُ عَلَی السَّعِیْدِ۔ ہم اُس پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو۔

اُنْجُ سَعْدُ فَقَدْ قُتِلَ سَعِیْدٌ (زجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی بچ جا سعید تو مارا گیا۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اُس کی اصل یوں ہے کہ ضبّہ نامی ایک شخص تھا اُس کے دو بیٹے تھے سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مرگیا یا مارا گیا۔ اب ضبّہ کا یہ حال ہوا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا اسعد ہے یا سعید پھر یہ مثل ہوگئی اُس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پوچھتے ہیں ایک اچھی ایک بری (یعنی اچھی خبر ہے یا بُری)۔

یُھْتَزُّ کَاَنَّہٗ سَعْدَانَۃٌ۔ وہ دوزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اُس کے کھانے سے خوب موٹا تازہ ہوتا ہے)

مَرْعًی وَلَا کَالسَّعْدَانِ۔ چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سا نہیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)

وَحَسَکَۃٌ لَھَا شَوْکَۃٌ تَکُوْنُ بِنَجْدٍ یُقَالُ لَھَا السَّعْدَانُ۔ پل صراط پر ایک گوکھرو ہوگا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا۔ میری شفاعت کے لئے نصیبہ والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں لا الٰہ الا اللہ خلوص سے کہا ہوگا (یعنی موحّد ہوگا گو کیسا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اُس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنے دل سے یقین کرکے خالص خدا کی رضامندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروّت سے یا خالص توحید ہو اُس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں لیکن پھر اُس کے ساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہوگی)

اُمِرَ لِسَعْدَیْنِ یَوْمَ خَیْبَرَ۔ آپؐ نے خیبر کے دن دونوں سعدوں کو بلایا (سعد بن معاذ اوسی اور سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اوسی تو جنگ خیبر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)

مَا زِلْتُ اُقْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰی سَعِدَتْ میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میرے بانہہ میں درد ہوگیا۔

اِتَّخِذُوا السُّعْدَ لِاَسْنَانِکُمْ فَاِنَّہٗ یُطَیِّبُ الْفَمَ۔ سعد کوفی (ناگرموتھا) تم اپنے دانتوں کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اس سے منہ خوشبودار ہوتا ہے۔

مَنِ اسْتَنْجٰی بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ۔ جو شخص سُعد سے استنجا کرے پاخانہ کے بعد (یعنی سُعد کے پانی سے) اس کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور بواسیر کے ریاح سے امن ہوگا

اَسْعُدٌ۔ آنحضرتؐ کا خود تھا

فَاَصَرَّہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ اس کو اپنی بانہہ پر پہنا۔

سَاعِدُ الطَّائِرِ۔ پرندے کا پنکھ

بُنِیَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِالسَّعِیْدَۃِ وَالشَّمِیْطِ آنحضرتؐ کی مسجد ڈیڑھ اینٹ اور ایک اینٹ سے بنائی گئی

سُعَیْدِیَّۃٌ۔ ایک قسم کی دھاری دار چادریں جو سعید بن عاص کی طرف منسوب ہیں۔

سَعْرٌ۔ سلگانا، پھیلانا، دوڑانا۔ جلانا، بھرنا۔

سَاعُوْرٌ۔ تنور

سُعْرَۃٌ۔ کھانسی

ابتدا۔ شروع

سَعِیْرٌ۔ آگ یا آگ کی لپٹ

سُعُرٌ۔ عذاب تکلیف

وَیْلُ اُمِّہٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ کَانَ لَہٗ اَصْحَابٌ اس کی ماں کی خرابی (مادربخطا) یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے۔

سَعَّرْتُ النَّارَ یا سَعَرْتُ میں نے آگ سلگائی۔

مِسْعَرٌ۔ وہ لوہا جس سے آگ کو ہلا کر روشن کرتے ہیں

وَاَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ ھَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ مَسَاعِیْرُ غَیْرُ عُزْلٍ۔ ہمدان کی شاخ کے لوگ تو شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے ہتھیار بند۔

وَلَا یَنَامُ النَّاسُ مِنْ سُعَارِہٖ۔ لوگ اس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے اصل میں سُعار آگ کی گرمی کو کہتے ہیں۔

اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلَ الشَّامَ وَھُوَ یَسْتَعِرُ طَاعُوْنًا حضرت عمرؓ نے شام کے ملک میں اس وقت جانا چاہا جب طاعون کی آگ وہاں بھڑک رہی تھی۔ (طاعون کی بہت شدت تھی جس کو انگریزی میں بوبانک فیور اور پلیگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں پھیلی ہے اب تک بالکل رفع نہیں ہوئی)

اِضْرِبُوْا ھَبْرًا وَارْمُوْا سَعْرًا کاٹنے کی مار لگاؤ اور جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام کرو)

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَیْتِ اَسْعَرَنَا قَفْزًا آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو کود کر تھکا مارتا اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اس کے پکڑنے کو (اور جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی جانور بھی آپ کا ادب کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا۔

قَالُوْا سَعِّرْ لَنَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے (غلہ گرانہ وغیرہ کا تاکہ بنئے بقال اُس سے کم نہ بیچیں) آپؐ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے ارزانی اور گرانی اُس کے اختیار میں ہے۔ اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے)۔

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِيْرِ۔ آپؐ نے نرخ مقرر کرنے سے منع فرمایا (سبحان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے بعضے بیوقوف اگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم یا ہمدردی کر کے تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرا دیتے اُس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر لوگ مال لانا چھوڑ دیتے اور ہاں کا منگوانا بھی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے اب کھانے کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)۔

نَاقَةٌ مَسْعُوْرَةٌ۔ دیوانی سانڈنی۔

سِعْرٌ۔ نرخ

اَسْعَارٌ اُس کی جمع ہے جَبَلُ سَاعِيْرَ۔ وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی۔

سَعِيْرٌ۔ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔

سَعْسَعَةٌ۔ بکریوں کو سع سع کہہ کے بلانا، بڑھاپے سے گوشت کا تھل تھل کرنا، بوڑھا ہونا۔

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَسَعْسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهُ۔ مہینا بڑھا ہو گیا یعنی ختم ہونے اور گذر جانے کے قریب آ گیا اب جتنا باقی ہے اُسی میں ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں تَشَعْشَعَ ہے شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَعْطٌ۔ ناک میں ڈالنا جیسے اِسْعَاطٌ ہے ناک پر مارنا۔

اِسْتِعَاطٌ۔ ناک میں ڈلوانا۔

اِنَّهُ شَرِبَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطَ۔ آنحضرتؐ نے دوا پی اور ناک میں ڈلوائی۔

سَعُوْطٌ۔ وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے

اِحْتَجَمَ وَاسْتَعَطَ۔ پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا ڈالی۔

لَا يَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَتَسَعَّطَ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)۔

يُكْرَهُ السَّعُوْطُ لِلصَّائِمِ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا مکروہ ہے۔

سَعْفٌ۔ مطلب پورا کرنا جیسے اِسْعَافٌ ہے

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ يُسْعِفُنِيْ مَا اَسْعَفَهَا۔ فاطمہؑ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو پہنچے وہ مجھ کو پہنچتا ہے (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھ کو خوش کیا اُن کو ستایا تو مجھ کو ستایا)

رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ بِهَا سَعْفَةٌ۔ آنحضرتؐ نے بی بی اُم سلمہ رض کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اُس کے سر میں بالخورہ تھا۔

سَعْفَةٌ۔ وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں اُس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سُفْعَةٌ ہے۔ اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ۔ اگر وہ ہم کو مارتے مارتے ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہٹا دیں (ہجر ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینے سے بہت دور ہے اور سَعْفَہ کھجور کی شاخ بعضوں نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ تازی

شاخ کو شطبہ کہتے ہیں)
کَرَبُهَا ذَهَبٌ وَّسَعَفُهَا كِسْوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ
بہشت میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اس کی
شاخیں (جس میں پتے ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک
ہیں)۔
يَتَّبِعُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ۔ ان کو لے کر
پہاڑوں کے درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا
(یعنی آبادی سے دور جنگلوں میں) ایک روایت
میں سُعُفَ الْجِبَالِ ہے بہ سکون عین مگر
لغت کی رو سے اس کے معنی کچھ یہاں نہیں
بن سکتے دوسری روایت میں شُعَفَ الْجِبَالِ
ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہی صحیح ہے۔
لَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَلٰكِنِ السَّعَالِيْ۔ تیرہ
تیزی اور غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر
کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے بعضی عورتوں
کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا
جیسے عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان
ہے جو مسافر کو رستہ بھلا دیتا ہے رات کو چراغ
کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ تو
کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل
خیالات ہیں) (البتہ جنوں میں بعضے جادوگر ہوتے
ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں وہ نظربندی
کرتے ہیں اور خیالی اور وہمی صورتیں دکھلاتے
ہیں زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ
زمین میں بعضے مقاموں میں فاسفورس مادہ زیادہ
ہوتا ہے اس کا قاعدہ ہے کہ رات کو وہ چمکتا
ہے قدیم زمانہ کے لوگ اس کو غول سمجھتے اکثر
قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادہ زیادہ ہوتا
ہے اور رات کو قبرستانوں میں روشنی معلوم
ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)
اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ۔ آپ کو کھانسی آگئی رونے
کی وجہ سے۔
سِعْلَاةٌ اور سِعْلَاءٌ خبیث جن سہیل نے کہا
سِعْلَاةٌ وہ آسیب جو دن کو دکھلائی دیتا ہے اور غول
وہ جو رات کو دکھلائی دیتا ہے اس کی جمع سَعَالِیْ ہے
جیسے اوپر مذکور ہوا بعضوں نے کہا سِعْلَاةٌ اور
سِعْلٰی اور سِعْلَاءٌ بھوتنی یعنی جن کا مادہ
سَعْمٌ۔ جلدی چلنا
سَیْلٌ مِّسْعَامٌ یا مُسْعَامٌ۔ جلدی بہنے والا
بہیا
سَعْنٌ۔ چربی، خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو
فَجُعِلَ فِیْ سُعْنٍ۔ وہ ایک مشک یا چھاگل
میں ڈالا گیا بعضوں نے کہا سُعْنٌ جمع ہے سُعْنَةٌ
کی یعنی مشک یا چھاگل جو کھونٹی یا ڈال پر لٹکائی جاتی
ہے محیط میں ہے کہ سُعْنٌ وہ مشک جس کو بیچ میں
سے کاٹ لیں اس میں نبیذ بھگوتے ہیں وہ ڈول کی
طرح ہو جاتی ہے اس کی جمع سِعَنَةٌ ہے
سَعْنَةٌ مبارک میمون یا نامبارک منحوس
مَا لَهٗ سَعْنَةٌ وَّلَا مَعْنَةٌ۔ اس کے پاس کچھ نہیں
ہے (محض قلاش ہے)
اِشْتَرَیْتُ سُعْنًا مُّطْبِقًا۔ میں نے ایک بڑا
قدح (شاہ کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا
وَلَا یَخْرُجُوْا سَعَانِیْنَ۔ سعانین کی عید نہ کریں
(یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو عید فصح سے ایک
ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شَعَانِیْنَ ہے شین
معجمہ سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شیعنا سے اوش
ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔
سَعْوٌ یا سِعْوٌ رات کا ایک ٹکڑا۔

سَعْوَۃٌ ۔ شمع

سَعْیٌ ۔ قصد کرنا، عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوٰۃ وصول کرنا، کوشش کرنا، کمانا۔

سِعَایَۃٌ ۔ چغل خوری۔

لَا مُسَاعَاۃَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنْ سَاعٰی فِی الْجَاهِلِیَّۃِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِہٖ ۔ اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں ہے۔ (یعنی لونڈیوں سے کسب کرانا اُن سے خرچی کموانا) اور جس نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لونڈی سے زنا کی اُس سے اولاد ہوئی) تو وہ اپنے وارثوں سے مل جائے گا اُس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اُس لونڈی پر یا لونڈی کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْاَمَۃُ ۔ یعنی لونڈی نے حرامکاری کی

سَاعَاهَا فُلَانٌ ۔ فلاں شخص نے اُس سے زنا کی۔

اِنَّہٗ اُتِیَ فِیْ نِسَاءٍ اَوْ اِمَاءٍ سَاعَیْنَ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ فَاَمَرَ بِاَوْلَادِهِنَّ اَنْ یُّقَوَّمُوْا عَلٰی اٰبَائِهِمْ وَلَا یُسْتَرَقُّوْا ۔ حضرت عمرؓ کے پاس چند لونڈیوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرامکاری کرکے) آپ نے اُن کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ اُن کی قیمت لگا کر اُن کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور اُن کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد رہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے ہے) لیکن اکثر صحابہ نے اُس کے خلاف کہا ہے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں بربنائے زنا کسی بچہ کا دعویٰ کیا جائے تو وہ دعویٰ باطل ہے اور بچہ اُس کا رہے گا جس کی لونڈی تھی (اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے)

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ۔ اور اسی لئے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابوسفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابوسفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کی تھی اور زیاد اُس کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولد الزنا تھا اور اُس کے بیٹے عبید اللہ نے اپنے باپ کو ولد الزنا ہونے کو ثابت کر دیا۔

نہایہ میں ہے کہ اگر وطی جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعویٰ اسلام کے زمانہ میں تو اس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر وطی اور دعویٰ دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعویٰ بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا۔ اور زانی کو زنا کی سزا دی جائے گی۔

اِنَّ وَائِلًا یُسْتَسْعٰی وَیُتَرَفَّلُ عَلَی الْاَقْوَالِ ۔ وائل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے۔

سَاعِیْ ۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار۔

وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا ۔ جوان اونٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اُس کی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہوگا یا کوئی اُس پر سوار ہوکر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ اُن کو روپیہ کمانے کی ضرورت نہ ہوگی)

اِذَا اُعْتِقَ بَعْضُ الْعَبْدِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ ۔ جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اُس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی قیمت اُس میں کر ادا کر سکے) تو اُس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائی میں محسوب ہوتی

ر ہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اُس کو تکلیف نہ دی گئی
لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ ۔ اُن کا رئیس (یعنی سردار
جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اُس کو پھیر دے گا۔
(جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متوّلی ہو اُس کو ساعی
کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے
میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دین
یعنی اسلام اُس کو سچائی اور امانتداری پر مجبور
کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی
تو جو اُس کا رئیس اور سردار ہوگا وہ اُس کو تنبیہ
کرے گا اور اُس سے حق دلائے گا)
فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ۔ دیکھو نماز کے
لئے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال
سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ
مل جائے وہ اُس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ
جائے اُس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا
کر لو اور قرآن شریف میں جو ہے۔ فَاسْعَوْا إِلَى
ذِكْرِ اللهِ ۔ اُس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی
طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ۔ اللہ
کی یاد سے مراد خطبہ کا سُننا ہے۔
مَنْ سَاعَاهَا فَاتَتْهُ ۔ (دنیا کا عجب حال ہے
جو کوئی اُس کے لئے کوشش کرتا ہے رات دن
دنیا ہی کی دھن میں لگا رہتا ہے اُس کو نہیں ملتی)
اور جو کوئی اُس سے بے پرواہی کرتا ہے اُس
کے پاس ہاتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے۔
مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علی مرتضیٰ کا قول
ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا
ہے میں نے کبھی دنیا کے لئے ویسی پیروی اور
کوشش نہیں کی جیسے دنیادار کیا کرتے ہیں کہ
رات دن اُس کی فکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی موقعوں

پر میں نے ایسی بے پروائی کی کہ دنیاداروں نے
اُس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم
نہیں لیتے دوسرے لوگ تو اُس کے لئے زمین آسمان
کے قلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی قدرت دیکھئے
کہ جوں جوں میں نے بے پرواہی کی وہ دنیا
میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے
پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہو گئے اور
اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے
ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ
کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے تم اسباب
میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسا کروں
وَالنَّاسُ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ السَّاعِي
لِغَيْرِهِ بِشِدَّةٍ ۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی
بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے اور
اُس کو ایذا پہونچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرامزادہ
اَلسَّاعِي مُثَلِّثٌ ۔ جو تحصیلدار ظالم اور چور اور
خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت
کو دوسرے بادشاہ کو تیسرے خود اپنے کو رعیت
کی تباہی تو ظاہر ہے بادشاہ کو اس لئے کہ اُس
نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا
ایمان عاملوں اور اہلکاروں کا وبال سارا اُس
وقت پر پڑتا ہے اُس سے قیامت کے دن
مواخذہ ہوگا خود اُس کی تباہی یہ بھی ظاہر ہے
ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہوگا
و خوار ہوگا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہے
يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ ۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی امان
دے سکتا ہے (اُس کی پناہ کو صحیح ایں کے
اُس کا توڑنا درست نہیں)
لَيْسَ السَّعْيُ بَيْنَهُمَا بِسُنَّةٍ ۔ صفا اور مروہ

کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب
ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے
چلنا چاہیے)
اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ۔ بیواؤں کے لئے کوشش
کرنے والا (اُن کی پرورش کے لئے)
فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ۔ حضرت علی رضؓ
تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے
للہ تحصیلداری کی خدمت ادا کی ہوگی۔ کیونکہ
بنی ہاشم کو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست
نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے (یعنی
گورنری کی خدمت)
نُھِیَ عَنِ السَّعْیِ (جب جماعت کھڑی ہو) تو آپؐ
نے اُس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا کیونکہ
دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن
کی قرات اور اذکار اچھی طرح ادا نہ ہوسکیں)
سَعٰی بِہٖ اِلَی الْوَالِیْ۔ حاکم سے اُس کی چغلی کھائے
سُعَاۃُ الصَّدَقَاتِ۔ زکوٰۃ کے تحصیل کرنیوالے۔
رُبَّ سَاعٍ لِّقَاعِدٍ۔ بعضے آدمی کو بیٹھے بیٹھے
وہ بات حاصل ہوتی ہے جو پیروی کرنے والے کو۔

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْغَیْنِ

سَغَبٌ یا سُغُوْبٌ یا سَغَبٌ یا سَغَابَۃٌ یا مَسْغَبَۃٌ
بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ۔
اِسْغَابٌ۔ بھوکا ہونا۔
سَغْبٌ۔ پیاس۔
مُسْغَبٌ اور مُسْغَّبٌ۔ جائز اور سزاوار شایاں
مَا اَطْعَمْتَہٗ اِذَا کَانَ سَاغِبًا۔ جب وہ بھوکا
تھا تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا۔
اِنَّہٗ قَدِمَ خَیْبَرَ بِاَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُسْغِبُوْنَ
آنحضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ خیبر میں جب
آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپؐ کے اصحاب اُن
کو کھانے کی احتیاج تھی)
سَغْسَغَۃٌ۔ چکنا کرنا، ہلانا، گاڑنا، پھرانا۔
وَصَنَعَ مِنْہُ ثَرِیْدَۃً ثُمَّ سَغْسَغَھَا اور اس
سے ثرید بنایا (جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے
میں بھگو کر بناتے ہیں پھر اُس کو خوب چکنا کیا (گھی یا
تیل ڈال کر) ایک روایت میں شَغْشَغَ ہے شین
معجمہ سے اَمَّا اَنَا فَاُسَغْسِغُہٗ فِیْ رَاْسِیْ میں
تو اُس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا
کرتا ہوں)۔
سَغِلٌ یا سَغْلٌ۔ پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا
بدخلق دبلا۔
سَغْمٌ۔ جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال
لینا۔
تَسْغِیْمٌ۔ گھونٹ گھونٹ پلانا۔
سَغْنٌ۔ خراب غذا اُس کی جمع اُسْغَانٌ ہے۔

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْفَاءِ

سَفْتٌ۔ بہت پینا اور سیر ہونا۔
سِفْتٌ بمعنی زِفْتٌ ہے
مَسْفُوْتٌ۔ کم فائدے والی چیز۔
سُفْتَجَۃٌ ہنڈوی اس کی جمع سَفَاتِجُ انگریزی میں منی آرڈر
یا بل آف اکسچینج۔
سَفْجٌ زور سے چلنا۔
سُفُجَرٌ۔ چھوٹی چیزیں اُس کا مفرد نہیں آیا۔
سَفْحٌ۔ بہانا۔ پیٹنا، چھوڑ دینا۔
تَسْفِیْحٌ۔ بے فائدہ کام کرنا۔
مُسَافَحَۃٌ تَسَافُحٌ۔ زنا کرنا۔ بدکاری کرنا۔

اَوَّلُهٗ سِفَاحٌ وَّاٰخِرُهٗ نِكَاحٌ ۔ پہلے تو بدکاری پھر اخیر میں نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت سے مدت تک زنا کی پھر اُس سے نکاح کر لیا گو یہ جائز ہے مگر بعضے صحابہؓ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور بعضے علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی ناجائز رکھا ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کی اب اُس عورت سے نکاح کرنا حرام ہو گیا جب تک وہ توبہ نہ کرے اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے)۔

دَمٌ مَّسْفُوْحٌ ۔ بہتا ہوا خون۔

فَقُتِلَ عَلٰی رَاْسِ الْمَاءِ حَتّٰی سَفَحَ الدَّمُ الْمَاءَ ۔ اُس پانی پر اتنے لوگ مارے گئے کہ خون نے پانی کو بہا دیا (یعنی جب اُس تالاب یا حوض میں خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی چھلک گیا جیسے کٹورے میں پانی ہو اُس میں اوپر سے کوئی اور چیز ڈالیں تو پانی چھلک کر نکل جاتا ہے)۔

بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اس پہاڑ کے دامن میں یا عرض میں۔

سَفَّاحٌ ۔ بہت بہانے والا اور پہلا خلیفہ عباسی ابوالعباس جو بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا (گریٹ ایسے شن) اور فصیح الکلام اور بہت دینے والا کلام پر قادر۔

سَفِيْحٌ ۔ موٹا کمبل

مَسْفُوْحٌ ۔ جو کھیتی پیلی پڑ گئی ہو۔

غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ۔ یہ شہوت بجھانے والے۔

سَفُّوْدٌ ۔ سیخ یا لوہے کا بڑا جس پر گوشت بھونتے ہیں۔

سِفَادٌ ۔ نر کا مادہ پر کودنا۔

تَسْفِيْدٌ ۔ گوشت کا سفود پر چڑھانا۔

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوْحِ الْفَاجِرِ اَنْزَلَ مَعَهٗ سَفُّوْدًا مِّنْ نَّارٍ ۔ موت کا فرشتہ جب بدکار کی جان قبض کرنے کو اُترتا ہے تو اپنے ساتھ ایک آگ کی سیخ بھی لاتا ہے (اُس میں اُس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ)

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْغُرَابِ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَعَدَّ مِنْهَا اِسْتِتَارَهٗ بِالسِّفَادِ ۔ کوّے سے تین باتیں سیکھو اُن میں ایک یہ بات بیان کی کہ چھپ کر جفتی کرنا (کوّا لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے۔ اَخْفٰی مِنْ سِفَادِ الْغُرَابِ ۔ کوّے کی جفتی سے زیادہ پوشیدہ)۔

سَفَرٌ ۔ مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا

مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ السَّفَرَةِ ۔ جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکان پڑھے) اُس کی مثال اُن فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے ہیں یہ سافر کی جمع ہے بمعنی کاتب اُسی سے ہے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۔ یعنی لکھنے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں بعضوں نے کہا سافر کا معنی رسول یعنی پیغامبر اصلاح کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بچاؤ کے لئے جو فرشتے اُترتے ہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اُس سے زیادہ ہے جو اٹک اٹک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا ہے بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے۔

فِيْ اَوَّلِ سِفْرٍ ۔ پہلی کتاب میں سِفْر بکسرہ سین کتاب اَسْفَار اُس کی جمع ہے

اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ ۔ جب ہم مسافر ہوتے (یہ راوی کا شک ہے کہ سَفْر کہا یا مُسَافِرِيْن)

دونوں کا ایک معنی ہے)
سَفَرۃٌ جمع ہے سَافِرٌ کی یعنی سفر کرنے والا
جیسے صَحْبٌ جمع ہے صَاحِبٌ کی
یَا اَھْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ آنحضرتؐ
نے فتح مکہ میں مکہ والوں سے سلام پھیر کر فرمایا)
اے شہر والو تم چار رکعتیں پوری کرو ہم لوگ مسافر
ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقیم کی اقتدا مسافر
کے پیچھے درست ہے اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے
تو بعضے علما یہ کہتے ہیں کہ اُس کو امام کی متابعت
اور نماز پوری کرنا لازم ہے لیکن محققین اہلحدیث
کا یہ قول ہے کہ یہ امر اُس کے لئے مستحب ہے اور
اگر دو رکعت کے بعد وہ سلام پھیر کر الگ ہو جائے
تو بھی درست ہے) نہایہ میں ہے کہ پھر سَفْرٌ کی
جمع اَسْفَارٌ آتی ہے۔
وَتُتْبِعُ اَسْفَارُھُمْ بِالْحِجَارَۃِ حضرت
لوطؑ کی قوم میں سے جو لوگ سفر میں گئے ہوئے تھے
(سدوم میں نہ تھے) اُن کے پیچھے پتھر لگائے گئے
(وہ جہاں تھے وہیں اُن پر پتھراؤ ہوا اور ہلاک کئے
گئے بھلا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کون بچا سکتا
ہے وہی بچائے تو بچائے)
اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔ صبح
کو روشن کرو اُس میں اور زیادہ ثواب ہے (حنفیہ
نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ صبح کی نماز
اندھیرے وقت یعنی جب خوب روشنی ہو جائے پڑھنا
مستحب ہے مگر یہ استدلال آنحضرتؐ کے
دائمی فعل سے غلط ہوتا ہے کیونکہ آپ ہمیشہ
تاریکی میں صبح کی نماز پڑھا کرتے اور خلفائے راشدین
اور دوسرے صحابہ کرام بھی ایسا ہی کرتے رہے
اور یہ امر محال معلوم ہوتا ہے کہ جس میں زیادہ ثواب
ہو اُس کو آپ ہمیشہ ترک کریں نہایہ میں ہے کہ
آنحضرتؐ نے جب صحابہ کو صبح کی نماز تاریکی
میں پڑھنے کا حکم دیا تو بعضے لوگ غلطی سے صبح
کاذب ہی کے وقت پڑھنے لگے اس لئے فرمایا
کہ صبح کو روشن کرو یعنی جب صبح صادق ہو جائے
اُس وقت پڑھو اور اس کی دلیل دوسری حدیث
ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صبح کی روشنی ہونے
دے یہاں تک کہ لوگ اپنے تیر گرنے کے مقام
دیکھ سکیں بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے چاندنی
راتوں سے کیونکہ اُن میں صبح صادق کی تمیز مشکل
ہوتی ہے اس لئے احتیاطاً خوب روشنی ہو جانے پر
نماز پڑھنے کا حکم دیا مجمع البحار میں ہے کہ ائمہ ثلث
کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب صبح
صادق نمودار ہو جائے اُس وقت فجر کی نماز پڑھو تو اسفار
سے صبح صادق کا نمودار ہونا مراد ہے اس صورت میں احادیث میں
باہمی تعارض نہ رہے گا ورنہ قول اور فعل کی مخالفت
لازم آئے گی طیبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ فجر کی نماز میں طول کرو یعنی لمبی لمبی سورتیں پڑھو
یہاں تک کہ نماز اُس وقت ختم ہو جب خوب روشنی ہو
جائے اُس میں زیادہ ثواب ہے)
مترجم کہتا ہے میرے شیخ مولانا عبدالحق
نیوتنوی تغمدہ اللہ بغفرانہ وافاض علینا من برکاتہ
اس حدیث کا یہی مطلب کہتے تھے اور یہی صحیح ہے
اَلْمَلَائِکَۃُ سَفَرَۃٌ۔ فرشتے سفیر ہیں (یعنی پیغام
پہونچانے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام اُس کے بندوں
کو پہنچاتے ہیں)
صَلُّوا الْمَغْرِبَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَۃٌ۔ مغرب
کی نماز اُس وقت پڑھو جب راستے روشن ہوں (یعنی
غروب ہوتے ہی پڑھو جب سورج کی روشنی قائم رہتی

ہے)۔
كَانَ يَأْتِيْنَا بِلَالٌ بِفِطْرِنَا وَنَحْنُ مُسْفِرُوْنَ جِدًّا۔ بلال رضؓ اُس وقت ہمارے پاس افطاری لے کر ...... آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہوا کہ روزے کا افطار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)۔

لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا الْبَيْتِ فَسُفِرَ۔ کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو دیجائے۔

مِسْفَرَةٌ مِكْنَسَةٌ۔ یعنی جھاڑو۔

اِنَّهٗ سَفَرَ شَعْرَهٗ۔ انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا) اصل میں سَفْر کا معنی کھول دینا ہے۔

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرًا سَفْرًا فَقَالَ هٰكَذَا فَاقْرَأْ۔ (معاذ رضؓ نے کہا) میں نے آنحضرتؐ کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپؐ نے فرمایا ہاں ایسا ہی پڑھ (یہ ترجمہ اُس تفسیر کا ہے جو خود اسی حدیث میں وارد ہے یعنی هَذًّا هَذًّا جلدی جلدی امام سیوطیؒ نے فرمایا فارسی نے کہا صحیح سِفْرًا سِفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کرکے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرتؐ اُس کو کیونکر پسند فرمائیں گے)۔

میں کہتا ہوں اگر هَذًّا هَذًّا کی تفسیر صحیح ہو تو اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیزی کے ساتھ پڑھا یعنی رَو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کرکے مد اور شد آداب قرأت کو ملحوظ رکھ کر اور ایسی روانی منع نہیں ہے۔ علی الخصوص حافظوں کے لئے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل حافظ کیا کرتے ہیں کہ نہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مد اور شد اور وقف اور اظہار اور اخفا ایسی جلدی بالاتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالےٰ اُن کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ اُس کا اتباع ضروری ہے۔

اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَسْفَرُوْنِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ۔ (حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا) لوگوں نے مجھ کو تم میں اور اُن میں سفیر بنایا ہے (یعنی درمیانی اُن کے پیغام پہنچانے والا اُن میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَرْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ اَسْفِرُ سِفَارَةً۔ جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف کو کام کرے)

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ هَاتِ السِّفَارَ فَاَخَذَهٗ فَوَضَعَهٗ فِيْ رَأْسِهٖ انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اُس کو لیکر اُس کے سر پر رکھا سِفَار (بکسرہ سین زمام یعنی باگ اور وہ لوہا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَفَرْتُ الْبَعِيْرَ اور اَسْفَرْتُهٗ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی۔

اَبْغِنِيْ ثَلٰثَ رَوَاحِلَ مُسْفَرَاتٍ تین سانڈنیاں میرے لئے تلاش کر جن پر نکیل پڑی ہو اور ایک روایت میں مُسْفِرَاتٌ ہے بکسرہ فا یعنی طاقتور

خوب سفر کرنے والیاں، عرب لوگ کہتے ہیں
أَسْفَرَ الْبَعِيْرُ يا اِسْتَسْفَرَ یعنی اونٹ سفر میں
خوب چلنے والا ہے۔
تَصَدَّقْ بِجِلَالِ بُدْنِكَ وَسُفُرِهَا۔ قربانی
کے اونٹوں کی جھولیں اور نکیلیں سب خیرات کر دے
خَرَجْتُ فِي السَّحَرِ اُسْفِرُ فَرَسًا لِّي فَمَرَرْتُ بِمَسْجِدِ
بَنِي حَنِيْفَةَ۔ میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو مشق
کرانے کے لئے (تاکہ وہ سفر میں خوب چل سکے)
نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا العضوں۔ نے
کہا یہ سَفَرْتُ الْبَعِيْرَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اس کو
کھیتوں کے پیچھے چرایا۔
سُفَيْرٌ کہتے ہیں کھیت کے پیچھے کے حصہ کو ایک
روایت میں اُسْقِدُ ہے یا اُسْقِدُّ اس کا ذکر
آگے آئے گا۔
ذَبَحْنَا شَاةً فَجَعَلْنَاهَا سُفْرَتَنَا اَوْ فِي
سُفْرَتِنَا۔ ہم نے ایک بکری کاٹی اس کو اپنا
توشہ بنایا یا اپنے دسترخوان میں رکھا۔
سُفْرَة۔ مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول
چمڑے میں رکھا جاتا ہے اس لئے اس کو بھی
سفرہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سفرہ مطلق دسترخوان کو
کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اس کا معنی مسافر کا
کھانا تھا جیسے لُهْنَه صبح کے ناشتہ کو کہتے ہیں
صَنَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي بَكْرٍ
سُفْرَةً فِي جِرَابٍ۔ (ہجرت کے سفر میں) ہم نے
آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کے لئے ایک توشہ دان
میں کھانا رکھ دیئے سفر میں دونوں صاحبوں کے
کھانے کے لئے)
كَانَ يَأْكُلُ عَلَى السُّفَرِ۔ آنحضرتؐ دسترخوانوں
پر کھاتے تھے (نہ میز اور خوان پر)

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ
الشَّمْسِ۔ اگر سافرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج
کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ
قومیں جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی اُن کے شور وغل
کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی
دیتی بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ
سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں دوسرے
اُس کا غروب تو ہر آن میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا
ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجْبَه سے مراد یہاں سورج
کی حرکت ہے اور سَافِرَہ سے مسافر اور دور رہنے
والے لوگ مراد ہیں یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں اُن
کے شور وغل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے
حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی
ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیب کا
قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں
سے لگایا)
نَهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ دشمن
کے ملک میں قرآن کو لیکر سفر کرنے سے منع فرمایا۔
(ایسا نہ ہو قرآن اُن کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اُس
کے ساتھ بے ادبی کریں اگر اس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلام
کی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لے جانا منع نہیں طیبی
نے کہا ایک آدھ آیت کافروں کے نام خط میں لکھکر
بھیجنا درست ہے اور دیوار اور لکڑیوں اور کپڑوں
پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الٰہی کا
اور قرآن کے بیکار پرزے لکھے ہوئے اُن کے جلا
دینے میں قباحت نہیں)
میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کر دے تو اور
بہتر ہے۔
وَاَسْفَرْتُ حَتّٰى تَمَدَّيْتُ۔ سورج خوب روشن

ہوگیا یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِیْ سَفْرَۃٍ اَوْ سَفْرَتَیْنِ ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے ایک ہی بار ابوطالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ ہے کہ دو سفر کئے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کیلئے

حَقُّ اِمَامِكَ عَلَيْكَ فِیْ صَلٰوتِكَ بِاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهٗ تَقَلَّدَ السِّفَارَۃَ۔ نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے درمیان)

اِنَّمَا اَنْتُمْ فِيْهَا سَفْرٌ حُلُوْلٌ دنیا میں تو تم مسافر ہو راستہ میں اُترنے والے۔ (جیسے مسافر ذرا آرام کے لئے راہ میں ٹھہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اُسکو گھر نہیں بناتا)

كَسَفْرٍ سَلَكُوْا سَبِيْلًا۔ اُن مسافروں کی طرح جو ایک راستہ پر چلیں۔

اَسْفَرَتِ الْمَرْاَۃُ عَنْ وَجْهِهَا۔ عورت نے اپنا منہ کھول دیا۔

فَهِیَ سَافِرٌ۔ وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے ہے۔

وَاِنْ اَسْفَرَتْ فَهُوَ اَفْضَلُ۔ اگر عورت نماز میں اپنا منہ کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی پیشانی اور ناک کھول دے)۔

اَلتَّوْرَاۃُ خَمْسَۃُ اَسْفَارٍ۔ توراۃ شریف کی پانچ جلدیں ہیں (اس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنانا اور حضرت موسیٰؑ کا ظہور فرعون کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میراثی کی تقسیم من وسلوی کا اور اُن پیغمبروں کا جنکو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارونؑ کی وفات اور حضرت یوشعؑ کی خلافت کا بیان ہے)

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ۔ سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ۔ سفر کامیابی کا ذریعہ ہے

مِسْفَرٌ۔ بہت سفر کرنے والا

سَفُّوْدٌ۔ ایک پھل ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ۔ بڑا عالم پرکھنے والا اخبر دار اور سفسار دلال خادم کسی کام کا متولی اُسکو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَلَوْا السَّفَاسِرَۃُ الشُّهُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَفْسَطَۃٌ۔ جھوٹا قیاس جو وہمی باتوں سے مرکب ہو اور اُس سے غرض احقاق حق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَطِیٌّ اور سُوْفَسْطَائِیٌّ۔ وہ شخص جو ایسے قیاسات ...

سُوْفَسْطَائِيَّۃٌ۔ وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں مانتا۔

سَفْسَفَۃٌ۔ چھانا کام کو مضبوطی اور عمدگی کے ساتھ نہ کرنا

سُفَاسِفٌ۔ سخت

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْاُمُوْرِ وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان والے اعلیٰ کاموں کو پسند کرتا ہے اور ذلیل اور حقیر کاموں کو ناپسند

کرتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ رَضِيَ لَكُمْ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ وَكَرِهَ لَكُمْ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور بُرے اور پست اخلاق اُس کو ناپسند ہیں اصل میں سَفْسَاف وہ بھوسا جو آٹا چھاننے کے وقت اُڑ جاتا ہے یا گرد و غبار سے معنی اور بُرے شعر کو بھی سَفْسَاف کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ سَفْسَاف پست اور ادنیٰ امور جیسے رستوں میں کھانا، عورتوں کے زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔ مترجم کہتا ہے سَفْسَاف کی ضد مَعَالِيْ اور مَكَارِم ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور عادات یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیٹر نشہ اور تماش بینی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور اُن کی خیر خواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہونچے گو ملکی اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ سَفَاسِفَةً۔ ابو موسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اُس کا معنے بیان نہیں کیا عسکری نے سَفَاسِقَةً لکھا ہے اُس کا بھی معنے معلوم نہیں ہوتا نہایہ میں ہے کہ محفوظ نسخہ سَفَاسِقَةً ہے۔ یعنی مجھ کو اُس کی لاٹھی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو ..... لاٹھی سے نہ مارے اب سَفَاسِفُ اور سَفَاسِفُ یا سَفَاسِقُ تو ان کے معنی مجھکو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَاسِقَہ تلوار کے جوہر د کہتے ہیں یعنی فِرِنْد کو محیط میں ہے کہ شُفَاسِق ہر لمبی اور دراز شئے سَفِيْسَقَةُ السَّيْفِ تلوار کے جوہر

سَفَطٌ۔ عورتوں کی ڈبی جس میں خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں چھوٹا صندوق

سَفَاطَةٌ۔ خوشدل سخی ہونا۔

تَسْفِيْطٌ۔ لیپنا درست کرنا۔

سَفِيْطٌ۔ پاک دل سخی اور کمینہ پاجی یہ لفظ اضداد میں سے ہے

سَفْعٌ۔ پکڑنا زور سے کھینچنا، تھپڑ لگانا۔ نشان کرنا داغ دینا جسم کا رنگ بدل دینا

أَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ الْحَانِيَةُ عَلَى وَلَدِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَاتَيْنِ وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہو اپنی اولاد پر مہربان ہو۔ (خاوند کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کر کے اُن کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا یعنی ایسی بیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت مشقت کر کے کمائیں اُن کو کھلائیں اور پالیں زیب و زینت ترک کر دیں اُن کے چہرے کا رنگ محنت و مزدوری سے کالا پڑ گیا ہو تو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی مترجم کہتا ہے ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گوئی سبقت لے گئی ہیں اولاد کی محبت میں اُن کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی برباد کر دیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کر کے باعصمت رہتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ اُن کو بیحد ثواب اور اجر دے گا۔
سُفْعَةٌ۔ ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس سیاہی میں سُرخی ہو یا دوسرا رنگ۔

اِنِّیْ رَأَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ هٰذَا رُؤْیَا رَأَیْتُ اَتَانًا تَرَکْتُهَا فِی الْحَیِّ وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی

(ابو عمرو نخعی جب آنحضرتؐ کے پاس آئے تو کہنے لگے) یارسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے ایک خواب دیکھا میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی (مادہ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ دیا ہے اُس نے ایک بکری کا بچہ جنا جس کا رنگ بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپؐ نے فرمایا تو کوئی لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا وہ لونڈی ایک لڑکا جنی ہے جو تیرا بیٹا ہے اُنہوں نے کہا یارسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کالو٘ٹا کیوں ہے آپؐ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپؐ نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے رکھتا ہے انہوں نے کہا بیشک ہے قسم اُس پروردگار کی جس نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اُس داغ کو (یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی کو اُس کا علم ہے آپؐ نے فرمایا بس رنگ بدلے ہونے سے یہ ہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا اس حدیث میں آپؐ کا ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)

اَرٰی فِیْ وَجْهِكَ سُفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ میں تمہارے منہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہوں غصے سے (یعنی غصہ سے تمہارے منہ پر سیاہی آگئی ہے)

لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ۔ بعضے لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ سے جلنے کا دھبہ) عرب لوگ کہتے ہیں سَفَعْتُ الشَّیْءَ میں نے اُس پر نشان کر دیا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَةٌ بِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اِنَّ بِهَا نَظْرَةً فَاسْتَرْقُوْا لَهَا۔

آنحضرتؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہاں ایک چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے جیسے آگ سے جلنے کے داغ ہوتے ہیں یا سیاہی چھا گئی تھی (رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اُسکو نظر لگ گئی ہے تو اُس کے لئے منتر کرو کرمانی نے کہا سَفْعَه کا لک یعنے جنوں نے اُس کو چھوا ہے اُس پر نظر ڈالی ہے عرب لوگ کہتے ہیں جنوں کی آنکھیں بھالوں کی انیوں (نوکوں) سے زیادہ لگنے والی ہیں اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں آیاتِ قرآنی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو مگر یہ اُس وقت پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں ..... کی زبان سے پڑھا جائے اسی کو طبِ روحانی کہتے ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنیوالے کم رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کرلی (یعنی طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ منتر ہے جس میں شرک کفر کے مضامین یا شیاطین کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعوے کرتا ہو کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تسخیر کا عمل اور اکثر سانپ کاٹے کا عمل شیطانی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ تو شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے

کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اُس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اُس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے)

مترجم کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں اُن میں شیطانوں یا اگلے اَوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور بہتی شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے اُن منتروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے منتروں کو سیکھے یا اُن کا عمل کرائے اگرچہ جان بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدرآباد کو سانپ کاٹے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اُس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اُس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہہ اور قوی ہو جاتا ہے اللہ تع ایسے عمل سے بچائے رکھے)

اِنَّ بِهٰذَا سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ (عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو کہا) اس کو شیطان نے چھو دیا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ اُنہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اُس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبداللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی تئیں سب سے اچھا سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصہ ہے)

اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ كَانَ عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ فَاِذَا خَرَجَ سَفَعَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَنَا قَرِيْنُكَ فِي الدُّنْيَا۔ مسلمان جب اپنی قبر سے اُٹھایا جائیگا (یعنی قیامت کے دن) تو اُس کے سرہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلتے ہی وہ اُس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہیگا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ۔ تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)

سَفٌّ۔ سوکھی پھانک لینا اُس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا

سَفِيْفٌ۔ زمین کے قریب ہوکر پرندے کا اُڑنا بوریا بننا۔

اِسْفَافٌ۔ ہُنا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔

اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ اِنَّهٗ سَرَقَ فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپؐ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اُس پر راکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اُس کی سرخی اور تازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَسْفَفْتُ الْوَشْمَ۔ میں نے گودنے کے سوراخوں میں سرمہ بھر دیا۔

شَكَا اِلَيْهِ جِيْرَانَهٗ مَعَ اِحْسَانِهٖ اِلَيْهِمْ

ع۵ جونکوں سے ۱۲ منہ

فَقَالَ اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ
ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے یہ شکایت کی کہ میں اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ مجھ کو ستاتے ہیں آپ ؐ نے فرمایا اگر ایسا ہے جیسے تو کہتا ہے تو تو اُن کے منہ پر راکھ چھڑکتا ہے (یعنی وہ ذلیل و خوار ہوں گے یا آخرت میں دوزخ کے عذاب میں گرفتار اُن کے منہ راکھ کی طرح ہوں گے۔)

سَفِفْتُ الدَّوَاءَ۔ میں نے دوا کا سفوف کر لیا (یعنی اُس کو خشک پیس لیا)

اَسْفَفْتُهٗ۔ میں نے اُس کو خشک دوا پھنکا دی

سَفُوْفٌ۔ وہ دوا جو سوکھی پیس لی جائے (پانی یا شہد وغیرہ میں ملا کر اُس کا معجون نہ بنایا جائے)

سَفُّ الْمَلَّةِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ۔ اس سے تو راکھ کا چٹ کا جانا بہتر ہے۔

مُسِفٌّ جو شخص کسی چیز کو لازم کرے۔

لَكِنِّيْ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسَفُّوْا۔ جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی نزدیک ہو گیا۔

اَسَفَّ الطَّائِرُ۔ پرندہ زمین کے نزدیک ہو کر گذرا۔

اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ۔ وہ آدمی فلاں کام کے نزدیک ہوا

مَا فِیْ بَيْتِكَ سَفَّةٌ وَّلَا هِفَّةٌ (ایک عورت نے حضرت ابوذر غفاری رضؓ سے کہا) تمہارے گھر میں تو نہ کھانے کی زنبیل ہے (یا نہ پھانکنے کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لئے کچھ ہے (اصل میں ہفّہ ابر کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمہارا گھر بالکل خالی ہے۔ اُس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے۔

كَرِهَ اَنْ تُرْسَلَ الشَّعْرُ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِالتَّشْغِيَةِ۔ ابراہیم نخعی نے بالوں کا چھوڑنا بُرا جانا اور کہتے تھے موباف میں کوئی قباحت نہیں جس کو باندھ کر عورتیں اپنے بال لمبے کر لیتی ہیں

كَرِهَ اَنْ يُّسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰى اُمِّهٖ اَوْ اِبْنَتِهٖ اَوْ اُخْتِهٖ۔ شعبی اس کو بُرا سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے (ایسا نہ ہو شیطان اُس کے دل میں بُرا خیال ڈالے)

سَفْقٌ۔ پھیر دینا۔ طمانچہ مارنا۔

سَفَاقَةٌ۔ بدنما ہونا۔

كَانَ يَشْغَلُهُمُ السَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ اُن لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت نہیں ہوتی تھی (یعنی بیع اور شراء اور معاملات میں مصروف رہتے)۔

سَفِيْقُ الْوَجْهِ۔ بدرو

اَعْطَاهُ سَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ۔ اپنی قسم کا ہاتھ اُس کو دیا۔

سَفْكٌ۔ بیٹنا بہانا یا بہنا۔

اِنْسِفَاكٌ۔ بہنا۔

سَفَّاكٌ۔ بڑا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی الکلام جیسے سَفَّاحٌ ہے۔

اَنْ يَّسْفِكُوْا دِمَاءَهُمْ۔ اُن کے خون بہائیں بیہقی نے کہا سَفْكٌ ہر چیز کا بہانا جیسے پانی، آنسو وغیرہ مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے۔

اَمْطَرْتَ بِقُدْرَتِكَ الْغُيُوْمَ السَّوَافِكَ تو نے اپنی قدرت سے بہانے والے ابروں کو برسایا۔

سَفَلٌ یا سُفْلٌ یا سِفَالٌ اوپر سے نیچے اُترنا جیسے سُفُوْلٌ اور سِفَالٌ ہے۔

تَسْفِيْلٌ۔ نیچے اُتارنا۔

سُفُلٌ۔ نیچے جھکنا۔

فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ۔ ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی (یہ سَفَالَةٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)۔

سِفْلَه۔ جمع ہے تو مفرد کے لئے اُس کا استعمال نہ کریں گے۔

سِفْلَه کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔

هُوَ سِفْلَةٌ مِنْ قَوْمٍ سِفْلٍ۔ مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔

سِفْلِيَّه منجّمین کی اصطلاح میں زہرہ عطارد چاند کو کہتے ہیں اُس کی ضد عُلْوِيَّه ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں۔

اَسْفَل اعلیٰ کی ضد اُس کی جمع اَسَافِل ہے۔

ذَهَبَ عَامِرٌ يُسْفِلُ لَهُ۔ عامر بن اکوع مرحب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لئے گئے

سَفَلْتُ لَهُ فِي الضَّرْبِ۔ میں نے نیچے سے اُس کو مارا۔

اِنَّ مَسْلَمَةَ اِسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعًا عَلٰى اَسْفَلِ الْاَرْضِ۔ مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رویفع کو مصر کے نشیبی حصّہ کا نائب بنایا

اِلٰى اَسْفَلِ بِسُفْلٍ۔ پست سے پست کیطرف

خُبْلُ الْاَسَافِلِ۔ وہ جس کے نیچے کے اعضا موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ۔ ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اُس کا پاؤں دوزخ میں جلایا جائے گا)۔

اِيَّاكَ وَمُخَالَطَةَ السِّفْلَةِ يَا السَّفِلَةِ۔ پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچا رہ (اُس کی صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)۔

سِفْلَه۔ وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے۔ گالیاں کہائے اور گالیاں دے یا جو طنبور ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعوٰی کرے حالانکہ امامت کر اوصاف اُس میں نہ ہوں۔

سَافِلَه۔ مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دبر۔

اَلْمَيِّتُ يُبْتَدٰى بِغَسْلِ سُفْلَيْهِ۔ مُردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دُبر دھوئیں گے (غسل اُس سے شروع کریں گے)۔

مَنْ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَفِيْهِمْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ لَمْ يَزَلْ اَمْرُهُمْ اِلٰى سِفَالٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص ایک قوم کا امام بنے (اُن کو نماز پڑھائے) اور اُس قوم میں اُس سے بڑھ کر دین کا عالم موجود ہو (مگر قوم والے اُس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنائیں) تو قیامت تک اُن کا تنزل ہی ہوتا رہے گا روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن اُن پر غالب ہوتے جائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصًا سنیوں میں پھیل گئی ہے۔ عالموں کے ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قرارت اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو اور یہ حضرت سُنی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں حسد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذلت اور خواری نے اُن کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت نان شبینہ کو محتاج ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ و

السُّکْنَۃِ وَبَاءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ۔
الحاق ۔ مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہلحدیث کی جماعت
پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
یہاں آنکر دیکھا تو بعضے اہلحدیث نے صرف رفع
یدین اور آمین بالجہر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے
تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو
پس پشت ڈال دیا غیبت جھوٹ وعدہ خلافی
سے مطلق باک نہیں امامت کے لئے عالموں کو چھوڑ
کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا
ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اُسی کو رٹتا
رہتا ہے کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے اللہ تعالیٰ
اُن کو نیک توفیق دے۔

سَفَنٌ ۔ زمین پر چلنا ۔ پوست نکالنا چھیلنا۔
تَسْفِیْنٌ ۔ کشتی بنانا۔
سَفِیْنَۃٌ ۔ کشتی جہاز۔
تَرْکَبُ السُّفُنَ ۔ تو کشتیوں پر چڑھتا ہے۔
سَفَنٌ ۔ تراشنے کا پتھر
سَیْفَنَۃٌ ۔ ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے
جس درخت پر گرتا ہے اُس کے سبب پتے کھا لیتا
ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سفینہ کی جمع سفین ہے
اور سفین کی سُفُنٌ ہے۔
سَفِیْنَۃٌ ۔ آنحضرت ؐ کا غلام تھا اُس کی کنیت
ابوریحانہ تھی۔
سُفْیَان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور
صوفیہ اور امام اہلحدیث اور مجتہد مطلق تمام
فضائل کے جامع۔
سُفْیَانِیْ ۔ وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے
نکلے گا۔
سَفَوَانٌ ۔ ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ

میں آنحضرت ؐ کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک
گئے تھے۔

سَفَہٌ ۔ احمق بنانا۔
سَفَہٌ ۔ بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکلکر بہہ
جانا بہت پینا مشغول ہونا۔
سَفَاھَۃٌ اور سَفَاہٌ بے علمی نادانی
تَسْفِیْہٌ بیوقوف بنانا۔
مُسَافَھَۃٌ ۔ گالی گلوج کرنا۔
سَفِیْہٌ ۔ احمق بیوقوف غصیلا، مسرف فضول
خرچ اُڑاؤ۔
سَفِہَ نَفْسَہٗ ۔ بیوقوف بن گیا۔
اِنَّمَا الْبَغْیُ مَنْ سَفِہَ الْحَقَّ ۔ بغی یہ ہے کہ حق بات
کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے اُس میں فکر نکرے
زمخشری نے کہا مِنْ سَفَہِ الْحَقِّ یعنی بغی (گمراہ
غاٹا پنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا
حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِمَارَۃِ السُّفَھَاءِ میں نادانوں کی
سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا
ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں
جن کے اردگرد خوشامدی اکٹھا رہتے ہیں جو بات وہ
کہیں یہ بجا اور درست کا پیر و مرشد کا نعرہ لگاتے
ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت
ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی ایک
درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک
عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
میں داخل ہوں انہوں نے کہا بیشک کیونکہ
ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ ایک
سوئی بیچے (معاذ اللہ یا اللہ میں نے بھی مدت تک
دنیادار رئیس کی مصاحبت کی ہے اللہ حق اُن

ظاہر کرنے میں بہت کچھ مساہلہ اور اغماض کیا ہے اب میں تیری ندگاہ میں اُن ایام جاہلیت وجنون جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم وکرم کا امیدوار ہوں۔

سُفُوٌّ۔ جلدی چلنا، جلدی اوڑنا۔

سَفًا اور سَفَاءٌ۔ پھٹ جانا۔ پیشانی ہلکی ہونا۔

اِسْفَاءٌ۔ غصہ دلانا، بُرائی کرنا۔

مُسَافَاةٌ۔ دوا علاج کرنا

سِفَاءٌ۔ دوا

سَفْیٌ۔ مٹی اُڑانا، مٹی پھیل جانا۔

مُسْفِیْ۔ چغل خور

فَهَلْ اِلٰی جَانِبِهٖ مَاءٌ کَثِیْرُ السَّافِیْ (کعب نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا تمہارے ملک میں کوئی پہاڑ ہے جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اُس کا نام سنام ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر پوچھا کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے جس میں ہوا خوب مٹی اوڑا اوڑا... کرلاتی ہے انھوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے دجّال گذرے گا۔ اُس پانی کا نام سَفَوَان ہے یہ بصرے سے ایک منزل ہے باب مربد کی طرف سے)

جَاءَهُمْ طَیْرٌ سَافٍ مِّنْ قِبَلِ الْبَحْرِ (اصحاب فیل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اوڑنے والے آپہنچے (اُن کے سر اور ناخون درندوں کی طرح تھے)

قَبْرٌ سَفَتْ عَلَیْهِ السَّافِیْ۔ ایک قبر جس کی مٹی ہوا نے اوڑا دی تھی۔

بَغْلَةٌ سَفْوَاءُ۔ تیز رو ہلکا پھلکا خچر۔

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقَبٌ۔ قریب ہونا نزدیک ہونا۔

اِسْقَابٌ۔ نزدیک ہونا۔ نزدیک کرنا

تَسَاقُبٌ۔ نزدیک ہونا قریب قریب ہونا۔

سَاقِبٌ نزدیک اور دور۔

سِقَابٌ۔ روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کر کے سر پر رکھتی ہے۔ تاکہ لوگ اُس کو دیکھ جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اُس کو حق شفعہ پہونچتا ہے اس حدیث سے امام ابوحنیفہ رحہ نے دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے گو وہ جائداد مبیعہ کا حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لئے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ سے یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جائداد میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔ بہ نسبت اُس پڑوسی کے جو ویسا نزدیک نہ ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ کو زیادہ نزدیک ہو)

صَقَبٌ بمعنی سَقَبٌ۔

سُقَدَاةٌ۔ ایک پرندہ ہے سرخ رنگ۔

تَسْقِیْدٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا۔

مُسَقَّدٌ۔ شرط کے لئے طیار کیا ہوا گھوڑا۔

خَرَجْتُ سَحَرًا اُسَقِّدُ فَرَسًا لِیْ۔ میں صبح
سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو
شرط کے لئے طیار کر رہا تھا ایک روایت میں
اُسَقِّرُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اس کا ذکر اوپر
گزر چکا ہے

سَقْرٌ۔ جلا کر کالا کرنا گلانا گرمی دیکر ستانا کُتنا یا کرنا
سَاقُوْرٌ۔ وہ لوہا جس کو گرم کر کے گدھے کو اُس
سے داغتے ہیں۔

سَقَرُ۔ دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ
وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السَّقَّارُوْنَ قَالُوْا وَمَا السَّقَّارُوْنَ
يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَشْأٌ يَكُوْنُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
تَحِيَّتُهُمْ اِذَا الْتَقَوْا التَّلَاعُنُ۔ اُن میں
سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ سقار کیا معنی فرمایا یہ ایک خلقت ہے جو
اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگی اُن کا سلام ملتے وقت
یہی ہوگا۔ لعنت کرنا پھٹکار کرنا۔ اصل میں سقّار
اور صقّار اُس شخص کو کہتے ہیں جو اُن لوگوں پر لعنت
کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے
صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سبَّل (کلنلہ) سے مارنا۔
صَاقُوْرٌ۔ ہتوڑا
سَبَّلٌ۔ جس سے پتھر توڑتے ہیں لہ اس حدیث
میں آپ نے بنی اُمیہ کی پیشین گوئی فرمائی جنھوں
نے حضرت علیؓ پر لعنت کرنا۔ اُن کو بُرا کہنا
اپنا شعار کر لیا تھا ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؓ پر
لعنت کرتے تھے آخر خدا نے اُن کا منھ کالا کیا اُن
کی سلطنت تباہ کر دی اب حضرت علیؓ کی ہر
خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور
بنی امیہ پر لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی بعضوں
نے کہا روافض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے۔

جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت
ملامت کرتے ہیں ہماری شریعت میں بلا ضرورت
لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگرچہ کوئی شیطان
ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملنے کا ایک
روایت میں سَقَّارُوْنَ کی تفسیر کَذَّابُوْنَ آئی ہے
یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے۔
سَقَنْقُوْرٌ۔ ایک ماہی جو بحر قلزم کے کنارے
اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں
اُس کا کھانا مقوی باہ ہے وہ بیس انڈے زمین
اور ریت میں چھپا دیتی ہے۔
جَاءَ بِالسُّقَرِ وَالْبُقَرِ۔ اُس نے جھوٹی باتیں

سَقْسَقَةٌ۔ پرندے کا بیٹ کرنا
كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا اِذْ سَقْسَقَ
عَلٰى رَاْسِهٖ عُصْفُوْرٌ فَنَكَتَهٗ بِيَدِهٖ
بن مسعودؓ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک چڑیا
اُن کے سر پر بیٹ کر دی آپ نے ہاتھ سے اُس کو گرا
ڈالا عرب لوگ کہتے ہیں
سَقْسَقَ الطَّائِرُ اور زَقْزَقَ اور سَقَّ اور زَقَّ
یعنی پرندے نے بیٹ کی

سَقَطٌ۔ خراب ردی نکمی چیز حساب کی غلطی یا غلط
یا غلط کتابت۔
سُقُوْطٌ اور مَسْقَطٌ۔ زمین پر گرنا غائب ہو جانا
ڈوب جانا۔ بچہ کا ماں کے پیٹ سے نکل
یا جانا چلے جانا خطا کرنا۔ اُترنا۔
اَللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ
اَحَدِكُمْ يَسْقُطُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ
اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے
اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں کوئی
اپنے گمے ہوئے اونٹ کو (جس پر سفر میں اُس کا

مال و متاع کھانا پینا سب لدا ہو) پا جانے سے خوش ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَقَطَ الطَّائِرُ عَلٰی وَکْرِہٖ۔ پرندے نے اپنا گھونسلہ پالیا اُس پر گر پڑا۔

عَلَی الْخَبِیْرِ بِھَا سَقَطْتَ۔ تو نے ایسے شخص کو پالیا جو اس بات کا خوب جاننے والا ہے۔ (یہ ایک مثل بھی مشہور ہے جب کوئی شخص کوئی مسئلہ ایسے شخص سے پوچھے جو عالم ہو تو وہ پوچھنے والے سے کہتا ہے علی الخبیر بہا سقطت یعنی اتفاق وقت اور خوش نصیبی سے تو نے ایسے شخص کو پالیا اور ایسے شخص سے پوچھا جو اس کو خوب جانتا ہے۔)

لَأَنْ اُقَدِّمَ سِقْطًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مِّائَۃِ مُسْتَلْئِمٍ۔ اگر میں کچا بچہ (جس کے اعضا نمود ہو گئے ہوں مگر پورا نہ ہوا ہو) آگے بھیجوں (یعنی اُس کی موت پر صبر و شکر کروں) تو وہ سو جوان بچوں سے جو ہتھیار بند ہوں مجھ کو زیادہ پسند ہے (کیونکہ جوان بچے کی نیکیوں کا ثواب خود اُس کو ملتا ہے اور ایک حصہ اُن میں سے باپ کو بھی ملے گا برخلاف کچے بچے کے اُس کا پورا ثواب باپ ہی کو ملے گا)

یُحْشَرُ مَا بَیْنَ السِّقْطِ اِلَی الشَّیْخِ الْفَانِیْ مُرْدًا جُرْدًا مُّکَحَّلِیْنَ۔ کچے بچے سے لیکر بوڑھے پھونس تک سب قیامت کے دن بے ریش و بروت ننگے سرمہ لگائے ہوئے حشر کئے جائیں گے۔

فَاَسْقَطُوْا لَھَا بِہٖ۔ پھر لوگوں نے اُس لونڈی (یعنی بریدہ کو) سخت سست کہا یہ سَقَطُ الْکَلَام سے نکلا ہے یعنی نکمی گفتگو گالی گلوج۔

مَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ (بہشت کہتی ہے معلوم نہیں کیا وجہ ہے) مجھ میں وہی لوگ آتے ہیں جو (دنیا میں) غریب ناتواں ذلیل سمجھے جاتے تھے (باقی دنیا کے بڑے بڑے عزت دار امیر اور نواب اور رئیس اور وزیر اور بادشاہ وہ سب دوزخ میں جا رہے ہیں اگرچہ بعضے عادل بادشاہ اور رئیس اور امیر بھی اور مشہور عالم و فاضل بھی جو نیک اور صالح ہوں بہشت میں جائیں گے مگر ایسے لوگوں کی بہ نسبت غریب بہشتی لوگوں کے بہت کم ہوں گی بہشت میں اکثر وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں گمنام اور حقیر اور بے حقیقت سمجھے جاتے تھے)

یَبْتَغِیْ سَقَطَ الْعَذَارٰی۔ وہ کنواریوں کے لغزش اور پھسلنے کی تلاش رکھتا ہے (یعنی اُن کے خطاؤں اور قصوروں کی)

کَانَ لَا یَمُرُّ بِسَقَّاطٍ .... اَوْصَاحِبِ بِیْعَۃٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْہِ۔ عبد اللہ بن عمرؓ جب کسی خراب نکمی چیزوں کے بیچنے والے پر گذرتے یا کسی سوداگر پر تو اُس کو سلام کرتے (یعنی سلام کرنے میں شیخی نہ کرتے جیسے اس زمانہ میں دنیا داروں کی عادت ہے کہ غریب لوگوں کو حقیر سمجھ کر اُن کو سلام نہیں کرتے اور غضب تو یہ ہے کہ اگر کوئی غریب سنت کے موافق اُن کو سلام کرے یعنی السلام علیکم کہے تو وہ ناراض ہوتے ہیں جو شخص پیغمبر خداؐ کی سنت پر ناراض اور خفا ہوا اس پر کفر کا خوف ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)۔

بِھٰذِہِ الْاُظْرُبِ السَّوَاقِطِ۔ اِن چھوٹے چھوٹے نیچے پہاڑوں میں جو زمیں سے لگے ہوئے

ہیں۔

سَقَطِی۔ جو خراب نکمی چیزیں بیچتا ہو۔

سَرِیُّ سَقَطِیُّ۔ ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی ہی چیزوں کو بیچکر اپنا گذارہ کرتے سچے درویش یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری کاریگری سے اپنی روٹی کماتے اور حق تعالےٰ کی راہ محض خالصاً للہ لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی وہی ہے جو مزدوری پیشہ تجارت نوکری کرکے اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضامندی کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے دین کے مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش جو اپنے علم و تقدس کی روٹی کھاتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے کی اُن کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالےٰ اُن سے بچائے)

كَانَ يُسَاقِطُ فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وہ اپنی باتوں کے درمیان اِس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملا کر بیان کرتے تھے یہ اَسْقَطَ الشَّيْءَ سے نکلا ہے یعنی اُس کو پھینک دیا گرا دیا۔

اِنَّهٗ شَرِبَ مِنَ السَّقِيْطِ۔ ابو ہریرہؓ نے مٹی کے برتن میں پیا بعض لوگوں نے یوں ہی روایت کیا ہے اور مشہور روایت شَقِيْط ہے۔ شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا اور سَقِيْط سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شبنم کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقْطٌ ہے

مَرَّ بِتَمْرٍ مَسْقُوْطَةٍ۔ ایک گری ہوئی کھجور پر۔

گذرے۔

لَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا۔ وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ چُنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن اگر اُس نے جان کر اُس کو چھوڑ دیا ہو تب اُس کا اُٹھا لینا اور کھانا درست ہے۔

أُسْقِطْتُهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا۔ میں فلانی سورت میں سے اُن کو بھول گیا ہوں۔

فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی آنحضرتؐ کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں۔

سُقِطَ فِي يَدِهٖ۔ شرمندہ ہوا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اُس کے ہاتھ میں گرا یعنی اُس کا منہ ہاتھ میں آیا۔ مطلب یہ ہے کہ حسرت اور افسوس سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹا۔

اُسْقِطَ فِي يَدِهٖ کا بھی یہی معنے ہے

مُسَاقَطَةٌ گرانا اور۔ مُسَاقَطَةُ الْحَدِيْثِ باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ رہے۔

مَسْقَطُ الرَّاسِ۔ جہاں آدمی پیدا ہوا۔

مَسْقَط۔ ایک مشہور بندرگاہ ہے جہاں سے ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا حلوا بہت لذیذ ہوتا ہے

يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ یہ دونوں سانپ حمل گرا دیتے ہیں یعنی جب حاملہ عورت اُنکو دیکھے

لَمْ يَسْقُطْ لَهٗ حَاجَةٌ۔ اُس کا کوئی کام اٹکا نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائیں

تَسَاقَطُ ذُنُوْبُ الْعِبَادِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ - بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں۔

اَیُّ قَاضٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ قَضٰی فَاَخْطَاَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ - جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گرے گا (یعنی جتنی دور زمین آسمان سے ہے اُس سے بھی دور)

سَاقِطٌ کمینہ جس کے حسب و نسب میں فرق ہو۔

سَقَطَہ اسی طرح سُقَّاطٌ اُس کی جمع ہے۔

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ - ہر گری ہوئی کا کوئی چننے والا ہے یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اٹھانے والا ہے۔

لَا يُخْرِجُ الرَّجُلُ مِنْ مَسْقَطِ رَاْسِهٖ - آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)

سِقَاطٌ گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے۔ حساب میں غلطی۔

يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِلثَّالِثَةِ - آپ عشا کی نماز اُس وقت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

سُقُطْرٰی - یا سُقُطْرَاءُ یا اُسْقُطْرٰی ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اُس کو سَقُوْطَرَہ کہتے ہیں وہاں ایلوا (دم الاخوین) پیدا ہوتا ہے

سَقْعٌ - چیخنا - مارنا، جانا۔

اِسْتِقَاعٌ - بدل جانا۔

اِنَّكَ سَقَعْتَ الْحَاجِبَ وَاَوْضَعْتَ الرَّاكِبَ - تو نے آبرو پر مارا (یعنی ایسی باتیں کیں جو اُن کو ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑایا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اُس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)۔

اَسْقَعُ - ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے۔

خَطِیْبٌ مِسْقَعٌ بمعنی مِصْقَعٌ یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلیغ اور فصیح۔

سَقْفٌ چھت ڈالنا جیسے تَسْقِیْفٌ ہے اور چھت اُس کی جمع سُقُوْفٌ ہے اور سُقُفٌ اور سُقْفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لٹکی داڑھی۔

اَسْقَفَهٗ عَلٰى نَصَارٰى الشَّامِ - اُس کو شام کے نصاریٰ کا "پیر پادری" بنایا یعنی اُسْقُفٌ نصاریٰ کا عالم "پیر پادری" بشپ یہ سریانی لفظ ہے یا سَقْفٌ سے نکلا ہے یعنی انحنا طول کے ساتھ کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں منحنی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع و خشوع کے ساتھ۔

لَا يُمْنَعُ اُسْقُفٌ مِنْ سِقِّيْفَاهُ - کوئی پادری اپنی مذہبی عبادتوں سے نہ روکا جائے (سبحان اللہ یہ اسلام کا اصلی اصول ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادات آزادی کے ساتھ بلا خوف و خطر کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یورپین انتظام قرار دیا ہے) اُسْقُفٌ کی جمع اَسَاقِفَۃ آئی ہے۔

فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مُسْقَفٌ بِالسِّهَامِ فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ - اتنے میں ایک لمبا شخص تیر لیکر آیا اور اُن کی طرف جھکا (یعنی اُن کے مارنے کو

سَقِيْفَةُ بَنِيْ سَاعِدَةَ - بنی ساعدہ کا منڈوہ (جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے

بعضوں نے کہا سَقِیفَہ ساباط کو کہتے ہیں یعنی دو گھروں کے درمیان جو پٹا ہوا مقام ہو اُس کے تلے راستہ ہو اُس کی جمع سَقَائِف ہے۔

وَسَقَّفَہٗ بِالسَّاجِ۔ اُس کا چھت ساگوان کی لکڑی سے بنایا۔

اِیَّایَ وَھٰذِہِ السُّقَفَاءَ (یہ حجاج ظالم نے کہا) روایت ایسی ہی ہے مگر اُس کا معنی معلوم نہیں ہوتا زمخشری نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح شُفَعَاءَ ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ جو مجرموں کی سفارش کیا کرتے ہیں۔

اُسْقُفٌ۔ لمبا آدمی یا ہٹا کٹا (ڈانڈکا)

سَقْلٌ۔ جلا کرنا جیسے صَقْلٌ ہے

سُقْلَۃٌ۔ کمر۔

سَقَمٌ یا سُقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا

اِسْقَامٌ۔ بیمار کرنا۔

سَقِیمٌ۔ عیب دار۔

فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیمٌ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں بیمار ہوں یا بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے ستاروں پر نظر ڈال کر یہ کہا مطلب یہ تھا کہ جب یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہو اُس کے رنج میں میں بیمار ہوں)۔

اَعُوْذُ مِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔ میں بُری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَاللہِ مَا کَانَ سَقِیْمًا وَمَا کَذَبَ۔ قسم خدا کی ابراہیمؑ بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا (کیونکہ جس شخص کا انجام موت ہے وہ گویا بیمار ہی ہے یہ امام جعفر صادق رضؓ اور امام محمد باقر رضؓ کا قول ہے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ السَّقَمِ۔ میں بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں

سُقْمُوْنِیَا۔ مشہور مسہل دوا ہے۔

سِقَامٌ جمع ہے سَقِیْمٌ کی جیسے کِرَامٌ جمع ہے کَرِیْمٌ کی

سِقَۃٌ۔ وَسْق کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا بمعنی وَسْقٌ ہے جیسے عِدَۃٌ بمعنی وَعْدٌ اور زِنَۃٌ بمعنی وَزْنٌ ہے

مَا کَانَ سَعْدٌ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ سِقَۃٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ سعد اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک وسق کیلئے تباہ نہیں کرنے کا بعضوں نے ۔۔۔ فِیْ شِقَّۃٍ مِّنْ تَمْرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے کیلئے نہایہ میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے خیر اگر سین مہملہ سے ہو تو اُس کا اصلی باب کتاب الواؤ ہے مگر ہم نے باتباع صاحب مجمع اور نہایہ یہاں ذکر کر دیا۔

سَقْیٌ۔ پانی پلانا سقاک اللہ کہنا عیب کرنا غیبت کرنا۔ ابر سے پانی اتارنا۔

تَسْقِیَۃٌ۔ پانی پلانا

کُلُّ مَاثُرَۃٍ مِّنْ مَاثِرِ الْجَاہِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ اِلَّا سِقَایَۃَ الْحَاجِّ وَسِدَانَۃَ الْبَیْتِ۔ جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک رسم میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی روند ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام کے زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک۔ تو حاجیوں کو پلانا حضرت عباسؓ حاجیوں کو انگور کا شربت پلایا کرتے دوسرے۔ بیت اللہ کی خدمت اور مجاورت (وہاں کی صفائی جھاڑو جھنگہ وغیرہ)

اِنَّہٗ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَقَلَبَ رِدَاءَہٗ آنحضرت

پانی مانگنے کے لئے نکلے پھر اپنی چادر اُلٹی عرب لوگ کہتے ہیں سَقَی اللّٰہُ عِبَادَہُ الْغَیْثَ وَاَسْقَاھُمْ۔ اللہ تعالٰے نے اپنے بندوں کو ابر سے پانی پلایا۔ اسم مصدر سُقْیًا ہے۔

اِسْتَسْقَیْتُ فُلَانًا۔ میں نے فلاں شخص سے پینے کو مانگا۔

وَاَبْلَغْتُ الرَّاتِعَ مَسْقَاتَہٗ۔ میں نے چرنے والے کو پانی پینے کی جگہ میں پہونچا دیا (یہ حضرت عثمان رضؓ کا قول ہے یعنی میں نے لوگوں پر بڑی مہربانی اور نرمی سے حکومت کی جیسے کوئی جانور کو مطلق العنان چھوڑ دیتا ہے جہاں اُس کا جی چاہے چرے پھر پیاس لگے تو پانی کے گھاٹ پر آسانی سے اُس کو لے جائے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالَ لَہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْقِنِیْ شَبَکَۃً عَلٰی ظَھْرِ جَلَالٍ بِقُلَّۃِ الْحَزْنِ۔ اے امیر المومنین مجھ کو اُن کنوؤں کو مقطعہ کے طور پر دیدیجئے جو جلال کے رستہ پر قلۃ الحزن پر واقع ہیں (جلال نجد کے رستہ کا نام ہے اور قلۃ الحزن بھی ایک اونچے مقام کا نام ہے جو دشوار گذار ہے)

اَعْجَلْتُھُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا سِقْیَھُمْ۔ میں نے اُن کو اُن کے پینے کی چیز سے جلدی میں ڈالدیا (اُس کو برابر پی نہ سکے)

وَاِنْ کَانَ نَشْرًا اَمْرٍ مِّنْ یُّسْلِمُ عَلَیْھَا صَاحِبُھَا فَاِنَّہٗ یُخْرِجُ مِنْھَا مَا اُعْطِیَ نَشْرُھَا رُبُعَ الْمَسْقَوِیِّ وَعُشْرَ الْمَظْمِیِّ۔ اگر زمین خراجی کا مالک اپنی زمین پر قابض رکھا جائے تو اُس میں جو پیداوار ہو اگر اُس کو نہر وغیرہ بہتے پانی کر سینچا جاتا ہے تب تو چوتھائی پیداوار خراج میں دے

اور اگر بارانی پانی سے زراعت ہوتی ہے تو دسواں حصّہ دے۔۔

مترجم کہتا ہے دیکھئے اسلامی حکومت نے غیر مذہب والوں سے بھی خراجی زمین میں چوتھائی پیداوار سے زیادہ لینا نادرست رکھا ہے یہ چوتھائی بھی اُس وقت ہے جب بلا دقت نہر کے پانی سے کھیت سیراب ہوتا ہو اگر موٹھ سے پانی دیں یا صرف بارش کے پانی پر مدار ہو تو دسواں حصہ لیا جائے گا اس سے بڑھ کر کاشتکاروں پر کیا آسانی ہوگی یہ بھی غیر مذہب والوں سے لیکن مسلمان کاشتکاروں سے ہر حال میں دسویں حصّے سے زیادہ نہیں لیا جائے گا ایسے انتظام میں کھیت والے کیوں مالدار نہ ہوں گے۔

اِنَّہٗ کَانَ اِمَامَ قَوْمِہٖ فَمَرَّ فَتًی بِنَاضِحِہٖ یُرِیْدُ سَقْیًا۔ حضرت معاذ اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے ایک دن دیکھا ایک جوان اپنا پانی لانے کا اونٹ لیکر اُن کھجور کے درختوں میں جانا چاہتا ہے جو ڈولوں سے سینچے جاتے ہیں۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ قَتَلَ ظَبْیًا خُذْ شَاۃً مِّنَ الْغَنَمِ فَتَصَدَّقْ بِلَحْمِھَا وَاسْقِ اِھَابَھَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار ڈالی تھی کہ ایک بکری لے اُس کا گوشت خیرات کردے۔ اور اُس کی کھال بھی کسی کو دیدے جو اُس کی مشک بنائے (یعنی پانی پینے کی مشک)

اِنَّہٗ بَاعَ سِقَایَۃً مِّنْ ذَھَبٍ بِاَکْثَرَ مِنْ وَزْنِھَا معاویہ نے ایک پینے کا برتن جو سونے کا تھا اُس کے وزن سے زیادہ سونے کے بدل بیچا (یہ زیادتی ربوائی کے بدل تھی)

اَمَرَ بِالشُّرْبِ مِنَ الْاَسْقِیَۃِ وَنَھٰی عَنْ نَحْوِ

الدُّبَّاءِ آنحضرت ﷺ نے مشکوں میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دی اور تو بنی کے مانند برتنوں سے منع کیا (کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے اگر نبیذ میں تیزی آجائے گی تو پینے والے کو معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھٹ جائے گی۔ برخلاف تو بنی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اُس میں نبیذ کی تیزی معلوم نہ ہو گی اور دھوکے میں اُس کو کوئی پی جائے گا)

فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ۔ پھر مشکوں میں اُن کو پلایا گیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح فِی الْاَوْعِیَۃِ ہے یعنی برتنوں میں۔

سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ۔ جو شخص لوگوں کا ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پیئے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت، میوہ، شیرینی وغیرہ۔

یَسْتَسْقُوْنَ فَلَا یُسْقَوْنَ۔ یہ (عرنیین کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی اُن کو پانی نہ پلاتا۔ (اُن کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مثلہ کی ممانعت سے پہلے کی ہے بعضوں نے کہا مثلہ سے نہی تنزیہی ہے

اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی برساتے ہیں یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ستاروں کا ایک خاص وضع پر آجانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں ہے)۔

مَالَکَ وَلَھَا مَعَھَا سِقَاءُھَا۔ تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب (یعنے اُس کو مت پکڑ) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے (کئی دن کا پانی کھٹا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اُس کو پڑا رہنے دے خود بخود اُس کا مالک آن کر لے لیگا)۔

فَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی اُس عورت کا پانی جو سفر میں ملی تھی ایک اونٹ پر سوار آنحضرت ﷺ نے اُس کا پانی زبردستی سے لیا کیونکہ وہ کافر حربی تھی اور کافر حربی کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں دوسرے آنحضرت ﷺ نے اُس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلایا تیسرے اُس کا پانی کم بھی نہیں ہوا یہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا)

نَھٰی عَنِ الْاَسْقِیَۃِ۔ آپ ﷺ نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا

وَھُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْیَا۔ آپ سقیا میں دوپہر کو سونے والے (دم لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک روایت میں قَایِلٌ ہے بائے موحدہ سے یعنی سقیا کے مقابل تعہن ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے۔

سُقِیَ بَطْنُہٗ ثَلٰثِیْنَ سَنَۃً۔ تیس برس تک اُن کو استسقاء کی بیماری رہی اسم مصدر سِقْیٌ ہے بکسرۂ سین اور جوہری نے حرف سُقِیَ بَطْنُہٗ اور اِسْتَسْقٰی بَطْنُہٗ ذکر کیا ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِیَ بَطْنُہٗ بھی مستعمل ہے معنے سب کے ایک ہیں یعنی اُس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا استسقا کی بیماری ہو گئی۔

فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقٰی مَا فِیْ بَطْنِہٖ جب اللہ کا نام لیتا ہے یعنی کھانے والا تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں ڈالا تھا (کیونکہ شروع میں

بسم اللہ نہیں کہی تھی ) وہ سب اُگل دیتا ہے۔
کَانَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَآءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرت ؐ کے لئے میٹھا پانی پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا ( سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے )

اِنَّہٗ تَفَلَ فِیْ فَمِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ سِقَآءً۔ آنحضرت ؐ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا لب مبارک ڈالدیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اُس کی سیرابی ہوگا ( یعنی کبھی پیاسا نہ ہوگا )

اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَآئِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔ اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلادے اور اپنی مردہ بستی کو زندہ کردے۔

یَسْقِیْنَ الْمَآءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔ عورتیں جنگ میں لڑنے والوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کرتیں ( سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ بنت ازور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھ لیا کہ اُن کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند گھر کے باہر نہیں نکلتیں اور گھر میں بھی سوا پان تمباکو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی ہیں نہ ہنر عورتیں تو عورتیں ہند کے مسلمان مرد بھی ماشاءاللہ ایسا دل وگردہ رکھتے ہیں جن کی تعریف نہیں ہوسکتی جنگ کی بات تو درکنار دین کی سچی بات کہنے اور اُس کی اشاعت کرنے میں بھی پس وپیش کرتے ہیں حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ وہ کسی کے دین ومذہب میں دخل نہیں دیتے مگر یہ خوشامد کے مارے اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کو چھپاتے ہیں اُن میں تاویلیں لگاتے ہیں منسوخ آیتوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل قرار دیتے ہیں

نَزَلَتْ حِیْنَ افْتَخَرُوْا بِالسِّقَایَۃِ یہ آیت اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ اخیر تک اُس وقت اُتری جب انہوں نے بیت اللہ میں حاجیوں کو پلانے پر اور کعبہ شریف کی دربانی پر فخر کیا امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علی رضؓ اور عباس رضؓ اور شیبہ رضؓ کے باب میں اُتری عباس رضؓ نے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو ( پانی شربت ) پلاتا ہوں شیبہ نے کہا میں افضل ہوں اس لئے کہ بیت اللہ کی کنجی میرے پاس رہتی ہے میں اُس کا دربان ہوں حضرت علی نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری اور حضرت علی رضؓ کا کہنا صحیح ہوا۔

سُقْیَا رَحْمَۃٍ وَّلَا سُقْیَا عَذَابٍ یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر نہ عذاب کے پانی سے ( عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے گھروں کو گرادے لوگوں کو ڈبودے جانوروں اور کھیتیوں کو تباہ کردے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہوگیا ہزارہا آدمی اور جانور ہلاک ہوگئے ہزارہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہ گئے۔ نعوذ باللہ من عذابہ )۔

سَافِرْ بِسِقَآئِکَ۔ اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ لیکر

سفر کرے۔

کَرِشُہٗ سِقَاءٌ۔ اونٹ کی اوجھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اس میں بھر لیتا ہے)

مَسْقَاۃٌ۔ پانی پلانے کا مقام۔

## بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْكَافِ

سَكْبٌ یا تَسْكَابٌ یا سُكُوْبٌ۔ بہانا۔ بہنا۔

اِنْسِكَابٌ۔ بہنا۔

مَاءٌ مَسْكُوْبٌ یعنی سَاكِبٌ۔ خود بخود زمین کھود کر بہنے والا۔

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُسَمَّى السَّكْبَ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا یا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہر کہیں رکتا نہیں)

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ حَتّٰى يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا سَكَبَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ آنحضرتؐ دونوں عشاؤں کے درمیان (نہایہ اور مجمع کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عشا اور طلوع فجر کے درمیان جیسے نسائی میں ہے) صبح کے پو پھٹنے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے، اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)

اِنَّا نُمِيْطُ عَنْكَ شَيْئًا يَكُوْنُ عَلٰى اَهْلِكَ سُبَّةً سَكْبًا۔ ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو۔

سُبَّةً سَكْبًا یعنی لازمی عار۔ نہایہ میں ہے۔ مَا اَنَا بِمُنْطٍ عَنْكَ۔ جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب مجمع نے بھی اس کی پیروی کی ہے حالانکہ اِنْطَاء کے معنے اعطا یعنی دینے کے آئے ہیں۔ اس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم۔

سَكْتٌ یا سُكُوْتٌ یا سُكَاتٌ یا سَاكُوْتَةٌ۔ چپ رہنا جیسے صُمُوْتٌ ہے مرجانا ٹھہر جانا۔

اِسْكَاتٌ۔ چپ کرنا جیسے اِنْصَاتٌ ہے۔

سَاكُوْتٌ۔ بہت خاموش: ہمنے والا جیسے سِكِّيْتٌ ہے۔

فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ حَتّٰى سَكَتَ۔ پھر ہم نے ماعز اسلمی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرّہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

مَا تَقُوْلُ فِيْ اِسْكَاتَتِكَ۔ آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی پکار کر قراءت نہیں کرتے آہستہ کچھ پڑھتے ہیں) تو اس میں کیا پڑھتے ہیں۔

يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً۔ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک سکتہ کرتے اس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے

اِسْكَاتَةٌ۔ شاذ مصدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سکوتاً ہوتا۔

اِسْكَاتُكَ۔ آپ کا چپ رہنا کیا ہے۔ یعنی اس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اُسْكَاتُكَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک روایت میں يُسْكِتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ ہے۔ معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے۔

وَأَسْكَتَ وَاسْتَغْضَبَ وَمَكَثَ طَوِيلًا
چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے رہے
عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَكَتَ بات کی پھر سکوت کیا جب اُس سکوت کے بعد پھر بات ہوتی ہے اگر بالکل اُس کے بعد بات ہی نہ کرے تو أَسْكَتَ کہتے ہیں

قَالَ أُسْكُتْ ۔ با خاموش۔ یعنی دل میں کہا۔

إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ ۔ یعنی جب مؤذن آذان کو کان میں ڈال چکتا۔

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ ۔ آنحضرت ص کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے کا حکم ہوا اُس میں آپ ص نے پکار کر قرات کی اور جس نماز میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اُس میں آپ ص نے آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)

أَنِينَ صَبِيٍّ يُسَكَّتُ ۔ اُس لکڑی میں ہر روتے کی ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے جو رونے لگا جس کو خاموش کرتے ہیں۔ (اور تسلی دیتے ہیں وہ گن گن کرکے آہستہ آہستہ روتا ہے)۔

فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ ۔ لوگ خاموش ہو رہے۔

فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ آنحضرت ص خاموش ہو رہے (یا آپ ص نے اعراض کیا یا سر جھکا لیا)

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ ۔ تیسری بات پر خاموش ہو رہے۔ (یعنی ابن عباس رض اور بھولنے والے .... سعید بن جبیر ہیں کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کا لشکر طیار کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اُس کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ ۔ آنحضرت ص سے پوچھا گیا پیر جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرت ص نے یہ بیان فرمایا کہ پیر ہی کے دن میں پیدا ہوا اُسی دن مجھکو پیغمبری ملی اُسی دن مجھ پر قرآن اترا)

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی اور چند اکابر اہلحدیث نے اسی حدیث سے جوازِ مجلس میلاد پر دلیل لی ہے لیکن یہ جواز اُسی صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرت ص کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں اور آپ ص کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو بہ صحت منقول ہیں اُن کا تذکرہ کیا جائے لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعرانہ مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہندوستان کے جنوبی ممالک میں تو مولود شریف اس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیڑے بھنگیڑے سیندھی شراب پینے والے حقہ اُڑانے والے آجاتے ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے چلا چلا کر پڑھتے ہیں بیچ میں بیٹھتے جاتے ہیں حقہ اور چرٹ اور سگرٹ بیڑی اُڑاتے رہتے ہیں اور صاحب خانہ اور متعلقین جنھوں نے اُن کو بلایا ہے مزے سے سوتے رہتے ہیں نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا ہے اگر سنیں بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے غرض ساری رات یہ مولودی اہل محلہ کا دماغ پکا کر اُن کی نیند خراب کرکے صبح کو چل دیتے ہیں۔ اور اپنی فیس لے لیتے ہیں ایسی مولود شریف کرنے میں بعوض ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاقی گناہ سر پر پڑتا ہے۔ آنحضرت ص کے ذکر مبارک کے وقت ایسی لاپروائی اور ایسی بے ادبی اور

گستاخی کو کوئی سچا مومن پسند نہیں کرے گا اللہ تعالٰے مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔

جَرَی الْوَادِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ سَکَتَ۔ نالہ تین بار بہا پھر تھم گیا۔

سُکَاتٌ۔ ایک بیماری ہے جس میں آدمی مُردے کی طرح ہو جاتا ہے۔

سُکْتَۃٌ۔ بچے کو جس سے چپ کریں (جیسے کھلونا چسنی شیرینی وغیرہ)۔

اِبْنُ السِّکِّیْتِ۔ ایک راوی ہے اُس کا نام یعقوب ابن اسحاق ہے۔

**سَکْرٌ**۔ بھر دینا بند کرنا۔

سُکُوْرٌ یا سَکَرَانٌ تھم جانا۔

سُکْرٌ۔ بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا جیسے سَکَرٌ اور سُکْرٌ اور سُکْرٌ اور سَکَرَانٌ سب کا معنے متوالا ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِهَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ۔ شراب تو فی ذاتہ حرام ہے اسی طرح وہ شراب جو انگور سے نچوڑی جائے بعضوں نے وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ روایت کیا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ خمر یعنی شراب انگوری تو فی ذاتہ حرام ہے یعنی اُس کا قلیل و کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں اُس قدر پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے لیکن نشہ سے کم مقدار میں پینا درست ہے۔

**مترجم** کہتا ہے امام ابو حنیفہ رح سے ایسا ہی منقول ہے مگر احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے صاحبین نے بھی اُن سے اختلاف کیا ہے صحیح حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ خمر یعنی شراب انگور سے بھی ہوتا ہے اور کھجور سے بھی اور جَو سے بھی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اور اوپر کتاب الخا میں اس کا ذکر گذر چکا ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّکَرُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ۔ ایک شخص کو صفر کا عارضہ ہو گیا (پیٹ میں کیڑے پڑ گئے) لوگوں نے اُس کے لئے شراب تجویز کی آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ نے جو چیز تم پر حرام کی اُس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی (یعنی حرام چیز سے مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)

قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَمَّا شَکَتْ اِلَیْهِ کَثْرَةَ الدَّمِ اُسْکُرِیْهِ۔ آنحضرت صلعم سے ایک عورت نے جس کو استحاضہ کی بیماری تھی یہ شکایت کی کہ اُس کا خون بہت بہتا ہے آپ صلعم نے فرمایا ایسا کر ایک چیتھڑے سے خون بند کر کے اُس پر پٹی باندھ لے یہ سَکْرُ الْمَاءِ سے نکلا ہے یعنی پانی روکنے کا کٹہ (بند)۔

کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے (جس کو اللہ تعالٰی نے حرام کیا)۔

کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے) اور اس سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب کے پینے سے پیدا ہوا جیسے سیری اخیر لقمہ سے تھوڑی ہوتی ہے بلکہ سب لقموں سے ملکر)

سَکَرَاتُ الْمَوْتِ۔ موت کی سختیوں سے (جو) نشہ کی طرح آدمی کے عقل و شعور کو کھو دیتی ہیں۔

بَابُ سَکْرِ الْاَنْهَارِ۔ نہریں بند کرنیکا بیان

یا نہریں بند کرنے کا دروازہ۔

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا۔ تم اُس سے یعنی کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ لانے والا شراب بناتے ہو (یہ آیت اُس وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)

سُكْرٌ۔ شکر

سِكِّيْرٌ۔ نشہ باز۔

سُكُرْكَه۔ جوار کا شراب۔

سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَاخَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ مَالِكٌ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ هِيَ السُّكُرْكَةُ پوچھا گیا غبیرا پینا کیسا ہے فرمایا اُس میں بھلائی نہیں ہے اور اُس کے پینے سے منع کیا امام مالک نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا غبیرا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جوار کا شراب (حبشی لوگ اس شراب کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ہے اُن کا ملک گرم ہے ایسا ہی جو کا شراب جس کو انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے)

خَمْرُ الْحَبَشِ السُّكُرْكَةُ۔ حبشیوں کا شراب سُکرکہ ہے۔

سُكُرُّجَةٌ یا سُكُرُجَةٌ۔ چھوٹی تشتری یا پیالی

لَا آكُلُ فِيْ سُكُرُّجَةٍ۔ میں تشتری میں نہیں کھاتا (یا چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچار، جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اُس کو کھاتے جائیں تو بھوک زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے بعضوں نے کہا چھوٹی پیالی میں کھانا بخیلوں کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتے)

مترجم کہتا ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن شاہ کاسہ یا طباق میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اُسی میں سے ایک ساتھ کھائیں سب کے ہاتھ اُس میں پڑیں اب جو رواج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا تشتری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اُس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور جوارشیں اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چل کر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعف معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں اُن میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے بشرطیکہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا اسی طرح باہ مقویات باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں نادانوں بیوقوفوں کے کام ہیں جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا ہی کیا ضرور ہے اور جب تک شدتِ باہ سے ہم بیتاب نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ خدا نے اُس کو حیوانیت سے ہٹا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ پھر حیوانیت کا زور چاہے یہ ساری خرابیاں اُن لوگوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوا لذائذ جسمانی اور شہوانی کے دوسرا کوئی شغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی

بسر کریں اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کبھی
ان لذائذ جسمانی کے بڑھانے کی فکر نہ کرتے اور
اُن کے کم ہو جانے پر رنج کیا خوشی کرتے واللہ
الموفق

**سَکْسَکَۃٌ**۔ ضعف ناتوانی۔

تَسَکْسُكٌ۔ عاجزی اور تضرّع کرنا۔

**سَکَعٌ** یا سَکْعٌ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل
جانا حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پر چلے جانا
باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا۔

وَھَلْ یَسْتَوِیْ ضُلَّالٌ قَوْمٌ تَسَکَّعُوْا۔ بھلا
کہیں وہ گمراہ بھی سیدھے ہوسکتے ہیں جو حیرت میں
چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود
سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جارہے ہیں ہمارا نکتۂ مقصود
کیا ہے)

حَجَّ مُتَسَکِّعًا۔ اُس نے بن توشہ اور بن سواری
حج کیا (یعنی بے سامان)

**سَکَفٌ**۔ چوکھٹ بنانا۔

اِسْکَاف۔ موچی موزہ بنانے والا۔

اُسْکُفَّۃ۔ دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی
جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں۔

اِسْکَافِیَّہ۔ معتزلہ کا ایک فرقہ ہے۔

اِسْکَاف۔ ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے
کے درمیان پہلے آباد تھا اب پانی میں ڈوب گیا
ابو جعفر اسکافی اُسی کے طرف منسوب ہے بعضوں
نے کہا اُسْکُفَّۃ چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی کو کہتے ہیں

**سَكٌّ**۔ بند کرنا، کھودنا، ڈال دینا، دبانا، کاٹنا۔

اِسْتِکَاكٌ۔ لپٹ جانا۔

خَیْرُ الْمَالِ سِکَّۃٌ مَّاْبُوْرَۃٌ۔ بہتر مال کھجور کے
پیوندی جھاڑوں کی قطار ہے۔

سِکَّۃٌ گلی کوچہ اور سِکَّۃُ الْحَدِیْدِ لوہے کی پٹی
جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعضوں
نے کہا سِکَّہ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ رہتے
ہوں مثلاً سِکَّۃُ الْعُلَمَاءِ جس گلی میں عالم لوگ رہتے
ہوں۔

سِکَّۃُ النَّجَّارِیْنَ۔ جہاں بڑھی رہتے ہوں

اَصْحَابُ السِّكَكِ۔ عمر بن عبد العزیز کے
زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد
کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کیلئے بھیجے
جاتے تھے۔

نَھٰی عَنْ کَسْرِ سِکَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ مسلمانوں کا
سکہ جو رائج ہو اُس کو توڑنے سے منع فرمایا یعنی
روپیہ اور اشرفی کو جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اُس
کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے)۔

مَا دَخَلَتِ السِّکَّۃُ دَارَ قَوْمٍ اِلَّا ذَلُّوْا۔ جہاں
ناگر (یعنی ہل) جس سے زمین جوتتے ہیں کسی گھر والوں
میں گھسا (اُن کو کھیتی باڑی کا چسکہ لگ گیا) بس
ذلیل و خوار ہوئے (کیونکہ رعیت بن گئے اور
کھیتی باڑی میں مصروف رہ کر اب وہ جنگ کرنے کے قابل
نہیں رہیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے اُن کے حاکم
بن کر اُن سے مالگذاری وصول کریں گے ہر
طرح کے ظلم و ستم اُن پر کریں گے۔ مسلمان شروع
سے سپاہی اور جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری
اور جنگی فنون میں سرگرم رہے اُن کی عزت قائم
رہی جب سے کھیتی باڑی میں مصروف ہوگئے
ذلیل اور خوار... رعیت بن گئے نہایہ میں ہے
کہ اس حدیث کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ
عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے اور ساری
ذلت گائے بیل کے دُموں میں (یعنی سپاہ گری

اور گھوڑ سوار
پنے میں ذلت
اِنَّہٗ مُرَبِّیْ
بچہ پر گذرے
اِسْتَکَنَّا اِنْ
اس کو نہ سنا ہو
تو خدا کرے میں
خَطَبَ النّ
غَیْرَ مَسْکُوْكٍ
خطبہ سنا یا اُس
تھیں۔
سَکِّیْ کیل کو
مَشْکُوْكٌ ہے
نہ تھا۔
کُنَّا نَضْمِیْدُ
عِنْدَ الْاِحْرَا
اپنی پیشانیوں
کرتے (سُكْ ا
قَلَادَۃٌ مِّنْ طِیْ
اور سُكْ کا بعض
میں تک پرو دیے
ثُمَّ جَمَعَتْہٗ فِیْ
خوشبو میں ملایا
کَانَ لَہٗ سُکَّۃٌ
کی ایک خوشبو تھ
فَحَمَلَنِیْ عَلٰی
اِلٰی فِی السِّکَاكِ
چل پر اٹھا لیا اور
سُکَاكٌ جَوٌّ۔ یعنی

اور گھوڑ سواری میں عزت و آبرو ہے اور کسانی کھیتی پنے میں ذلت و خواری ہے
إِنَّهُ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ - ایک بکری کے بچہ پر گذرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے۔
إِسْتَكَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ أَسْمَعْتُهُ - اگر میں نے اس کو نہ سنا ہو اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں
خَطَبَ النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَسْكُوْكٍ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا اس منبر میں لوہے کی کیلیں نہیں لگی تھیں۔
سِكِّيْ کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَيْرُ مَشْكُوْكٍ ہے شین معجمہ سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا۔
كُنَّا نُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ - ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر سُک کا جو خوشبودار ہوتی ضماد کرتے (سُک ایک خوشبو ہے عرب لوگوں کی)
قِلَادَةٌ مِّنْ طِيْبٍ وَّ سُكٍّ - ایک ہار خوشبو اور سُک کا بعضوں نے کہا سُک وہ دھاگہ جس میں نگ پرو دیئے جاتے ہیں۔
ثُمَّ جَمَعْتُهُ فِيْ سُكٍّ پھر میں نے اُس کو ایک خوشبو میں ملایا۔
كَانَ لَهٗ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ بِهَا - آنحضرتؐ کی ایک خوشبو تھی آپ اُس میں سے خوشبو لگاتے
فَحَمَلَنِيْ عَلٰی خَافِيَةٍ مِّنْ خَوَافِيْهِ ثُمَّ دَوَّمَ بِيْ فِي السُّكَاكِ مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اُٹھا لیا اور آسمان زمین کے بیچ میں پھرایا
سُكَاكُ جَوٍّ - یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے۔
شَقَّ الْأَرْجَاءَ وَسَكَائِكَ الْهَوَاءِ - کناروں کو اور ہوا کے اوپر کے حصوں کو چیرا۔
سُكَاكٌ - تیر کے اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر پر ہوتا ہے۔
سَكَّاكٌ - کیلیں بنانیوالا۔
سَكَّاءُ - وہ بکری جس کے کان نہ ہوں
يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ - یہودی خیبر کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے۔

## سَكَنٌ - ٹھہراؤ، اقامت۔

سُكُوْنٌ - ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا مسکین فقیر ہو جانا۔
مَسْكَنَةٌ اور تَمَسْكُنٌ - محتاجی فقیری۔
مِسْكِيْنٌ - جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہو بعضوں نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو۔
تَمَسْكُنٌ - مسکین بنا۔
إِسْتِكَانٌ - عاجزی اور فروتنی کی۔
صَدَقَتِ الْمِسْكِيْنَةُ - یہ غریب عورت سچ کہتی ہے۔ یہاں مسکینہ سے ضعیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے۔
اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ - یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر جِلا اور مسکین رکھ کر مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر (نہ امیروں اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ رکھ۔
تَبَأَّسُ وَتَمَسْكَنُ (آنحضرتؐ نے نماز پڑھنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے اپنی

ذلت اور عاجزی اور مسکینی ظاہر کر، اصل نماز میں یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں اگر نماز میں یہ امر نہ ہو تو بڑی چیز فوت ہو گئی اور فروعات اور توابع رہ گئے جیسے مغز نکل گیا صرف ہڈی رہ گئی نہایہ میں ہے کہ قاعدے کی رو سے تسکن ہونا تھا مگر خلاف قیاس بعضے لفظوں میں میم بڑھا دی جاتی ہے جیسے تمدرع اور تمنطق اور تمندل میں عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ تم کو وقار یعنی آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور جلدی اور اضطراب کم عقل کی دلیل ہے)

قَلْيَاتِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ۔ نماز کے لئے اطمینان اور آہستگی کے ساتھ آئے (معمولی چال سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبراتا ہوا)

فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ (زید بن ثابت نے کہا میں آنحضرت ص کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں آپ ص کو غفلت نے ڈھانک لیا (یعنی وحی کی حالت آپ ص پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت اور بیہوشی ہو گئی۔

اَلسَّكِينَةُ مَغْنَمٌ وَتَرْكُهَا مَغْرَمٌ وقار اور سنجیدگی اور متانت ایک نعمت ہے اور اس کا چھوڑ دینا ڈنڈ اور نقصان ہے بعضوں نے کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے۔

مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم اس بات کو دور از قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمر رض کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے۔

كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ لَا نَشُكُّ اَنَّ السَّكِينَةَ تَكَلَّمُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم حضرت محمد ص کے اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی حضرت عمر جو بات کرتے وہ سوچ سمجھ کر بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعضوں نے کہا سکینہ سے رحمت الٰہی مراد ہے بعضوں نے کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلٰى قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الآیۃ بعضوں نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی کا سا اور باقی اعضا سب ہوا کی طرح اور نورانی ہیں بعضوں نے کہا بلی کی صورت ہے جو بنی اسرائیل کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعضوں نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت موسیٰ ع کو ملی تھیں مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رض کے مؤید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حق بات کا الہام ہوا کرتا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت میں ایسے الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت میں عمر رض ہیں۔

فَاَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ السَّكِينَةَ وَهِيَ رِيحٌ خَجُوجٌ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سکینہ یعنی ایک تیز جلدی گذر جانے والی ہوا۔

وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ تم پر ہر بات میں آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (چھچھورا پن اور جلد بازی سے پرہیز رکھو)

اِقْرَاْ يَا فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِينَةُ اے فلانے قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے والے پر آسمان سے اترتی ہے)

نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

اُن پر آسمان سے سکینہ اُترتی ہے اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طیبی نے کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اُس کی صفائی اور نور ظلماتِ نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق و شوقِ عبادت اور لقائے خداوندی کا۔

میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور ذکر اور عبادت الٰہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ وہ مرتے وقت رونے لگے لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے پھر مزہ فوت ہوتا ہے وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت کرنا گرمیوں میں روزے کی پیاس اور بھوک اب یہ مزے میں کہاں پاؤنگا

اَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَكَانَا۔ میرے دونوں ساتھی تو ذلت گوارا کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔

حَتّٰى اَنَّ الْعُنْقُوْدَ لَيَكُوْنُ سَكَنَ اَهْلِ الدَّارِ۔ (امام مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا سارے گھر والوں کو کفایت کرے گا۔ اُن کو بھوک سے تسلی دیگا

حَتّٰى اَنَّ الرُّمَّانَةَ لَتُشْبِعُ السَّكْنَ۔ یہاں تک کہ ایک انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر کر دے گا۔

سَكْنٌ۔ یہ سکون کاف ساکن کی جمع ہے جیسے صَحْبٌ صاحب کی۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِنَا سَكَنَهَا۔ یا اللہ ہمارے ملک میں ملک والوں کی تسلی اُتار (یعنی جس سے اُن کو تسلی تشفی اور آرام و راحت ہو مثلاً وقت پر بارش آب و ہوا کی خوبی امن و امان ارزانی وغیرہ)

اِسْتَقِرُّوْا عَلٰى سَكِنَاتِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔ اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت کا زمانہ ختم ہو گیا (شروع اسلام میں ہجرت فرض تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی کافروں کا زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آجائیں بعد اُس کے جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا مسلمان غالب ہو گئے اُن کی تعداد بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک اور وطن میں رہنے کی اجازت مل گئی)

سَكِنَاتٌ۔ جمع ہے سَكِنَةٌ کی جیسے مَكِنَاتٌ مَكِنَةٌ کی۔

اِئْتِنِيْ بِالسِّكِّيْنَةِ۔ چھری میرے پاس لاؤ۔ مشہور چھری کے معنی میں سکین ہے بغیر ہا کے

اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا كُنَّا نُسَمِّيْهَا اِلَّا الْمُدْيَةَ۔ میں نے چھری کے لئے سکین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم تو چھری کو مُدیہ کہا کرتے ہیں۔

وَلَمْ يَذْهَبْ اِلَى السُّكُوْنِ۔ امام بخاریؒ اس طرف نہیں گئے کہ مسکنت سکون سے مشتق ہے جو حرکت کی ضد ہے پھر مسکنت کا ذکر جو انہوں نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے موافق کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ہر ایک باب میں ذکر کر دیتے ہیں۔

فَيَسْتَكِيْنَا لِشُرْبِهِمَا۔ اُن کے پینے کے لئے وہ عاجزی کریں ایک روایت میں لِيَسْتَكِيْنَا ہے یعنی چھپ رہیں۔

فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَكَانَ۔ جیسے وہ عاجز

بن گیا اُس نے اطاعت اور تابعداری ظاہر کی۔
أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ انصار نے مہاجروں کو اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا (جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام کے ساتھ نکلتا وہ اُس کو اپنے گھر میں رکھتا)
فَلَمَّا كَانَ يَرْمِيْ سَكَنَ۔ جب وہ تیر مار رہا تھا اُس وقت مر گیا۔
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں زمین کے رہنے والوں سے یعنی جن سے عرب لوگ خالی زمین کو بھی بلد کہتے ہیں گو وہ آباد نہ ہو۔
وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ۔ آسمان اور زمین میں جو چیز ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی اللہ ہی کی ہے (جیسے حرکت کرنے والی چیزیں بھی اُسی کی ہیں)
اَلسَّكِيْنَةُ رِيْحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا صُوْرَةٌ كَصُوْرَةِ الْإِنْسَانِ تَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ۔ سکینہ ایک پاکیزہ ہوا ہے جو بہشت سے نکلتی ہے اُس کی صورت آدمی کی سی ہے وہ پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب کعبہ بنایا تو یہی سکینہ اُن پر اُتری اور اِدھر اُدھر چلتی رہی۔ انہوں نے پایہ اُسی کی حرکت پر رکھا بعضوں نے کہا سکینہ وہ توراۃ جو تابوت کے اندر تھی حضرت موسٰیؑ لڑائی کے وقت اُس کو آگے رکھتے تو بنی اسرائیل کے دلوں کو اُس سے اطمینان ہوتا وہ بھاگتے نہیں بعضوں نے کہا ایک صورت تھی زبرجد کی یا یاقوت کی اُس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب کی تصویریں تھیں واللہ اعلم
مَسْكَنٌ۔ مکان گھر اسکی جمع مَسَاكِنُ ہے۔

## بَابُ السِّيْنِ مَعَ اللَّامِ

سَلْأٌ۔ پکانا، صاف کرنا، نچوڑنا، مارنا۔
كَأَنَّمَا يُضْرَبُ جِلْدُهٗ بِالسُّلَاءَةِ۔ جیسے اُس کی کھال پر کھجور کا کانٹا مار رہے ہے۔
سُلَاءَةٌ کھجور کا کانٹا اُس کی جمع سُلَاءٌ ہے
سَلْبٌ یا سَلَبٌ اُچک کرلے جانا، زبردستی چھین لینا، ننگا کرنا۔
تَسْلِيْبٌ۔ بچہ کا مرجانا یا گر جانا۔
إِسْلَابٌ۔ پتے جھڑ جانا۔
تَسَلُّبٌ۔ سوگ کرنا۔
إِسْتِلَابٌ۔ چھین لینا۔ اُچک لے جانا۔
إِنْسِلَابٌ۔ جلدی بھاگنا۔
سِلَابٌ۔ ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلِبَ الرَّجُلُ سَلَبًا آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔
تَسَلَّبِيْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا شِئْتِ۔ سوگ کے کپڑے تین دن تک پہن لے پھر جو تیرا جی چاہے وہ کر بعضوں نے کہا سلاب وہ کالا کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپاتی ہے۔
إِنَّهَا بَكَتْ عَلٰى حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَتَسَلَّبَتْ وہ حمزہ پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے کپڑے پہنے۔
يَحْمِيْ لَهٗ وَادِيَ سَلْبَةَ۔ وادی سلبہ اُس کے لئے محفوظ کر دیں (وادی سلبہ ایک وادی کا نام ہے محفوظ کر دینے سے یہ غرض

ہے کہ وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔
ن قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص
کسی کافر کو مارے وہی اُس کا سامان (کپڑے
ہتھیار وغیرہ) لے لے۔
سَلَبٌ۔ سامان جیسے کپڑے ہتھیار، سواری
کا جانور وغیرہ اُس کی جمع اَسْلَابٌ ہے۔
رَجْتُ اِلٰى جَشَّرٍ لَّنَا وَالنَّخْلُ سُلُبٌ۔ میں
ایک چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو
چرانے کے لئے) اُس وقت کھجور کے درخت
ال تھے (اُن پر میوہ نہ تھا)
لَمْ يُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ۔ جو شخص سامان
پانچواں حصّہ نہیں لگاتا (بلکہ وہ کل کا کل
کا حق ہے)۔
هُوَ مُتَوَسِّدٌ مِّرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ اَوْ
سَلَبٌ۔ وہ ایک تکیہ پر ٹیکا لگائے تھے
کے اندر کھجور کی چھال یا سَلَب بھرا ہوا
سَلَب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں
میں مشہور ہے اُس کی رسّیاں بناتے
بعضوں نے کہا گوگل کی چھال بعضوں نے
ثمام کے پتے (ثمام ایک مشہور درخت ہے)
لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُهَا سَلَبٌ۔ آپ کا
تکیہ تھا یا گدّہ جس میں سلب بھرا ہوا

سَلَبَ ثُمَامُهَا۔ وہاں کی ثمام نے پتّے
تھے

لمبا۔ ہلکا
۔ سلب کی رسی بنانے والا
وبٌ۔ وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ
ہو۔

اُسْلُوْبٌ۔ طریقہ فن اُس کی جمع اَسَالِب اور
اَسَالِيْبُ ہے۔
سَلْتٌ ہاتھ سے نکال ڈالنا، کاٹ ڈالنا
مونڈنا۔ چھیلنا، پونچھنا۔
اِسْتِلَاتٌ۔ اُنگلی سے پونچھنا۔
اِنْسِلَاتٌ۔ بے خبر دیئے چلدینا۔
سَلْتَةٌ۔ ایک بار عرب لوگ کہتے ہیں۔ ذَهَبَ
مِنِّىْ فَلْتَةٌ وَّسَلْتَةٌ۔ وہ مجھ سے آگے نکل
کر چلدیا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔
اَسْلَتُ۔ نکٹا۔
اِنَّهٗ لَعَنَ السَّلْتَاءَ وَالْمَرْهَاءَ۔ آنحضرتؐ
نے اُس عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں
رنگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی مردوں کی شابہت
کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سُرمہ نہیں لگاتی عرب
لوگ کہتے ہیں۔ سَلَتَتِ الْخِضَابَ عَنْ يَدِهَا
اپنے ہاتھ سے رنگ پونچھ ڈالا اُس کو دور کردیا
اُسْلُتِيْهِ وَارْغَمِيْهِ۔ ہاتھوں کا رنگ نکال
ڈال اُس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)
اُمِرْنَا اَنْ نَّسْلُتَ الصَّحْفَةَ۔ ہم کو حکم ہوا
رکابی پونچھ لینے کا اُس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو
اُس کو اُنگلیوں سے پونچھ کر صاف کردینے کا۔
ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا۔ پھر خون کو وہاں سے
پونچھ ڈالا (نکال ڈالا)
فَكَانَ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ۔ حضرت عمرؓ اپنی
لونڈی مرجانہ کے بچہ کو اپنے مونڈھے پر اُٹھاتے
اور اُس کا رینٹ (جو ناک سے بہتا ہے) صاف
کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ
امام حسینؓ کو اپنے مونڈھے پر اُٹھاتے اُن
کی ناک کا رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے

تو وہاں کے صدر مقام ہیں جیسے سندھ وغیرہ ہے
بغیر اجازت اور مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے
یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں ہیں جن پر مسلمان
کو چلنا ضروری ہے۔

ذُو سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ۔ ہر حکومت والا جو عادل اور منصف ہو۔

سُلْطَانٌ عَادِلٌ۔ عادل بادشاہ۔

سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ ظالم بادشاہ کے سامنے۔

تُصِيبُ أُمَّتِي مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ میری امت کو اُنکی حکومت سے تکلیفیں پہنچیں گی

إِلَّا إِذَا سَأَلَ ذَا سُلْطَانٍ۔ بادشاہ وقت سے (اپنا حق) بیت المال میں مانگنا درست ہے (اُس میں کوئی قباحت نہیں جیسے اور شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو بھی سلطان کہتے ہیں کیونکہ اُس کی وجہ سے حجت قائم ہوتی ہے بعضوں نے کہا یہ سلیط سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے ہی سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے۔

**سَلْعٌ۔** چیرنا۔

سَلَعٌ۔ برص دار ہونا، پھٹ جانا۔

تَسْلِيعٌ۔ پھاڑنا، چیرنا۔

تَسَلُّعٌ اور اِنْسِلَاعٌ۔ پھٹنا

سِلْعَة۔ مال، متاع، پونجی۔

أَسْلَعُ۔ جس کو برص ہو یا اُس کا پاؤں پھٹا ہو۔

فَرَأَيْتُهُ مِثْلَ السِّلْعَةِ۔ میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو ایک رسولی کی طرح تھی (یعنی غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے درمیان میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اُس کی مقدار ایک چنے سے لیکر ایک خربوزے تک ہوتی ہے)
ہندی میں اُس کو ہوڑی بھی کہتے ہیں)۔

سَلْعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔

تَرْعَىٰ بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ مَوْتًا۔ وہ سلع پہاڑ میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اُس نے دیکھا ایک بکری مر رہی ہے۔

إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن جو مال بیچا گیا ہو وہ بجنسہ قائم ہو (تلف نہ ہوا ہو)

**سَلْغٌ۔** کچلنا جیسے ثَلْغٌ ہے۔

أَسْلَغُ۔ ابرص لئیم بہت سرخ۔

**سَلْفٌ۔** بکھر سے زمین برابر کرنا

مِسْلَفَة۔ بکھر جس سے کاشتکار زمین برابر کرتے ہیں

سَلَفٌ گذر جانا جیسے سُلُوفٌ ہے۔

سُلَّافُ الْعَسْكَرِ۔ مقدمۃ الجیش۔

سُلَافَة۔ شراب۔

سِلْفٌ۔ سالا ہو یا دیور۔

مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔ جو شخص تم میں سے بیع سلم کرے تو معین ماپ اور معین مدت کے ساتھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَلَّفْتُ اور أَسْلَفْتُ یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمرو کو نقد روپے دے اور اُس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت کے بعد فلاں مال اس طرح کا ..... مجھکو دینا تو اِن میں ضروری ہے کہ اس مال کی نوعیت اور اُس کا وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان کرے تاکہ آگے چلکر کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔

سَلَفٌ۔ بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض کو بھی۔

اِسْتَسْلَفَ مِنْ اَعْرَابِیٍّ بَکْرًا۔ آنحضرتؐ نے ایک گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا۔

لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَیْعٌ۔ سلف اور بیع ملاکر معاملہ کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپئے کو اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ تو فلاں مال کیلئے مجھ سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں ایک شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا۔

مترجم کہتا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے راس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اُس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اُس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرض حسنہ کے اور کوئی قرض جس میں دائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیع عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود

خواروں نے اُس کو نکالا ہے۔ یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو ایک سال کے وعدے پر بیچے پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اُس کو خرید لے اور۔

میں کہتا ہوں کہ یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم و شفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اُس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اُس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ راس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا پھر منہ تک نہیں دکھاتے اِس کے سوا یہ مشکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سود دیئے چل نہیں سکتا اور جب دینا اُن کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت خوش ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپئے خوب مزے سے اُڑائیں گے ہزاروں لاکھوں روپیہ اُن کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وارے نیارے کریں گے خود اُس کے مالک بنیں گے اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے۔ اُن کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولت ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ ماؤزر رفلیں اور ایک ہزار مشن اور کروپ کی توپیں اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب

اور پانچ سو ایرشپ اور زپلین اور سو سب میرائن
اور سی پلین درکار ہیں اُن کے لئے فوراً بیس کروڑ
روپیہ کی ضرورت ہے اب فرمائیے کہ یہ بیس کروڑ
روپیہ کہاں سے آئے مسلمانوں میں اتنی سکت
کہاں ہے کہ بیس کروڑ روپیہ بطور قرض حسنہ
اپنی دولت کو دیں اب اگر سودی روپیہ کسی کمپنی
یا بینک سے نہ لیں اور خاموش بیٹھے رہیں تو
غنیم آکر سارا ملک دبا لیتا ہے اور دار الاسلام
دار الکفر بن جاتا ہے یہ زمانہ وہ تھوڑے ہے
کہ اونٹ کی ہڈی یا سونٹا یا بانس بھی مقابلہ
کے لئے کافی ہے اب تو ماڈرن وار فیر یعنی
نئے نئے اسلحہ آتش بار اور طرح طرح کے بری
اور بحری سامان اور ہتھیار کی ضرورت ہے اگر
یہ سامان طیار نہ رکھو تو اپنے ملک سے ہاتھ
دھو لو پس میری رائے یہ ہے گو ممکن ہے کہ
غلط ہو کہ ایسی سخت ضرورت کی حالت میں بادشاہِ
اسلام کو سودی روپیہ لینا درست ہے اور فقہائے
حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح
کردی ہے کہ سود دینا سخت ضرورت کی حالت
میں اسی طرح دفع ظلم کے لئے رشوت دینا
درست ہے اب رہا کافروں سے سود لینا
تو اس میں تو اختلاف موجود ہے اور ایک طائفہ
فقہاء کا یہ قول ہے کہ دار الحرب میں کافر حربی
سے سود لے سکتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ
مسلمان نہ مسلمان سے سود لے سکتا ہے نہ
اُس کو دے سکتا ہے بلکہ مسلمان کو لازم ہے
کہ اگر وہ مالدار ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو یا اپنی
حکومتِ اسلامی کو بلا سود قرض حسنہ دے اور
مسلمان کافر سے سود لے سکتا ہے اسی
طرح سخت ضرورت کے وقت ..... جب
کوئی گریز نہ ہو تو کافر کو سود دے بھی سکتا ہے
مگر سخت ضرورت سے یہ مراد نہیں ہے کہ شادی
اور چھٹی اور چلہ اور غمی کے فضول رسموں کیلئے
سودی قرض لے یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور ایسا
کرنے میں دُہرا گناہ سر پر پڑتا ہے ایک تو رسم
کا دوسرے سود کا معاذ اللہ. بلکہ سخت ضرورت
سے مراد یہ ہے کہ بھوک سے جان جاتی ہو
یا کسی مسلمان کے جان بچانے کی ضرورت ہو
یا اسلام کی عزت یا عظمت میں فرق آتا ہو
یا اسلام کی سلطنت تباہ ہونے کا ڈر ہو واللہ
اعلم بالصواب۔

وَیُسْلِفُوْنَ فِی الْحِنْطَۃِ اور گیہوں میں وہ
بیع سلم کیا کرتے تھے ایک روایت میں یُسْلِفُوْنَ
ہے معنی وہی ہے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِیْ ثَمَرٍ جو شخص کسی میوے میں
بیع سلم کرے۔

مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ
جو شخص کسی چیز میں سلم کرے تو جب تک وہ
مال (جس میں سلم کی ہے) اپنے قبضہ میں
لے لے اُس کو دوسری طرف منتقل نہ کرے
یا اُس مال کو دوسرے مال سے نہ بدلے مثلاً
گیہوں میں سلم کی تھی اور ابھی گیہوں نہیں لئے
کہ اُس کے بدل چاول ٹھہرا لئے)

وَاجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا۔ اُس کو ہمارے لئے
سلم کردے (جیسے سلم میں روپیہ دیکر اس
کے بدل مال ٹھہرایا جاتا ہے ایسے ہی اس کو
آگے بھیجکر ثواب اور اجر میں سلم کردے یعنی
اُس کے بدل ثواب اور اجر ہم کو آخرت میں

حاصل ہو گویا اُس کی جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گذران دی ہے بعضوں نے کہا سَلَف سے اگلے لوگ مراد ہیں اُس کی باپ دادا اور عزیز و اقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے ہیں یعنی سلف صالحین۔

نَحْنُ عُبَابُ سَلَفِہَا ہم (مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں) اُس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں۔

عُبَاب۔ پانی کا بڑا حصہ۔

نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَکِ (فاطمہ) میں تیرے لئے بہت اچھا آگے جانے والا ہوں (تجھے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا ہوں تاکہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)

اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا اَسْلَفْتَ۔ تو اپنے کفر کی زمانہ کی نیکیوں کو قائم رکھکر مسلمان ہوا (یعنی اللہ تعالی کا فضل اور احسان ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)

فِیْ مَوْضِعِ الْجَرِیْرِ مِنَ السَّالِفَۃِ۔ جہاں پر رسی رہتی ہے گردن میں۔

سَالِفَۃ۔ گردن کا آگے کا حصہ اور گذری ہوئی چیز۔

لَاُقَاتِلَنَّہُمْ عَلٰی اَمْرِیْ حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ میں تو اُن سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلی رہ جائے (یعنی جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں۔

اَرْضُ الْجَنَّۃِ مَسْلُوْفَۃٌ۔ بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار)۔

وَمَا لَنَا زَادٌ اِلَّا السَّلْفُ مِنَ التَّمْرِ۔ ہمارے پاس سوا کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ توشہ نہ تھا ایک روایت میں اِلَّا السُّفُّ ہے یعنی ایک بٹی (زنبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے)

اَبْشِرُوْا بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ (امام حسین علیہ السلام نے امام حسن ؑ سے فرمایا جب آپ پر سکرات کی حالت تھی) خوش ہو جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم اُن سے ملو گے (یعنی آنحضرت ؐ اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اُس کے جواب میں فرمایا بھائی میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو فکر یہ ہے کہ یہ منزل میری دیکھی ہوئی نہیں ہے ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں گیا تھا نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے ہیں)

سَلْفَعٌ۔ بہادر شجاع کشادہ سینہ والا۔

وَشَرُّ نِسَاءِکُمُ السَّلْفَعَۃُ۔ بڑی خراب عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو چلانے والی غل مچانے والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)

لَیْسَتْ بِسَلْفَعٍ۔ وہ عورت (جو حضرت موسیٰؑ کو بلانے آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہ تھی (بلکہ شرماتی ہوئی آئی آہستہ بات کی)

فَقْمَاءُ سَلْفَعٌ۔ ایک طرف کا جبڑا جھکا ہوا یا نیچے کے دانت آگے نکلے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت اُن پر نہ پڑیں (زبان دراز کلا کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بیحیا۔

سَلْقٌ۔ ایذا دینا سخت کلامی کرنا بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا۔ مارنا جلا دینا چت کر دینا چکنا کرنا خوش

کرنا گھسیڑنا جماع کرنا طلاع کرنا چیخنا چلانا۔
لَیْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ اَوْحَلَقَ۔ جو شخص مصیبت
کے وقت چلائے شور مچائے (یا اپنا منہ نوچے
یا بال منڈائے (جیسے ہند کے مشرکوں میں
دستور ہے اُن کا کوئی عزیز مرجائے تو اُس
کے غم میں چارابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم
مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔
لَعَنَ اللّٰہُ السَّالِقَۃَ وَالْحَالِقَۃَ۔ اللہ تعالیٰ
نے (مصیبت کے وقت) چلانے والی اور
سر منڈانے والی عورت پر لعنت کی۔
ذَاکَ الْخَطِیْبُ الْمِسْلَقُ الشَّحْشَاحُ
وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے۔
وَقَدْ سَلِقَتْ اَفْوَاھُنَا مِنْ اَکْلِ الشَّجَرِ
درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے منہ
پک گئے (اُس میں بثور نکل آئے) یہ سُلاق سے
نکلا ہے وہ پھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے
فَانْطَلَقَا بِیْ اِلٰی مَا بَیْنَ الْمَقَامِ وَزَمْزَمَ
فَسَلَقَانِیْ عَلٰی قَفَایَ۔ وہ دونوں فرشتے
مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے
گئے اور مجھ کو چت لٹایا (یعنی پشت زمین سے
لگائی) سَلْقَۃٌ اور صَلْقَۃٌ اور سَلْقَاۃٌ
اور صَلْقَاۃٌ سب کا معنی ایک ہے یعنی
چت لٹایا۔
فَسَلَقَنِیْ لِحَلَاوَۃِ الْقَفَا۔ مجھ کو گدی کے
بیچا بیچ پر لٹایا (یعنی سیدھا چت) نہ یہ کہ
ایک طرف جھکا ہوا)
فَاِذَا رَجُلٌ مُسْلَنْقٍ۔ یکایک ہی ایک
شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا۔
فِیْ مَزْرَعَۃٍ لَّہَا سَلْقٌ۔ اپنے ایک کھیت

میں سِلق بوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑیے
کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اُس کی جمع سُلقان
اور سِلقان ہے۔
سِلْقَہ۔ بدزبان فاحشہ عورت۔
سَلَاقَۃٌ۔ بدزبانی طلاقتِ لسانی
سَلَّاقٌ۔ زبان آور فصیح الکلام۔
اِنَّہٗ وَضَعَ النَّحْوَ حِیْنَ اضْطَرَبَ کَلَامُ
الْعَرَبِ وَغَلَبَتِ السَّلِیْقَۃُ۔ ابوالاسود دؤلی
نے علم نحو کے قواعد اُس وقت بنائے جب
عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا اختلاف
اور طبیعت اور عادت غالب ہوگئی (یعنی
ہر شخص اپنی خوشی خواہ بلالحاظ قواعد جیسا اُس
کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا)
سَلِیْقَہ۔ طبیعت، عادت، خصلت۔
سَلِیْقِیٌّ۔ اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلالحاظ
قواعد کے بات کرنیوالا۔
تَجْعَلُ لَہُمْ سِلْقًا۔ میں نے اپنے گھروالوں
کے لئے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت
علی سے فرمایا ہاں اُس میں سے کھاؤ اور کھجور
زیادہ کھانے سے اُن کو منع فرمایا کیونکہ بیماری
کی نقاہت اُن میں باقی تھی)
سُلُوْقٌ ایک گاؤں ہے یمن میں۔
تَسَلَّقَ الْحَائِطَ۔ دیوار پر چڑھ گیا۔
سَلْکٌ یا سُلُوْکٌ داخل ہونا پیروی کرنا داخل
کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا۔
اِسْلَاکٌ۔ داخل کرنا۔
اِنْسِلَاکٌ۔ داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا
مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ عِلْمًا۔ جو شخص
ایک راستہ پر چلے علم کی طلب میں۔

فِیْ سِلْکِ مَضْمُوْنِہَا۔ اُس کے مضمون کی لڑی میں

وَسُلُوْکِ سَبِیْلِ مَنْ قَبْلَھُمْ۔ اگلے لوگوں کی راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں کے دین میں نئی نئی باتیں نکالیں خواہشوں کی پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے۔

سَالِکْ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیزگار شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو۔ اور اللہ تع کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے اُن کو ہدایت اور ارشاد کرے (اُس کا درجہ مجذوب سے بہت زیادہ ہے)

سَالِکْ۔ متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں۔

سُلَیْکْ۔ عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا دوڑنے والا اُس کی ماں سُلَکَہْ وہ بھی دوڑنے میں ضرب المثل تھی۔

مُسْلَکْ۔ راستہ۔

مَسَالِکْ۔ جمع سُلْکٰی۔ برچھے کی سیدھی مار

سَلٌّ۔ سونت لینا، نرمی سے نکال لینا۔ دانت گر جانا۔

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ۔ نہ چوری ہے نہ خیانت (یعنی چھپی ہوئی چوری)۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَّ الْبَعِیْرَ فِیْ جُوْفِ اللَّیْلِ۔ رات کو چپکے سے اونٹ نکال لے گیا۔

اَسَلَّ۔ چھپا کر چوری کی یا چھپی چوری میں دوسرے کی مدد کی بعضوں نے کہا اِغْلَال۔ زرہ پہننا اور اِسْلَال تلوار سونتنا یا علانیہ لوٹ مار کرنا یا رشوت دینا۔

فَانْسَلَلْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ۔ میں چپکے سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی آہستگی سے کے ساتھ)

فَکَرِھْتُ اَنْ اَسْنَحَہٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِیْرِ۔ مجھکو بُرا معلوم ہوتا کہ کھڑی ہو کر آپ کے سامنے آجاؤں میں پلنگ کے پائنتین کی طرف سے کھسک جاتی۔

فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِکْتَلِ۔ مچھلی زنبیل میں سے نکل بھاگی (چپکے سے نکل گئی)

فَانْسَلَلْتُ۔ میں چپکے سے سرک گیا۔

لَاَسُلَّنَّکَ عَنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ۔ میں آپ کو اُن میں سے اس طرح صاف نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سے ہجو کروں گا کہ آپ کی ہجو نہ ہوگی آپ کو اُن میں سے نکال لوں گا۔

اَللّٰھُمَّ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ یا سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ۔ یا اللہ میرے دل کا کینہ (کھوٹ) نکال ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ بْنُ سَلُوْلٍ۔ عبد اللہ جو اُبی کا اور سلول کا بیٹا تھا (اُبی اُس کے باپ کا نام تھا اور سلول اُس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن لوگوں نے ابن سلول کو اُبی کی صفت سمجھ کر بجر پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)

مَنْ سَلَّ سَخِیْمَتَہٗ فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ۔ جو شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال ڈالے (کسی سے عداوت اور بغض نہ رکھے)۔

مَضْجَعُہٗ کَمَسَلِّ شَطْبَۃٍ۔ اُس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے ہری ڈال کا پوست (یعنی بالکل دُبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعضوں نے کہا مسلِ شطبہ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)

بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ ثَغِبٍ۔ ایک کنڈ کر صاف پانی کے ساتھ سُلَالَہ خالص ستھرا صاف اور آدمی کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ یا اللہ عبدالرحمٰن بن عوف کو بہشت کا صاف ستھرا پانی پلا یا ٹھنڈا خنک سرد ایک روایت میں سَلْسَال ہے ایک میں سَلْسَبِیْل اُن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔

غُبَارُ ذَیْلِ الْمَرْأَۃِ الْفَاجِرَۃِ یُوْرِثُ السِّلَّ بدکار عورت کے آنچل کی گرد سل کی بیماری پیدا کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپھڑ میں زخم پڑجاتا ہے کھانسنے میں خون آتا ہے۔ اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دُبلا ہو جاتا ہے جیسے دِق میں مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں سُلَّ الرَّجُلُ۔ اُس کو سل کی بیماری ہو گئی۔

اَسَلَّہُ اللّٰہُ۔ اللہ اُس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے

سَلِیْل۔ خالص شراب مغز کو ہان۔

مِسَلَّہ۔ بڑا سوا۔

یُسَلُّ سَلًّا۔ میّت کو پائنتین کی طرف سے کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)

اِنَّ رِجَالًا یَتَسَلَّلُوْنَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ۔ کچھ لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھسکتے جاتے ہیں۔

اَللَّجَاجَۃُ تَسُلُّ الرَّاْیَ۔ لجاجت (یعنی چاپلوسی اور اصرار خوشامد پیچھے لگ جانا) عقل کو نکال کر پھینک دیتا ہے (کیونکہ جس کام کے لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں ہوتا دوسرے آدمی کو وہم آجاتا ہے کہ کچھ تو دال میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوسی اور خوشامد کرتا ہے برخلاف اُس کے اپنی عزت قائم رکھکر بے پروائی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست کرے تو قبول ہو جاتی ہے)

فَاِذَا انْمَضَتْ اِنْسَلَّتْ اِنْسِلَالًا۔ جب اُٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے۔

جُنَادَہ سَلُوْلِی۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

اِدْمَانُ لُبْسِ الْخُفِّ اَمَانٌ مِّنَ السِّلِّ وَ اِدْمَانُ الْحَمَّامِ یُوْرِثُ السِّلَّ۔ ہمیشہ موزہ پہنے رہنا سل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ حمام میں نہانا سل پیدا کرتا ہے۔

سِلْسِلَہ۔ زنجیر، لڑی۔

مِنْ رِفْقِ اللّٰہِ لِعِبَادِہٖ تَسْلِیْلُہٗ اَضْغَانَھُمْ وَمُضَادَّتُہٗ لِھَوَاھُمْ۔ اللہ کی یہ مہربانی ہے اپنے بندوں پر کہ اُن کے دلوں سے کینہ نکال لیتا ہے اور اُن کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہو جاتے)

سَلْمٌ۔ ڈنگ مارنا سَلَم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے) چمڑے کی دباغت کرنا، پورا کرنا، فارغ ہونا۔

سَلَامٌ اور سَلَامَۃٌ نجات پانا براءت حاصل کرنا بچ جانا۔

تَسْلِیْمٌ۔ سلام کرنا۔ بچانا۔

مُسَالَمَۃٌ۔ صلح کرنا۔

اِسْلَامٌ۔ گردن رکھدینا، تابعدار بن جانا۔

تَسَلُّمٌ مسلمان ہو جانا، لے لینا، وصول پانا۔

اِسْتِلَامٌ، چھونا یا بوسہ لینا۔

سَلَامٌ، اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب اور آفت اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے

...ت کو دار السلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ
...گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے وہاں کوئی
... بیماری اور مصیبت نہیں آسکتی۔
...هُمْ مَنْ يَدْخُلُ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ تین
...شخصوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اُن میں سے
...ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیٹھا
...رہے (تمام فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر
...گوشہ نشینی اختیار کرے) یا جو شخص گھر میں
گھستے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے۔
...السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ
تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى۔ زندہ لوگوں کو سلام کرے تو
...السلام علیک لیکن علیک السلام
مردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی
عادت تھی مُردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ
مقدم کرتے کیونکہ مُردوں کا جواب سننے کی
توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب
میں کہا جاتا ہے وہ اُن سے کہا گیا اس حدیث
کا مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم
...کیونکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آپ
نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم
دار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اہل القبور یا
السلام علی اہل الدیار من المومنین السلام علیکم
کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا
نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف
سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نماز کی تمامی
میں السلام علیکم کہنا چاہئے اگر سلام علیکم کہے گا
تو بعضوں کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہایہ میں ہے
کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر
میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن

شریف میں سب جگہ سلام آیا ہے بہ تنکیر۔
كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ (عمران بن حصین
نے کہا) فرشتہ مجھکو سلام کیا کرتا تھا (جب تک
بیماری میں مَیں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر
بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دارو کی
طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا
۔۔۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا
یا دوا دارو کرنا منع ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ
دوا دارو کرنا ادنیٰ درجہ والوں کا کام ہے اور
جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہونچ گئے ہیں
وہ ہر بیماری اور دکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں
شفا دینے والا وہی ہے اور۔۔ دوا دارو طبیب
کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں صاحب نہایہ
نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا
ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید
المتوکلین تھے دوا کی ہے اور سعد بن معاذ کو
اپنے ہاتھ سے داغ دیا اُس کا جواب یہ ہے کہ دوا
دارو کرنا اُس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے
جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دارو پر اور دوا
دارو کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا
تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دارو اپنی ذات سے
کچھ نہیں کر سکتی واللہ اعلم۔
فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ فَعَادَ السَّلَامُ۔ پہلے
سلام موقوف ہو گیا (جب میں نے داغ لیا پھر
جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا اور حق تعالیٰ
پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھکو سلام
کرنے لگے (اُن کو بواسیر کی بیماری تھی اُسکے
دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو
فرشتوں نے اُن کو سلام کرنا چھوڑ دیا پھر داغ

چھوڑا اُس سے مُنہ موڑا تو پھر سلام شروع ہو گیا)
مَرَّ رَجُلٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ - آنحضرتؐ پیشاب کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آپ پر سے گذرا اُس نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا (معلوم ہوا ایسی حالت میں اگر کوئی سلام کرے تو جواب دینا فرض نہیں ہے طحاوی نے کہا تیمم کر کے جواب دے یعنی جب حاجت سے فارغ ہو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ راستہ میں پیشاب کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ بے ستری نہ ہو اور عین راستہ میں نہ بیٹھے۔

اِنَّهُ اَخَذَ ثَمَانِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ سِلْمًا آپ نے مکّہ والوں میں سے اسّی آدمیوں کو صلح کے ساتھ لیا (یعنی جنگ کر کے اُن کو قید نہیں کیا بلکہ مکہ والوں کی رضامندی سے اُن کے اسّی آدمیوں کو بطور یرغمال کے اپنے پاس رکھا۔ سِلْمًا اور سَلْمًا۔ بہ فتحہ و کسرۂ سین دونوں کے معنے صلح کے ہیں ایک روایت میں سَلَمًا ہے یعنی اُن کو مغلوب کر کے اور تابعدار بنا کے۔

وَاِنَّ سِلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدٌ لَا يُسَالِمُ مُؤْمِنٌ دُوْنَ مُؤْمِنٍ - مومنوں کی صلح سب ملکر ایک ہونی چاہئے یہ نہیں کہ ایک مومن سے صلح کی جائے دوسرے کو خبر نہ ہو (مطلب یہ ہے کہ صلح اور جنگ دونوں تمام مومنین کے مشورے اور رائے سے ہونی چاہئے ایک دو آدمی اگر کوئی بات ٹھہرالیں تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)

لَا تَبِيْعَنَّكَ بِرَجُلٍ سَلِمٍ - میں ایک آدمی کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لاؤں گا اُس کو تابعدار اور مطیع بنا کر کیونکہ قیدی مطیع اور تابعدار ہی ہوتا ہے)

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ - اسلم قبیلے کو اللہ نے بچا دیا یا اللہ اُس کو بچائے رکھے اُن لوگوں سے جنگ نہ ہو (یہ اِخبار ہے یا دعا ہے)

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے نہ اُس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے اُس کا بچاؤ نہ کرے)

اِنِّىْ وَهَبْتُ لِخَالَتِىْ غُلَامًا فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيْهِ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور کہا اُس کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد نہ کر (یعنی یہ تینوں پیشے اس کو نہ سکھانا اور دوسرے پیشے سکھاؤ تو قباحت نہیں حجام یعنی پچھنے لگانے والا اور قصاب اکثر نجاست میں آلودہ رہتے ہیں دوسرے خون دیکھتے دیکھتے اُن کا دل سخت ہو جاتا ہے اور سنار اکثر دغاباز ہوتے ہیں کھرے میں کھوٹ ملاتے ہیں وعدہ خلافی کرتے ہیں اس لئے ان پیشوں کو بُرا سمجھا

مَا مِنْ آدَمِيٍّ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْطَانٌ قِيْلَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ اللهَ اَعَانَنِىْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ آنحضرتؐ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک شیطان نہ لگا ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ نے اُس کے مقابلہ پر میری مدد کی وہ تابعدار بن گیا (حق تعالیٰ کے

احکام اُس نے قبول کر لئے وسوسہ ڈالنا اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا اُس نے چھوڑ دیا بعضوں نے کہا فَأَسْلَمَ کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا اور حق تعالےٰ کی قدرت سے یہ کچھ عجب نہیں ہے کہ آنحضرت صلعم کا شیطان بھی مسلمان ہوگیا ہو بعضوں نے کہا فَأَسْلَمُ بہ ضمہ میم پڑھا ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اُس کے شر سے سلامت اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر نہیں پاتا۔

كَانَ شَيْطَانُ آدَمَ كَافِرًا وَشَيْطَانِي مُسْلِمًا حضرت آدم ع کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سب سے پہلے مسلمان ہوا تھا (یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں مسلمان ہوا تھا۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رض اسلام لائیں تھیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رض اور لڑکوں میں حضرت علی رض اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم۔

اللَّهُمَّ سَلِّمْنِي مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِي وَسَلِّمْهُ مِنِّي۔ یا اللہ مجھ کو رمضان میں سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ آجائے اور رمضان کا چاند مجھ پر مشتبہ ہو جائے) اور رمضان کو مجھ سے بچا دے (میں اُس میں کوئی گناہ یا بُرا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف رہوں)۔

وَكَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِي شَأْنِهَا۔ (جب حضرت عائشہ رض پر تہمت لگائی گئی) تو حضرت علی رض اُن کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانے والوں میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اُس کا انکار کیا یہ امر بھی حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا) ایک روایت میں مُسَلِّمًا ہے بہ کسرہ لام یعنی حضرت علی رض نے تہمت کو مان لیا (یعنی سُنکر چپ ہو رہے یہ نہ کہا کہ محض جھوٹ ہے اور غلط ہے افترا ہے بہتان ہے جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا) ایک روایت میں مُسِيئًا ہے یعنی حضرت علی اُن کے ساتھ بُرے رہے مطلب یہ ہے کہ اُن کی حمایت اور طرفداری نہ کی یعنی زور کے ساتھ اِس تہمت کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف والوں کی بات سنتے رہے یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں شریک تھے حضرت عائشہ کو اِس بات کا رنج ہوا۔ خصوصاً اُس وقت جب آنحضرت صلعم نے حضرت علی رض سے رائے پوچھی تو اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے یعنی آپ کو اگر کچھ گمان ہے تو عائشہ کو چھوڑ دیجئے طلاق دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ بریرہ کو میرے حوالے کیجئے جو حضرت عائشہ کی لونڈی تھی پھر اُس کو ڈرایا اور دھمکایا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے وہاں تو بڑا بہتان ہی بہتان تھا جو بدمعاشوں نے اُٹھایا تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور ایسی ناپاک بات کو ان بدمعاشوں کو ایسی تہمت لگاتے شرم بھی نہ آئی آخر اللہ تعالےٰ نے اُن کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے

کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی قرآن شریف میں اُن کی پاکی اور عصمت بڑے زور کے ساتھ اُتری جو قیامت تک پڑھی جائے گی سلام اللہ علیٰ حبیبۃ حبیب اللہ المبراۃ من فوق سبع سمٰوات۔

تذاکرنا عند ابراھیم الرھن فی السلم۔ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرو رکھنے کا (مثلاً کوئی بنیا بقال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک میعاد مقرر کرکے اُس کے اطمینان کے لئے کوئی چیز اُس کے پاس گرو رکھدے جیسے آنحضرتؐ نے کیا تھا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اُس کے پاس گرو رکھدی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دیکر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک میعاد پر ٹھہرے اور اطمینان کے لئے اُس کی کوئی چیز بطور گروی کے اپنے پاس رکھے)

انہ اتی الحجر فاستلمہ۔ آنحضرتؐ حجر اسود کے پاس آئے اُس کا استلام کیا (یعنی اُس کو سلام کیا چوم کر یا ہاتھ لگا کر یمن والے حجر اسود کو مُحَیَّا کہا کرتے کیونکہ لوگ اُس کو تحیۃ یعنی سلام کرتے بعضوں نے اِستلام کو کہا کہ وہ سِلام بکسرۂ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِمۃ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں۔

اِستلم الحجر۔ پتھر کو چھوا اور اُس کو ہاتھ لگایا

کان ابن الزبیر یستلم کلھن۔ عبداللہ بن زبیرؓ کعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اُٹھا دیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہؓ سے بیان کیا تھا مگر خدا حجاج ظالم مردود سے سمجھے اُس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کردیا)

بین سلم و اراک۔ سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سَلَم کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے مسواکیں بناتے ہیں)

کان یصلی عند سلمات فی طریق مکۃ۔ (عبداللہ بن عمرؓ) سَلَم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے مکہ کے رستہ میں ایک روایت میں سَلِمات ہے بہ کسرۂ لام یعنی پتھروں کے پاس یہ جمع ہے سَلِمۃ کی بمعنی پتھر۔

علی کل سلامی من احدکم صدقۃ۔ آدمی کی ہر پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے یہ جمع ہے سُلامیہ کی یعنی انگلی کی پور بعضوں نے کہا سُلامی جوف دار ہڈی۔

حتی آل السلامی۔ یہاں تک کہ ہڈی میں [illegible] آگیا۔

من تسلم فی شیء فلا یصرفہ الی غیرہ۔ جو شخص کسی مال میں بیع سلم کرے تو پھر اُس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً گیہوں دینا ہو اور چاؤل دے)

کان یکرہ أن یقال السلم بمعنی السلف۔ عبداللہ بن عمرؓ بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا بُرا جانتے تھے (کیونکہ سَلَم اور اسلام کا ایک ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے)

انھم مروا بماء فیہ سلیم۔ وہ ایک پانی پر گذرے وہاں ایک شخص تھا جس کو سانپ

بچھونے کا ڈنا تھا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سُلِمَتْهُ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اُس کو کاٹ کھایا۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيْمٌ۔ اُن لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا۔

سُلَالِمُ۔ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اُس کو سُلَالِیْم بھی کہتے ہیں۔

أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تو اسلام ... لا (تباہی سے) بچ جائے گا۔

كَادَ أُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ۔ اُمیّہ ابن صلت (جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر) مسلمان کے قریب ہو گیا تھا (اُس کے شعروں میں توحیدِ خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)

أَسْلَمْتُ لَكَ۔ میں تیرا تابعدار رہا (تیرے امر اور نہی کو میں نے قبول کیا)

أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ۔ میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھدیا (تجھ کو سونپ دیا۔ تیرا تابعدار بن گیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی) یعنی تجھ پر تکیہ اور بھروسا کیا۔

لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا) کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ اُن کے ہاتھ کچھ خرید فروخت کریں گے جب تک وہ آنحضرتؐ کو ہمارے سپرد نہ کر دیں (ہم اُن کو قتل یا قید کر ڈالیں) یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا ہاتھ لنجا کر دیا اور معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا اُس کو سب دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا آنحضرتؐ نے ابوطالب اپنے چچا سے یہ حال بیان کیا انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا جھوٹا نکلا تو میں اُس کو تمہارے سپرد کر دوں گا۔ جب اُنھوں نے کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی اُس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کالعدم ہو گیا)

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔ کھجور کے درخت میں سَلَم کرنے کا بیان۔

بَعَثَ أَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ إِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ۔ بنی سُلیم کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سلیم ایک قبیلہ کا نام ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان ستر صحابہ کو مار ڈالا تھا جن کو آنحضرتؐ نے اُن کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا یہ صحابی اصحاب صفّہ میں سے تھے

مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِيْ يَوْمٍ أَسْلَمْتُ۔ کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر اُسی دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا) یہ سعد ابن ابی وقاص کا قول ہے مگر اس میں اشکال یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اُن سے پہلے اسلام لائے تھے اور سعد تو اُنہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے

كَانَ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کے آٹھواں حصہ تھے (یعنی لشکر میں اُن کی تعداد مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے)۔

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ۔ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (جو التحیات میں تھا سلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں (وہ

بھی سکھا دیجئے)
يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ (پہلے کم عمر والا
آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار
پیدل کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو۔
يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ۔ سوار پیدل کو پہلے
سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت
کو) طیبی نے کہا خوب صورت جوان عورت کو
سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو اگر کوئی غیر
مرد اُس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی
طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں مگر
ضرورت سے اور اگر سہواً اُن کو سلام کرے تو
اپنا سلام پھیر لے اسی طرح بدعتی کو بھی سلام
نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام
کرے تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہے فقط انتہی
اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سُنّی اور بدعتی
سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے السلام علی
من اتبع الهدیٰ (فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ) اگر یہودی تم
کو سلام کریں تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو۔
ایک روایت میں علیکم ہے بغیر واو کے۔
كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَ ثَلٰثًا وَإِذَا سَلَّمَ
سَلَّمَ ثَلٰثًا۔ آنحضرت ؐ جب کوئی بات
کہتے تو تین بار کہتے (تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ
جائیں) اور جب اذن ملنے کے لئے سلام
کرتے تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب
آتا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے)
فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ۔ آپ نے دو ہی رکعت
پڑھ کر سلام پھیر دیا (ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک
روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں
بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا

ذکر ہو)
قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔ اسلام ظاہر کرنے سے پہلے
(کیونکہ وہ دل سے تو کبھی مسلمان ہی نہیں ہوا
تھا یعنی عبداللہ بن اُبی منافق)
فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا۔ پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو
(یعنی قدیم الاسلام ہو ایک روایت میں...
أَقْدَمُهُمْ سِنًّا ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو)
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا قَبْلَ عِبَادِهٖ۔ السلام علینا
اَلسَّلَامُ عَلٰی عباد اللہ کے پہلے کہتے لَا
تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ۔ یوں نہ کہو اللہ پر سلام
(کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے
اللہ پر سلام کا معنی یہ ہے۔ کہ اللہ ہمارے شر
اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اُس کو کوئی شر
اور ایذا نہیں پہونچا سکتا کیا مجال وہی سب
کو بچانے والا ہے اُس کا بچانے والا کوئی
نہیں ہے)
يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ
آنحضرت ؐ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت
کی) پڑھتے اُن میں فاصلہ کرتے (دو دو رکعتوں
کے بعد بیٹھتے تشہد پڑھتے ملائکہ پر سلام بھیجتے)
كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ
پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشہد میں یوں کہتے
جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرت ؐ
نے فرمایا یوں کہو السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین۔ تو اللہ کے کل نیک بندوں کو (فرشتوں
کو اور انبیاء اور اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائے گا)
يَقُوْلُ اللّٰهُ أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب
کام مجھ کو سونپ دیئے۔

اَوْ مُسْلِمًا مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنے آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق۔ دوسرے صرف زبانی اقرار ڈر اور خوف کی وجہ سے۔

مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ۔ جب سے ہم نے اُن سے جنگ کی (یعنی سانپوں سے) اب تک ہمارے اور اُن کے درمیان صلح نہیں ہوئی کہتے ہیں شیطان سانپ کے مُنہ میں گھس کر بہشت میں گیا اس لئے کہ فرشتے اُس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)

وَاِنْ كَانَ لَشَرًا اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا اگر خراجی زمین کی پیداوار ہو جس پر اُس کے مالک کا قبضہ برقرار رکھا گیا ہو۔

اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مکّے کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ۔ اُن کے مُنہ سلام ہیں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں) جیسے وَاَيْدِيهِمْ طَعَامٌ۔ اُن کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ (جریر نے کہا) میں تو سورۂ مائدہ اُترنے کے بعد ہی اسلام لایا جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا اُن پر مسح کرو باوجود اس کے میں نے آنحضرت کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا بلکہ سورۂ مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو اُن کو دھوؤ

جیسے اکثر علمائے اہلِ سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے بعضوں نے کہا نمازی کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو اُن پر مسح کرے یا اُن کو دھوئے اور شیعۂ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ اُن کی دھینگا مُشتی ہے ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بتواتر آنحضرتؐ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اُس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں جیسے سر کا مسح اُس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اُسی پر مسح کرنا کافی ہے)

اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ۔ تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ۔ اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب چاہتا ہے سلامتی اُٹھا لیتا ہے اور آفت اور بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دُعا آئی ہے اتنی ہی وارد ہے یعنی انت السلام ومنک السلام والیک یعود السلام اب یہ جو بعضے لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے

بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرتؐ نے فرمایا بس وہی ہمارا حرزِ جان ہے اور وہی کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ۔ سلام تم پر اے مومن گھر والو۔ یہ آپ نے قبرستان میں جا کر فرمایا مُردوں کو سلام کیا اُن سے مخاطبہ کیا معلوم ہوا کہ مُردے اپنی قبروں میں ہمارا سلام اور کلام سنتے ہیں لیکن وہ ہم کو اپنا جواب نہیں سنا سکتے اہلحدیث کا قاطبۃً یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماعِ موتیٰ کا انکار کیا ہے اُن کے انکار سے کیا ہوتا ہے اور تعجب ہے اُن اہلحدیث پر جو لوگوں کو تو ابو حنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابو حنیفہ کے مقلد بن جاتے ہیں سماعِ موتیٰ کی نفی میں اُن کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اسی طرح حرمتِ سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور اُن احادیث کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو اُن کے خلاف وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن حزم رح نے استدلال کیا ہے اسی طرح شرک و بدعت میں محمد بن عبد الوہاب اور مولانا اسمٰعیل کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس۔ عجیب بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخطا نہ تھے۔ انہوں نے بہت سے مسائل میں خطائی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِیْزَابِ۔

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ۔ ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے (الحمد للہ کے بدل) السلام علیک یا رسول اللہ کہا (بھلا یہ سلام کا کیا موقع تھا) آپ نے (جواب میں) اُس کی نادانی ظاہر کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام (خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بھی بعضے بیوقوفوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے موقع بے موقع درود پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر ہم نے اس مقام پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے جیسے حیدرآباد میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم کوئی تراویح کے بعد چلا چلا کر اذان کی طرح یہ پکارتا ہے السلام علیک یا آدم صفی اللہ۔ السلام علیک یا نوح نجی اللہ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے بنگلور میں بعضی مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے الصلوۃ یا مومنون الصلوۃ سنۃ الجمعہ پکارتے ہیں کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ گاتا ہے الحمد

جـ الفقراء والمساکین گویا شریعت اُن کے ہاتھ
کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا۔ ارے بیوقوفو
شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں
طریقہ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے
کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر صلعم
کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور
گستاخی ہے بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے
اور کہے کیا قباحت ہے میں نے تو چار رکعتیں
اور زیادہ کر دیں اور نماز تو عبادت ہے اگر اُس
کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو ایسے
شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے جیسے
آنحضرت صلعم نے اس چھینکنے والے کی نادانی کی
طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ تھا کہ
چھینک کے بعد الحمد للہ کہنا چاہئے السلام
علیٰ رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے۔

سلمان فارسیؓ۔ مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں
اصفہان یا رام ہرمز کے کاشتکار تھے اور دین
میں آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری
سے ملے اُس کی صحبت میں رہے اُس نے
مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیجدیا
اُس نے تیسرے کے پاس یہاں تک کہ آخری
پادری نے اُن کو پیغمبر آخر الزماں کے ظہور کی
خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ
طیبہ کو روانہ ہوئے راہ میں لٹیروں نے اُن
کو قید کر لیا غلام بنایا بکتے بکتے مدینہ تک
پہنچے دو سَو پچاس برس تک زندہ رہے ۳۶ھ میں
انہوں نے وفات پائی بڑے مخلص اور عاشق
رسول اور محب اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ
وحشرنا معہ۔

يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کر کے
اُس دوگانہ کو جدا کرتے یعنی تشہد پڑھکر کیونکہ
اُس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء
ہیں سلام کیا جاتا ہے۔

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔ ہم کو سلامتی کے
رستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی
رضامندی تک پہنچائیں)۔

اَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا۔ یا اللہ میں تجھ سے سلامتی
والا دل چاہتا ہوں (جو عقائد فاسدہ اور خیالات
باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات
سے بیزار تیری رضامندی کا طلبگار ہو)

اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ مَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ الخ آنحضرت صلعم جب فرض نماز سے
سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ اللھم انت السلام
اخیر تک کہیں (اس کے بعد اُٹھ جاتے مطلب
یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کی طرح ہر نماز کے بعد
خواہ مخواہ لمبی دعائیں ہاتھ اُٹھا کر نہ کرتے بعضی
نے کہا مراد وہ نماز ہے جس کے بعد راتبہ سنت
ہے جیسے ظہر اور مغرب اور عشا لیکن عصر اور
فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے رہنا
مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ
صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے
رہتے جہاں فرض پڑھتے)۔

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر
بالالتزام دعا کرنا گو منع نہیں ہے مگر سنت بھی
نہیں ہے سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد
سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ
اُس وقت تک دربار الٰہی میں حاضر ہے

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی اُتنی امید نہیں ہے جتنی حضوری دربار کے وقت میں ہے۔

أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ - تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں سے آیا (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا)

وَالدَّاخِلُ بِسَلَامٍ - جو شخص گھر سے نکلے اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچکر اپنے گھر میں آجائے۔

هُوَ سَلَامُكُمْ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَدُّهُمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ سَلَامُكَ عَلٰى نَفْسِكَ - قرآن شریف میں جو آیا ہے فَسَلِّمُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ اُس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں آپ سلام کیا۔

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهُ فَإِنْ كَانَ فِيهِ أَحَدٌ يُسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا - جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اُس کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام اُن لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں

دِيْنُ اللّٰهِ اِسْمُهُ الْاِسْلَامُ وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنُوْا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُوْنُوْا فَمَنْ أَقَرَّ بِدِيْنِ اللّٰهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللّٰهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ - اللہ کے دین کا نام اسلام ہے وہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار کرے (زبان سے شہادتین ادا کرے) وہ مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں پر عمل بھی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)

جَعَلَهُ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهُ - اللہ تعالیٰ نے اسلام کو امان بنایا جو کوئی اسلام لائے وہ سلامت رہے گا (مسلمان اُس کے جان اور مال کو نقصان نہیں پہنچائیں گے)

أَيْنَ وَادِي السَّلَامِ قَالَ ظَهْرُ الْكُوفَةِ - وادیٔ سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر۔

أُمُّ سَلَمَةَ - آنحضرتؐ کی مشہور بی بی۔

أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا - مجھ کو بہشت میں سلامتی کے ساتھ لے جا (یعنی عذاب سے بچاکر)

سَلَامَة - شاہِ زنان حضرت شہربانو کا لقب تھا جناب امیرالمومنین نے اُن سے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا جہان شاہ آپ نے فرمایا تو شہربانو ہے۔

أَسْلَمُ - ایک چھوٹے ستارے کا نام بھی ہے۔

يُسْلِمُكَ إِلٰى قَبْرِكَ خَالِصًا - تجھ کو تیری قبر کو سونپ دے گا اُس حال میں کہ تو اکیلا ہوگا (نہ عزیز و اقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال اسباب)

وَسَلِّمْهُ لَنَا - رمضان کو ہمارے لئے سلامت رکھ (اُس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف کھلا رہے تاکہ روزے میں شک نہ واقع ہو)

أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ - جو اُن سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح رکھیں اُن سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو اُن

لڑوں۔ اُن سے میں بھی لڑوں گا (تو آنحضرتؐ کے
اہل بیت سے لڑنے والا آنحضرتؐ سے لڑنے
والا ہے ایسا شخص کبھی مومن نہیں ہو سکتا۔
ایک روایت میں اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَنِیْ وَ
حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَنِیْ ہے یعنی جو کوئی مجھ سے
صلح کرے میں بھی اُس سے صلح رکھوں گا اور جو
کوئی مجھ سے لڑنا چاہے میں بھی اُس سے لڑوں
گا۔ اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ ؎ ور جنگ
جوئی نہ دارم درنگ۔
لَا یُطَهِّرُ اللّٰهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتّٰی یُسْلِمَ لَنَا وَ
یَکُوْنُ سِلْمًا لَّنَا۔ اللہ تعالٰی کسی بندے کا
دل اُس وقت تک پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمارا
تابعدار نہ ہو جائے اور ہم سے ملکر نہ رہے۔
خُذْ بِاَیِّ الْحَدِیْثَیْنِ شِئْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِیْمِ
جب دو حدیثیں ایک دوسرے کی متعارض وارد
ہوں اور دونوں صحیح ہوں اور جمع نہ ہو سکے نہ مقدم
مؤخر معلوم ہو۔ تو جس حدیث پر تو چاہے عمل کر
سکتا ہے تابعداری کے طور پر۔
تَسَالُمٌ۔ مصافحہ۔
سُلَیْمَانُ۔ مشہور پیغمبر۔
سَالِمِیَّہ۔ ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں کا جو
اللہ کو یعنی اُس کی ذات کو ہر جگہ اور ہر مکان میں
کہتا ہے۔
مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ کے اکثر
جاہل مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت
کا مذہب یہ ہے کہ ذاتِ الٰہی بالائے عرش بیرون
از احاطہ ممکنات ہے اور علم اُس کا ہر جگہ ہے۔
سُلَیْمَانِیْ حال عربوں کے محاورہ میں افغان کو
کہتے ہیں۔

سَلْوٌ یا سُلُوٌّ یا سُلْوَانٌ یا سُلِیٌّ بھول جانا
تسکین پانا، ایک واقعہ کی یاد سے غافل ہو جانا
دل بہل جانا۔
تَسْلِیَۃٌ یا اِسْلَاءٌ تسلی دینا کسی کا رنج دور
کرنا، غم غلط کرنا۔
تَسَلِّیْ۔ تشفی دل بہل جانا تسکین پانا۔
سُلْوَانٌ۔ دوائے مسلّی یعنی تسکین بخش۔
سَلْوٰی۔ شہد اور ایک قسم کا پرندہ ہے سفید
جو جنگل میں بنی اسرائیل پر آتا تھا۔
وَتَکُوْنُ لَکُمْ سَلْوَۃٌ مِّنَ الْعَیْشِ۔ تم کو زندگی
کا چین ملے۔
اِنَّ اللّٰهَ اَلْقٰی عَلٰی عِبَادِہٖ السَّلْوَۃَ بَعْدَ الْمُصِیْبَۃِ
وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَانْقَطَعَ النَّسْلُ۔ اللہ تعالٰی نے
اپنے بندوں پر مصیبت کے بعد تسلی اُتاری۔
(آدمی کو رو رو کر صبر آ جاتا ہے۔ اگلی مصیبت
بھول جاتا ہے اگر ایسا نہ کرتا اور برابر رنج
قائم رہتا کبھی صبر نہ آتا تو انسانی نسل مٹ
جاتی کیونکہ مصیبت اور رنج سے کوئی انسان
خالی نہیں پھر اگر یہ رنج سدا دل میں رہتا تو
دنیا قائم نہ رہتی ہر ایک آدمی اپنے رنج میں
گھٹ گھٹ کر ہلاک ہو جاتا دنیا کے سب
کاروبار بند ہو جاتے)۔
سَلَّانِیْ مِنْ هَمِّیْ۔ میرا رنج بھلا دیا مجھ کو
تسلی دی۔
سَلًی۔ مشیمہ (یعنی وہ پوست جس کے اندر بچہ
رہتا ہے)
سَلًی۔ اُس پوست کا کٹ جانا عرب میں
ایک مثل ہے۔
وَقَعَ الْقَوْمُ فِیْ سَلَی جَمَلٍ۔ لوگ اونٹ کے

بچہ دان میں پڑ گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ بچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے نہ اونٹ کا)

اِنْقَطَعَ السَّلٰی فِی الْبَطْنِ۔ یہ پوست پیٹ ہی میں رہ گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست باہر آتا ہے تو بچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو بچہ مر جاتا ہے۔

جَاءُوْا بِسَلَا جَزُوْرٍ فَطَرَحُوْهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ۔ ایک اونٹنی کا بچہ دان (جو سڑا ہوا پڑا تھا قریش کے کافر لے کر آئے اور آنحضرت ص کی پشت مبارک پر رکھ دیا آپ نماز پڑھ رہے تھے (جب آپ سجدے میں گئے تو عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے سے یہ بچہ دان لیکر آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹھے مارنے۔

اَیُّكُمْ یَاْتِیْ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ۔ تم میں کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کا بچہ دان لیکر آتا ہے بعضوں نے کہا یہ پوست جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو آدمی میں مشیمہ کہتے ہیں اور جانوروں میں سلا مگر بات یہ ہے کہ مشیمہ تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے بچہ اس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا بچہ تو بہ قدرت الٰہی اس پوست (جھلی) کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

مَا قَرَأَتْ بِسَلًا۔ کبھی اس کے پیٹ میں بچہ نہیں ٹھہرا (یعنی کبھی اس کو حمل نہیں رہا)

فَرْثُهَا وَدَمُهَا وَسَلَاهَا۔ اس کے گوبر اور خون اور بچہ دان میں سے۔

مَرَّ بِسَخْلَةٍ تَتَنَفَّسُ فِیْ سَلَاهَا۔ ایک بکری کے بچہ پر گذرے جو اپنے بچہ دان میں دم توڑ رہا تھا۔

لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰی مُغِیْبَةٍ یَقُوْلُ مَا سَلَیْتُمُ الْعَامَ وَمَا نَتَجْتُمُ الْاٰنَ۔ کوئی مرد تم میں سے اس عورت کے پاس۔ نہ جائے جس کا خاوند غایب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو اور یوں کہے اس سال تو تم نے اپنے جانور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جنا بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں مَا سَلَأْتُمْ تھا ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اس سال گھی نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدل دیا

بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ جُدُدٌ فَاَلْقَی الْمُشْرِكُوْنَ عَلَیْهِ سَلَا نَاقَةٍ فَمَلَئُوْا بِهَا ثِیَابَهٗ۔ ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے اتنے میں (کمبخت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھر دیئے (خراب کر دیئے خدا اُن پر سمجھے اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے آخر اس کا بدلہ پایا مسلمانوں کے ہاتھ سے خوب جوتے کھائے مارے گئے تو کتوں کی طرح اُن کی لاشیں اندھے کنوے میں ڈال دی گئیں نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن۔

سَلًا کی جمع اَسْلَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے۔

## بَابُ السِّینِ مَعَ الْمِیْمِ

سُمَالٌ ۔ سایہ۔

سَمَوْءَلُ ۔ ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہوگیا

عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفٰی مِنَ السَّمَوْءَلِ سموئل سے زیادہ وعدے کا سچا۔

سُمَالُ النَّخْلِ ۔ بیر کے کچرے کے ساتھ مکھی بھی نکل آئی۔

سَمْتٌ طریقہ، بیچ کا راستہ، اچھے لوگوں کی شکل اور خصلت، اپنے گمان پر راستہ چلنا، قصد کرنا ایک بات یا راستے طیار کرنا۔

تَسْمِیْتٌ ۔ ایک راستہ لازم کرلینا، کسی چیز پر اللہ کا نام لینا، دعا کرنا جیسے تَشْمِیْتٌ ہے شین سے۔

سَمْتُ الرَّاْسِ ۔ آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو۔

سَمْتُ الْقِبْلَةِ ۔ اُفق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اُس کی طرف رخ کرے تو اُس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

سَمُّوا اللهَ وَدَنُّوْا وَسَمِّتُوْا ۔ کھانے کے وقت اللہ کا نام لو اور اپنے پاس کر کھاؤ (دوسروں کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ) اور (کھانے کے بعد) کھلانے والے کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روزی میں ترقی کرے یا یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۔ جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

تَسْمِیْتُ الْعَاطِسِ ۔ چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یرحمک اللہ کہنا) بعضوں نے کہا یہ سَمْت سے نکلا ہے بمعنی اچھی شکل اور ہیأت کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے کیونکہ چھینکتے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے اکثر لوگوں نے تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اُس کیلئے دعا کرنا۔

فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِهٖ وَهَدْیِهٖ ۔ وہ لوگ اُس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دینداری میں نہ حسن اور جمال ظاہری میں) بعضوں نے کہا سَمْت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں ۔ اِلْزَمْ هٰذَا السَّمْتَ ۔ اِس چال کو لازم کرلے۔

فُلَانٌ حَسَنُ السَّمْتِ ۔ فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے۔

اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ ۔ اچھا طریق اور اچھی چال۔

مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْیًا وَّدَلًّا بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ ۔ حذیفہ رض نے کہا، ہم آنحضرت م کے ساتھ خصلت اور چال اور وضع میں مشابہ عبداللہ بن مسعود رض سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبداللہ بن مسعود رض سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرت م کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے تو ہر بات میں آنحضرت م کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور

حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)
لَا اَدْرِیْ اَیْنَ اَذْھَبُ اِلَّا اَنِّیْ اُسَمِّتُ
میں نہیں جانتا کہ ہر جارہا ہوں البتہ بیچ کی
راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں
کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان
اور اٹکل اور رائے سے ایک طرف کو جا
رہا ہوں۔
حَتّٰی تُحُقِّقَتِ السَّمْتَانِ۔ دونوں صفتیں
ثابت ہوگئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام
آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور
تھے۔
وَیَتَسَمَّتُ فِیْ مَلَآئَتِہٖ۔ اپنی چادر میں اچھے
لوگوں کے وضع رکھتے تھے۔
خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ
سَمْتٍ وَّلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ۔ دو باتیں منافق
میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مؤمن کی نشانی
ہیں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی
سمجھ (یعنی دین کا علم) جس شخص میں یہ دونوں
باتیں ہوں یعنی دین کا عالم بھی ہو اور پھر نیک
روش ہو (بدکاری اور بد وضعی سے پاک ہو)
وہ تو نور علیٰ نور ہے اور پکا مؤمن ہے۔
مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب
ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اُس کے
بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل
کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اُس پر
عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی
جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو مل جائے
تو اُس کی صحبت اکسیر سمجھے یعنی عالم باعمل
خدا ترس متقی پرہیزگار متبع سنت بندگانِ خدا

پر مہربان اور شفقت کرنے والا مرنج اور مرنجان
سبحان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنائے
اُس سے بیعت کر لے وہی سچا درویش اور
فقیر ہے باقی بڑے بڑے نام اور القاب
رکھنے والے مولوی اور مشائخ شیخی کرنیوالے
ڈینگ مارنے والے اَنَا وَلَا غَیْرِیْ کا دم بھرنے
والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات
اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے اپنی
تئیں دوسروں سے بہتر سمجھنے والے مسلمانوں
کو کافر بنانے والے کفر کے فتاویٰ بات بات
میں چلانے والے علم و فضیلت ظاہر کرنے کیلئے
ردّ و قدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے مجدد اور
مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم
کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا
اِن القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے
والے اور اُن کو اپنے لئے پسند کرنے والے
بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور
بحث کرنے والے یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں
اِن کی صحبت سے بھاگنا چاہیے چہ جائے
کہ اُن کو مرشد یا پیر بنانا یا اُن سے بیعت
کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اُس
کا امتحان یوں کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور
بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق
ادا کرتا ہے یا نہیں اگر ان میں سے کسی بات
میں خلل پاؤ مثلاً دیکھو کہ اُس میں غرور ہے
دنیا کی طمع ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے
یا دنیا داروں کی بہ نسبت نیک اور مفلس
مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطر داری کرتا ہے
یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش

رکھتا ہے یا دنیا کے لئے اللہ کے بندوں سے جھگڑتا ہے ناشم ناشائستہ مقدمے چلاتا ہے یا دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے مولویوں اور درویشوں سے اپنی تئیں بڑھ چڑھ کر جانتا ہے اُن کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے اپنے تئیں بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال کرتا ہے تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اُس کی صحبت میں رہو یا اُس کو اپنا مرشد بناؤ اُس کی صحبت تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد کرے گی۔

اِلْزَمُوا سَمْتَ آلِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد ﷺ کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر)

اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ اچھی خصلت اور اچھی چال چلن امانتداری ہر معاملہ میں سچائی حرام کاری سے پرہیز خلقِ خدا پر مہربانی اور شفقت رحم و کرم خوش کلامی شیریں بیانی ہنس مکھ نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

لِلْمُسْلِمِ ثَلٰثُوْنَ حَقًّا وَّعَدَّ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر تیس حق ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے والے کے لئے دعا کرے۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَدَعُ تَسْمِيْتَ اَخِيْهِ اِذَا عَطَسَ فَيُطَالَبُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا جواب نہیں دیتا آخرت میں اُس سے بازپرس ہوگی مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک کا جواب دے سکتا ہے "یرحمک اللہ" کہہ سکتا ہے اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے درود شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعضے علمائے اہلحدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السِّمَاتِ جس کو دعائے شبور بھی کہتے ہیں امام جواد سے منقول ہے کہتے ہیں یہ دعا تیر بہ ہدف ہے اور اس میں اسم اعظم مندرج ہے واللہ اعلم۔

**سَمْجٌ**۔ چکنا۔ بدمزہ۔

سَمَاجَةٌ بمعنی قَبَاحَةٌ۔ بُرائی بدوضعی۔

تَسْمِيْجٌ بُرا بدوضع بدصورت کرنا

عَاثَ فِيْ كُلِّ جَارِحَةٍ مِّنْهُ جَدِيْدٌ بِلٰى سَمَّجَهَا۔ اُس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت اُٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اُس کو بدصورت کر دیا ہے۔

**سَمْحٌ** یا سَمَاحٌ یا سَمَاحَةٌ یا سُمُوْحٌ یا سُمُوْحَةٌ یا سِمَاحٌ سخاوت کرنا، دینا مراد پوری کرنا، نرم ہونا، سخی ہونا۔

سَمُحَ یا سَمَّحَ۔ سخی ہونا۔

تَسْمِيْحٌ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا، بھاگنا، نرمی کرنا، نرم ہونا۔

اِذَا لَمْ تَجِدْ عِزًّا فَسَمِّحْ۔ جب تجھ کو زور نہ ہو تو نرمی اور ملائمت کر (عاجزی اور شیریں کلامی سے اپنا کام نکال لے)۔

مُسَامَحَةٌ۔ نرمی کرنا، درگذر کرنا چشم پوشی کرنا بخش دینا، غلطی کرنا۔

اَسْمِحُوْا لِعَبْدِیْ کَاِسْمَاحِہٖ اِلٰی عِبَادِہٖ۔ میرے بندے پر ویسی ہی بخشش کرو (اُس کی خطاؤں سے درگذر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔

سَمَحَ اور اَسْمَحَ کا ایک ہی معنی ہے بعضوں نے کہا اَسْمَحَ کا معنی تابعدار ہوا

اِسْمَحْ یُسْمَحْ لَکَ۔ تو بندگانِ خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اُن سے رحم و کرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔

اَلسَّمَاحُ رَبَاحٌ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اُس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے کیونکہ لوگ اُس کی دوکان پر بہت مال خریدتے ہیں اور جو سوداگر سخت گیر ہوتا ہے دین لین میں سختی کرتا ہے اُس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا۔ سادی سیدھی آذان دے (اُس میں گانے کی طرح تال سُر نکالنا حرفوں کو بڑھانا، لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے)۔

کَانَ سَمْحًا سَہْلًا۔ آنحضرتؐ سخی اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)

اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)۔

لِیَکُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ۔ آنحضرتؐ منا سے لوٹتے وقت ابطح یعنی محصب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زنانہ وغیرہ چھوڑ جاتے کہ مکہ سے مدینہ کو نکلنا آسان ہو اور اس لئے کہ محصب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے

وَلٰکِنْ بِالْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ۔ میں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا بلکہ سیدھی سادی آسان شریعت دیکر۔

خِیَارُکُمْ سُمَحَاؤُکُمْ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (حلیم اور بردبار)

اَلسَّمَاحَۃُ الْعَدْلُ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ۔ سماحت کیا ہے تنگی اور فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل و کرم پر اعتماد رکھنا اُس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے)

اَلسَّمَاحَۃُ اِجَابَۃُ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ۔ سماحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا (اُس کو خالی نہ پھرانا) اور اللہ کی راہ کا خرچ کرنا۔

سُمَحُ الْکَفَّیْنِ نَقِیُّ الطَّرَفَیْنِ۔ ہاتھوں کے داتا، زبان اور شرمگاہ کے پاک۔

سِمْحَاقٌ۔ دماغ کی وہ جھلی جو ہڈی سے لپٹی ہوتی ہے اور اُس زخم کو بھی کہتے ہیں جو اُس جھلی تک پہنچ جائے۔

سُمْحُوْقٌ۔ لمبا کھجور کا درخت۔

سَمَاحِیْقُ الْغَیْمِ۔ ابر کے باریک باریک ٹکڑے۔

سَمْخٌ۔ نکلنا کان کے سوراخ میں مارنا۔

کَانَ یُدْخِلُ اِصْبَعَیْہِ فِیْ سِمَاخَیْہِ۔ آنحضرتؐ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کان کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے۔

اِذْ ضُرِبَ عَلٰی اَسْمِخَتِہِمْ۔ اُن کے کان تھپک دیئے گئے (وہ سو گئے)

سُمُدًا۔ ہمیشہ۔

سُمُودٌ۔ غرور سے سر اونچا کرنا تیز چلنا
ماہر ہونا، حیران ہو کر کھڑے رہنا، غافل
ہو جانا، سر اُٹھانا۔
تَسْمِیْدٌ۔ بال مونڈھ ڈالنا جیسے تَسْبِیْدٌ
ہے۔
اِسْمِیْدَادٌ۔ غصہ سے پھول جانا۔
سَمِیْدٌ۔ میدہ۔
اِنَّهٗ خَرَجَ وَالنَّاسُ یَنْتَظِرُوْنَهٗ لِلصَّلٰوۃِ
قِیَامًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ سَامِدِیْنَ ۔
حضرت علی رض باہر نکلے لوگ کھڑے کھڑے
نماز کے لئے اُن کا انتظار کر رہے تھے۔ فرمایا
مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں (سامِد
کہتے ہیں اُس شخص کو جو سر اُٹھائے سینہ باہر
نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو)
غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم
لوگ کیوں کھڑے ہوئے حکم تو یہ ہے کہ جب
امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے
ہوں ورنہ بیٹھے رہیں۔
مَاھٰذَا السُّمُوْدُ۔ یہ سامد رہنا کیسا بعضوں
نے کہا سُمُوْد سے مراد یہاں غفلت اور
بیہوشی ہے۔
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ
اَیْ مُسْتَکْبِرُوْنَ ۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا
وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اُس کا معنی یہ ہے تم غروری
ہو گھمنڈی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ حمیر
قبیلہ کے محاورہ میں اُس کا معنی یہ ہے تم گاتے
رہتے ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔
اُسْمُدِیْ لَنَا۔ یعنی کچھ ہم کو سنانے کے لئے
گا جلالین میں ہے وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کا معنی
یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو متوجہ ہو کر نہیں
سنتے کرمانی نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی
کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے تا کہ آنحضرت
بھول جائیں اور دوسرے لوگ اُس کو سُن نہ
سکیں۔
اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُسَمِّدُ اَرْضَهٗ بِعَذِرَۃِ
النَّاسِ ایک شخص اپنی زمین میں (کھاد کے طور
پر) آدمیوں کا پاخانہ ڈالا کرتا حضرت عمر رض نے
کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اُسکی
پیداوار لوگوں کو کھلائے۔
سَمَاد۔ کھاد جیسے گوبر لید وغیرہ۔
اِسْمَادَّتْ رِجْلُهَا۔ اُس کا پاؤں سوج گیا۔
اِسْمَدَّ اور اِسْمَادَّ۔ ہلاک ہوا، تباہ ہوا۔
سَمَادِیْر۔ وہ کالے کالے ٹیکے جو ضعف بصارت
میں یا نشہ کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔
اِسْمَدَرَّ بَصَرُہٗ۔ اُس کی آنکھ میں سمادیر ہو گئے
سُمَیْدِر۔ بادشاہ۔
سَمَنْدَر۔ ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے اُسکو
سَمِیْدَر بھی کہتے ہیں۔
سَمِیْذٌ۔ میدہ جیسے سَمِیْدٌ دال مہملہ سے۔
سَمَیْذَعٌ۔ سردار کریم النفس شریف اُس کی جمع
سَمَاذِعْ ہے۔
سَمَیْدَعٌ۔ دالِ مہملہ سے غلط ہے۔
سَمَرٌ یا سُمُوْرٌ۔ جاگنا رات کو باتیں کرنا گرم سلائی
سے آنکھیں پھوڑنا پانی ملا کر نرم کرنا چھوڑ دینا
چرنا، پینا، کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے تَسْمِیْر
ہے۔
مَا سَمَرَ السَّمِیْرُ یا اَسْمَرَ السَّمِیْرُ یعنی ہمیشہ
جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا

رہے۔

مُسَامَرَۃٌ اور تَسَامُرٌ۔ رات کو باتیں کرنا

اِنَّهٗ كَانَ اَسْمَرَ اللَّوْنِ۔ آنحضرتؐ کا رنگ گندمی تھا دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید۔

يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکا دینے کے لئے) تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوہنے کے بعد جب اُس کا حال معلوم ہو جائے) کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دیدے نہ گیہوں کا (یعنی گیہوں دینا اُس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دیدے تو وہ اور بات ہے ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ ہے یعنی ایک صاع اناج کا دیدے نہ گیہوں کا ایک روایت میں مِنْ طَعَامٍ سَمْرَاءَ ہے یعنی گیہوں کا ایک صاع دیدے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے رُدَّ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔ جتنا دودھ لیا ہو اُس کا دُوگنا گیہوں دیدے۔

فَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ۔ اُن کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی سلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اُس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبھو کر اُس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے)۔

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُسَمِّرْهَا ایک روایت میں فَلْيُشَمِّرْهَا ہے شین معجمہ سے یعنی جس کا جی چاہے اُس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اُس کو چھوڑ دے۔

مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا هٰذَا السَّمُرُ۔ ہمارے کھانے کو سوا سُمر کے اور کچھ نہ تھا سَمُر اسم جمع ہے سَمُرَۃ کی سَمُرَات اُس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا، اُس کے پھل کھاتے ہیں یَا اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ۔ اے سمرہ کے لوگو یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اِس درخت کے تلے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی یعنی بیعت الرضوان۔

اِذْ جَاءَ زَوْجُهَا مِنَ السَّامِرِ۔ اتنے میں اُس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا سَامِر اسم جمع ہے جیسے بَاقِر اور جَامِل یعنی گائے اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَمَرَ الْقَوْمُ يَسْمُرُوْنَ فَهُمْ سُمَّارٌ اور سَامِرٌ۔ یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں۔ ان بات کرنے والوں کو سُمَّار اور سَامِر کہتے ہیں۔

اَلسَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ (باتیں) کرنا آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا اس لئے کہ سونا موت کی طرح ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد مرے (اس لئے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ کھلے گی) اصل میں سَمَر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں عرب لوگ ایسی راتوں میں باتیں اور گپ شپ کیا کرتے۔

لَا اَطُوْرُ بِهٖ مَا سَمَرَ سَمِيْرٌ۔ میں اُس کے پاس نہ جاؤں گا جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا

قائم ہے یعنی زمانہ سَمِیْرٌ زمانہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَا أَفْعَلُهُ مَا سَمَرَ ابْنَا سَمِيْرٍ۔ میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں بیٹے (رات اور دن) قائم ہیں۔

كَانَ يَسْتَمِرُ عِنْدَهُ۔ رات کو اُن کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے)

سَمِيْرٌ۔ داستان گو جو رات کو حکایتیں بیان کرے۔

أَسَلُّ سُمْرٌ۔ گندم گوں، برچھے (نیزے)

أَسْمَرَانِ۔ پانی اور گیہوں یا پانی اور نیزہ

مُسْمُوْرٌ۔ سخت بدن، دُبلا۔

سَامَرْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ میں نے حضرت علیؑ سے رات کو باتیں کیں۔

سَمُّوْرٌ۔ ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستینیں بناتے ہیں۔

فَأَتَى سَمُرَةً فَاسْتَظَلَّ بِهَا۔ ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اُس کے سایہ میں بیٹھے۔

سُمَارٌ کیل مَسَامِیر جمع۔

سُمْرُ الْعَجَايَاتِ۔ گندم گوں پاؤں کے پٹھوں والے۔

سَمْسَرَةٌ۔ خرید و فروخت کرنا، دلالی کرنا۔

كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا التُّجَّارَ۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں لوگ ہم کو سمسار کہا کرتے آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سمسار وہ شخص جو بائع اور مشتری کے درمیانی ہو کر معاملہ کراتا ہے ہمارے ملک میں اُس کو دلال کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)

لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا۔ جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اُس کا درمیانی نہ بنے (یعنی اُس کا مال بکوا دینے میں بلکہ خود اُس کو بیچنے دے۔ اِس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک ارزاں بیچنا چاہے یہ اُس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)

سَمْسَمَةٌ۔ دوڑنا۔

سُمَاسِمٌ۔ لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو۔

سَمْسَمٌ۔ لومڑی۔

سَمْسَامٌ۔ بھیڑیا یا ہر چیز سبک اور تیز۔

فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِ امْتَحَشُوْا كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ۔ وہ لوگ دوزخ سے جلے بھُنے نکلیں گے گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہو کر رہ جاتی ہیں بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّاسَمِ ہے یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے کلوٹے ہو کر)

سَمْطٌ۔ گرم پانی ڈال کر بال نوچنا لٹکا دینا تیز کرنا۔

سُمُوْطٌ۔ خاموش رہنا بگڑ جانا۔

تَسْمِيْطٌ۔ چپ رہنا۔ چھوڑ دینا۔

سِمْطٌ۔ ہار نگینے یا موتیوں کا۔

سِمَاطٌ۔ دسترخوان۔ صف۔

مَا أَكَلَ شَاةً سَمِيْطًا۔ آپ نے بال نوچی ہوئی سموچی بھنی ہوئی بکری نہیں کھائی۔

شَاةٌ مَسْمُوْطَةٌ۔ کھال سمیت بھنی ہوئی بکری جس کے بال گرم پانی سے نکال دیے گئے ہوں یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے (طیبی)

سے کہا کھال نکال لینے کے بعد جو بکری بھنی جائے اُس کو خَمِیط کہتے ہیں۔

مِنْ سُمُطِ اللّآلیِ۔ موتیوں کی لڑیوں میں سے سِمْط کی جمع ہے یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوئے ہوں خالی دھاگے کو سِلک کہیں گے۔

رَأَیْتُ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعْلَ اَسْمَاطٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سَمِیط کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دوسرا تلا ملا کر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔

نَعْلٌ اَسْمَاطٌ جیسے ثَوْبٌ اَخْلَاقٌ اور بُرْمَۃٌ اَعْشَارٌ کہتے ہیں۔

حَتّٰی سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ۔ صف کے کنارے تک سلام کیا یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے

لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ سِمَاطَیْنِ۔ ہم صف باندھ کر دونوں کناروں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے۔

سِمَاط کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار اُس کے دونوں کنارے۔

بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ۔ دونوں صفوں کے درمیان

کَانَ فِی السِّمَاطِ صف میں تھا۔

فَصَفَّ النَّاسُ لَہٗ سِمَاطَیْنِ فَلَبّٰی الْحَجَّ۔ آنحضرتؐ میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو گئے آپ نے حج کی لبیک کہی۔

فَقَامُوْا یَعْنِی الْحُجَّابَ وَالْبَوَّابَ سِمَاطَیْنِ۔ چوکیدار اور دربان دو صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکریؑ کے آنے کے ساتھ ہے)

بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَہٗ بِالسَّمِیْطِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالسَّعِیْدَۃِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالْاُنْثٰی وَالذَّکَرِ۔ آنحضرتؐ نے اپنی مسجد ایک اینٹ کی بنائی پھر بڑھا کر ڈیڑھ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ جوڑ کر (یعنی دو دو اینٹ)

ھُمْ عَلٰی سِمَاطٍ وَّاحِدٍ۔ وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں۔

مَا سُمِطَتْ بِہٖ جس سے آراستہ کی گئی۔

سَمْعٌ یا سِمْعٌ سُننا۔

تَسْمِیْعٌ اور اِسْمَاعٌ۔ سنانا۔

سَمَاعٌ۔ سُننا اور ذکر جو سنا جائے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو۔

سَمَاعٌ۔ گانا۔

سَمِیْعٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصّہ الٰہی ہے جیسے بَصِیْرٌ۔ ہر چیز کا دیکھنے والا۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اُس کی سنتا ہے اُس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے یہاں سماع بمعنی قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں۔

اِسْمَعْ دُعَائِیْ۔ میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر۔

قُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰہُ لَکُمْ۔ ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں

کہیں اہلحدیث کا مذہب یہی ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ - تیری پناہ اُس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا - سننے والے کو چاہئے کہ سن لے اور گواہ کو چاہئے کہ گواہ رہے ہم نے اللہ کی تعریف کی اُس نعمت پر جو اُس نے ہم کو عطا فرمائی یا اُس کی آزمائش اور امتحان پر تو بلا عرب کی زبان میں خیر اور شر دونوں میں مستعمل ہوتی ہے۔ سَمَّعَ سَامِعٌ ہے یعنی سننے والا اُس کو دوسروں کو پہنچا دے۔ بعضوں نے کہا سَمِعَ سَامِعٌ کا ترجمہ یوں ہے کہ سننے والے نے سن لیا جو ہم نے اللہ کی تعریف کی۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى - تو مُردوں کو (یعنی کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اس آیت سے سماعِ موتی کی نفی نہیں نکلتی جیسے حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع سے یہاں سماعِ اجابت مراد ہے۔ جیسے اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث سے سماعِ موتی ثابت ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اہل حدیث کے بڑے بڑے امام جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں اسی کے قائل ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اُس کا انکار کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے انک لا تسمع الموتی کا معنی یہ ہے کہ تو اُن جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا جن کو اللہ تعالے نے جاہل بنایا ہے تو یہ آیت اُس حدیث کے خلاف نہ ہوگی۔ ما انتم باسمع من ھؤلاء - یعنی تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے جو آگے مذکور ہوگی۔

اَیُّ السَّاعَاتِ اَسْمَعُ - کونسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے اُس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

فَسَمِعْتُ مِنْهُ كَلَامًا لَمْ اَسْمَعْ قَطُّ قَوْلًا اَسْمَعَ مِنْهُ - میں نے آپ کا ایسا کلام سنا کہ اُس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں سنا۔

مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ سَامِعُ خَلْقِهٖ - جو شخص لوگوں کو اپنے نیک کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا طالب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات کی سنتا ہے اُس کا حال لوگوں کو سنائے گا ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِهٖ - یعنی اللہ بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے والی ہے اُس کو سنائے گا ایک روایت میں اَسَامِعُ خَلْقِهٖ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا کی رضامندی کے لئے تو اللہ تعالیٰ اُس کا حال اپنی مخلوق پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے ریاکار ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالے قیامت کے دن صرف اُس کے نیک کاموں کا ثواب اُس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں تو اُس کے نیک کاموں کا بدل اُس کو یہی ملے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی زبانی اُس کو خوش کر دے گا دینے لینے کا کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک

بادشاہ کی تعریف میں لکھا اُس کو سنایا خوش کیا بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھکو کل ایک لاکھ روپیہ اس کے صلہ میں دوں گا جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا تو عجب بیوقوف ہے ارے تونے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا میں نے بھی ایک بات کہکر تجھکو خوش کر دیا دین لین سے کیا مطلب بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تع قیامت کے دن اُسکا حال سب لوگوں کو سنائے گا اُس کو فضیحت کرے گا کہ اُس نے یہ نیک کام میری رضامندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریا کار اور مکار اور شہرت اور ناموری کا طالب تھا۔

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ۔ جو شخص لوگوں کے عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اُس کے عیب دوسروں کو سنائے گا (یعنی چاہ کن را چاہ درپیش جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اُن کو بدنام کریگا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل و خوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بُرا بول نہ بولو تمکو بھی وہی پیش آئے)

اِنَّمَا فَعَلَہٗ سُمْعَۃً وَّرِیَاءً۔ اُس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا (نہ خدا کی رضامندی کے لئے)

فائدہ :- ریا کاری دل کی صفت ہے جو اللہ تع ہی کو معلوم ہوتی ہے اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اُس کا عمل ضائع ہوگا آخرت میں کچھ ثواب اُس کو نہیں ملیگا پر دوسرے کسی مسلمان کو اُس کی نسبت یہ کہنا کہ یہ مخلص نہیں ہے ریا کار ہے شہرت اور ناموری کا طالب ہے ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا کمبخت حاسد اور شقی ہے وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اس کمبخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے اگر کوئی بُرا کام کرے تو اُس کو بُرا کہتا ہے اگر نیک کام کرے جب بھی اُس کو بُرا کہتا ہے ریا کار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے وہ اس ڈر سے جو کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریا کار قرار دیں گے پس یہ شخص مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ہوا نہیں اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستائش کرے تاکہ اُن کا دل بڑھے اور زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اُس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تع کے حوالہ ہے اگر اُن کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرت ؐ نے جو اس حدیث میں فرمایا کہ اُس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی بات اور تھی اللہ تع آپ کو بعض اوقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں۔

اَتَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اُکَلِّمُہٗ اِلَّا اُسْمِعُکُمْ۔ کیا میں تم کو سناتا ہوا اُن سے بات کروں یعنی مجھ کو حضرت عثمانؓ سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں اُن کو سمجھاتا ہوں تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سنتے رہو یہ کیا ضروری ہے ایک روایت میں اِلَّا سَمْعَکُمْ ہے ایک میں اِلَّا یُسْمِعُکُمْ

ایک میں اُسْمِعُکُمْ ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں اُن سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سُنا کر۔

لَا تُخْبِرُ اُخْتِیْ فَتَتْبَعُ اَخَا بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِھَا۔ اس بات کی خبر میری بہن کو مت کر وہ بکری قبیلے والے کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں۔

خَرَجَ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِھَا۔ یعنی بن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل کھڑا ہوا۔

اَلْقٰی نَفْسَہٗ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِھَا اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈال دیا جس کا حال کچھ نہیں جانتا زمخشری نے کہا یہ تمثیل ہے۔ یعنی اُن کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سُنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔

مَلَاَءَ اللّٰہُ مَسَامِعَہٗ۔ اللہ نے اُس کے کان بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مِسْمَعٌ کی جمع ہے یا سَمْعٌ کی۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ یَثْرِبَ وَاِنَّہٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ نَفَیْتُمُوْہُ نَفْیَ الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ (ابوجہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمدؐ یثرب یعنی مدینہ میں جا کر اُترے ہیں وہ تم پر بہت غصے میں کیونکہ تم نے تو اُن کو ایسا نکال کر پھینک دیا۔ جیسے چیچڑی (گوچڑی) جانوروں کے کانوں پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال کم ہوتے ہیں تو گوچڑی اُس پر سے پوری صاف نکل آتی ہے کوئی حصہ اُس کا کان پر باقی نہیں رہتا مطلب یہ کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے ایسا نکالا کہ اُن کا کوئی تعلق اس سرزمین سے باقی نہیں رکھا ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی یا آٹے میں سے بال نکال ڈالتے ہیں)

اِبْعَثْ اِلَیَّ فُلَانًا مُسَمَّعًا۔ فلاں شخص کو بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیج دے مُسَمِّعٌ بیڑی کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے۔ مُزَھَّرًا۔ گلے میں لکڑی ڈال کر جو آواز دیتی ہو اُس کا بیان کتاب الزاء میں گذر چکا۔

سَمِعَہٗ اَمْ لَا۔ سنا یا نہیں سنا۔

مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ۔ میں جو کہہ رہا ہوں اُس کو تم اُن سے بڑھ کر نہیں سنتے۔ (سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں ڈال دی گئی تھیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتیٰ کا ثبوت ہوتا ہے اور قتادہ کی یہ تاویل کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا (آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے تھا اور ارواح زندہ تھیں اُن کا جسم مرگیا تھا۔ روح نہیں مری تھی علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ اُن کو دنیاوی زندگی اُس وقت نہیں تھی ورنہ حرکت کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم تھی جس کو حیاتِ برزخی کہتے ہیں پھر قتادہ کا یہ کہنا کہ اللہ نے اُس وقت اُن کو زندہ کر دیا تھا بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب بھی سماعِ موتیٰ ثابت رہے گا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ نے اُن سے بات کی تھی ایسا ہی کیا عجب ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام

کریں تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدن یا جزء بدن میں حیات ڈال دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہوا ورنہ کیا اینٹ پتھر کو سلام کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن قیم نے صراحتاً سماع موتیٰ کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے مُردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اُس کا انکار منقول ہے اور اُن کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا)۔

کَاَنَّکَ تَسْمَعُہٗ مِنْ یَحْیٰی۔ تو گویا اس حدیث کو خود یحییٰ سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اُس کو ہو بہو بلا کسی تصرف اور تحریف کے نقل کیا ہے)

عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ۔ مردوں پر قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (اُن مردوں کا چیخنا چلانا یا عذاب کی آواز) سنتے ہیں (اس حدیث سے بھی سماع موتیٰ کی تائید ہوتی ہے)۔

قَالَ اَبُوْ رَزِیْنٍ یَسْمَعُوْنَ قَالَ یَسْمَعُوْنَ وَلٰکِنْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا۔ ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ صاف سماع موتیٰ کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل ہوگی)۔

کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا۔ میں اُس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کر وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ اُس آدمی میں حلول کر جاتا ہے جیسے حلولیہ بیدینوں کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا مگر اُس کام میں جس میں اللہ کی رضامندی ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا ہے شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اعضاء سے بھی زیادہ میں اُس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کو تجرید اور تفرید اور انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو سیر الی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں۔

وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَہٗ۔ میں نے اُس کے سوا وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کا کوئی صحابی وہاں باقی نہ رہا)۔

فَیُنَادِیْھِمْ بِصَوْتٍ یَسْمَعُہٗ مَنْ قَرُبَ کَمَا یَسْمَعُہٗ مَنْ بَعُدَ۔ پھر اللہ تعالیٰ (میدان حشر میں) اُن کو آواز سے پکارے گا جس کو دور والا اُس طرح سُنے گا جیسے نزدیک والا (یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوگی اُس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کے کانوں میں برابر آواز پہنچا دے)۔

مَا سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّہٗ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ۔ میں نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبداللہ بن سلام کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے پھر آنحضرتؐ پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرتؐ سے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اُس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اور دس کے لئے

بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرۂ مبشرہ امام حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ بلال رض)

کَیْفَ یَسْمَعُوْا .... وَاَنّٰی یُجِیْبُوْا ۔ کیونکر سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے۔

فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ ۔ بلانے والا اُن کو سنا سکے (یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر اُن کو کوئی بلائے تو اُس کی آواز سن لیں)۔

حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا ۔ اگر نماز میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین نہ ہو جائے کہ حدث ہوا مجمع البحار میں ہے کہ حدث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا شرط نہیں ہے بالاجماع بلکہ حدث کا یقین ہو جانا کافی ہے)

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَی ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ فَاَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِیْثَ ۔ ابن ابی رافع کے پاس ہمارے ساتھ چلو میں اُن سے حدیث سنوں۔ ایک روایت میں فَاسْمَعْ ہے یعنی اُن سے حدیث سن لے۔

لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً مَا اَخْبَرْتُكَ ۔ اگر میں نے یہ حدیث آنحضرت ص سے ایک ہی بار سنی ہوتی (اور مجھ کو اُس میں شک ہوتی) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی بار سنے وہ بیان کرنے کے لائق نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ حدیث آنحضرت ص نے فرمائی۔ اُس وقت تک بیان کرنا نہیں چاہیے)

لَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ ۔ میں اُن کو گرج کی آواز نہ سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے پانی برستا رہتا گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا بھی اُن کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی رہتی)۔

اِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَیْئًا ۔ حضرت عباس رض آنحضرت ص کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا اُنہوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات سنی ہے جس پر اُن کو غصہ تھا وہ بات یہ تھی کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اُتارا ہوا ہوتا تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں پر اُتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے مردودوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب اور عقل اور علم ان سب باتوں میں آنحضرت ص ساری بستی والوں سے افضل تھے)

فَخَرَجَ سَمِعَهُمْ یَتَذَاكَرُوْنَ ۔ باہر نکلے اُن کے نزدیک پہنچے اُن کی بات سننے کو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ ۔ میں نے تمہاری بات سنی اور جو تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں (حبیب میں دوسرے پیغمبروں کی تمام فضیلتیں جمع ہیں جیسے خُلت حضرت ابراہیم کی اور کلام حضرت موسیٰ کا اور حُسن حضرت یوسف کا مزا آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری)

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔ یہ دونوں (یعنے حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ) کان اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے (کان اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سُننے اور اُس کی نشانیاں دیکھنے میں کان اور آنکھ ہیں سب مسلمانوں سے زیادہ حق بات سُنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں اُن میں غور کرتے ہیں)۔

اِنْ کَانَ یَسْمَعُ مُجْهَرَنَا۔ جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اُس کو سُنتا ہے (تو جو بات ہم چپکے سے کریں اُس کو بھی وہ سُن لے گا کیونکہ وہ اپنے عرش معلّٰی پر ہے جو کروڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اُس سے برابر ہے اگر وہ سُنتا ہے تو سب سُنتا ہے اور جو نہیں سُنتا تو کچھ نہیں سُنتا)

کَلِمَتُهٗ یُسْمِعُ النَّاسَ۔ اُس کی بات کو لوگ سن سکیں۔

سَمِعْتُ جَابِرًا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ۔ تم نے جابرؓ سے بدنی کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو اُن سے پوچھا گیا تھا اُنہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّيقِ يَا خَيْرَ النَّاسِ فَقَالَ اِنْ قُلْتَهٗ فَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یوں پکارا "یا خیر الناس" یعنی سب آدمیوں میں بہتر اُنہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے سورج جن لوگوں پر نکلا اُن میں عمرؓ سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیا بالاتفاق حضرت عمرؓ سے افضل ہیں

مترجم کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ کلام بطریق تواضع و انکسار فرمایا اِن چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بتاتا تھا ایک بار حضرت امام حسینؑ نے ابوبکر صدیق سے پوچھا آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے اُنھوں نے کہا آپ کے والد ماجد پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا ابوبکر صدیق اسی لئے محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ اِن چاروں میں کسی کو دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت نہ دینا چاہیئے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بیان کرنا کافی ہے اگر اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل اور مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَئِنْ یَسْمَعْ بَعْضَهٗ لَقَدْ سَمِعَ كُلَّهٗ۔ اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اُس نے سب سنا ہوگا۔

يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ۔ مومن بلند پروازی کو بُرا سمجھتا ہے (بلکہ تواضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور نمود سے دشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاویہ خمول اور گمنامی میں رہنا پسند کرتا ہے)

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَةً فَاَفْشَاهَا۔ جو کوئی مسلمانوں

میں بیحیائی کی بات سنے پھر اُس کو مشہور کرے
(لوگوں میں اُس کا چرچا پھیلائے)
اَلْمَیِّتُ لَا یُقْرَبُ مَسَامِعَهُ الْکَافُوْرُ۔ مُردے
کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔
اِسْمَاعِیْل۔ مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاقؑ
کے علّاتی بھائی تھے۔
اِسْمَاعِیْل۔ امام جعفر صادقؑ کے بڑے
صاحبزادے تھے وہ اپنے والد کی زندگی میں
گذر گئے اُن کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا
کوئی کہنے لگا اسمٰعیل مرے نہیں کسی نے کہا
اُن کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے
اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعضوں نے کہا موسیٰ کاظم
اُن کے چھوٹے بھائی امام ہوئے اثنا عشری فرقہ
اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص
ایران سے بمبئی میں آئے اُن کا نام آغاخان وہ
ایران کے معززین میں سے تھے اُن کی نسبت
عجیب عجیب باتیں زبان زد خلائق ہیں وہ
اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ
مشرب رکھتے تھے۔ اب تک اُن کے پوتے
آغاخان ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں۔ دروغ
وراست برگردنِ راوی۔ کہ طرح طرح کے عقائد
کی تعلیم کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کچھ روپیہ لیکر
رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ
روپیہ لیکر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں
جو کوئی اُن کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا رضوان
کے نام رقعہ لکھ دیتے ہیں وہ اُس کی قبر میں رکھ
دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے مریدوں میں سے ہے
اِس کو بہشت میں ایک بالاخانہ دلوا دینا معلوم
نہیں یہ خبر کہاں تک صحیح ہیں۔ انا للہ وانا الیہ
رَاجِعُوْن اگر صحیح ہیں تو اللہ اُن کو ہدایت کرے
اور راہ راست پر چلنے کی توفیق دے۔
فُلَانٌ مِّنِّیْ بِمَرْاٰی وَّمَسْمَعٍ۔ میں فلاں شخص
کو دیکھ رہا ہوں اُس کی بات کو سن رہا ہوں۔
اِسْمَعَدَّ۔ غصّے میں بھر گیا اُس کے انگلیوں کی
پوریں سوج گئیں جیسے اِسْمَعَطَّ ہے۔
سَمَعْمَعٌ۔ ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑیے کی
صفت میں کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سَمَعْمَعٌ
چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا دراز قامت
اور دُبلا۔
سَمَعْمَعٌ کَاَنَّنِیْ مِنْ جِنٍّ۔ میں ہلکا پھلکا تیز
چالاک ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں۔
وَرَاْسُهٗ مُتَمَزِّقُ الشَّعْرِ سَمَعْمَعٌ۔ اُس
کے سر پر بال پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف
ہے (ہلکا پھلکا)
اِسْمِغْدَادٌ۔ غصے میں بھر جانا انگلیاں پھول
جانا جیسے اِسْمِعْدَادٌ ہے۔
سِمْغَدٌ۔ لمبا۔ مغرور۔ احمق۔
اِنَّهٗ صَلّٰی حَتّٰی اسْمَغَدَّتْ رِجْلَاهُ۔ آپ
نے نماز پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک
کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔
مُسْمَغِدٌّ۔ متکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا۔
اِسْمَغَدَّ الْجُرْحُ۔ زخم سوج گیا۔
سَمْكٌ۔ بلند کرنا اوپر اٹھانا۔
سَمَاكَةٌ۔ بلند ہونا۔
تَسْمِيْكٌ۔ بلند کرنا۔ پتلا کرنا۔
تَسَمُّكٌ۔ بلند ہونا۔
سَمَكٌ۔ مچھلی۔
سَامِكٌ۔ بلند اونچا۔

سَمْكٌ - چھت مکان کی اونچان۔

بَارِئُ الْمَسْمُوكَاتِ - آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔

فَإِذَا هُوَ بِالسِّمَاكِ فَقَالَ قَدْ دَنَا طُلُوعُ الْفَجْرِ فَأَوْتَرَ - عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو اُن کو سماک دکھلائی دیا۔ کہنے لگے اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ سماک ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اُس کے سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اُس کو سماک رامح کہتے ہیں دوسرا جنوب کی طرف اُس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس لئے اُس کو سماکِ اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار بعضوں نے کہا سماک چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دونوں سماک برج میزان میں ہیں اور صبح کے قریب سماکِ اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے۔ (یعنی اکتوبر میں)

سَمَكَةٌ - ایک مچھلی۔

سُمَيْكَةٌ - چھوٹی مچھلی۔

مِسْمَاكٌ خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند رہتا ہے۔

إِيَّاكُمْ وَأَكْلَ السَّمَكِ فَإِنَّ السَّمَكَ يُسِلُّ الْجِسْمَ - بہت مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو دُبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو موٹاپے کا عارضہ ہو اُن کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے لئے مضر ہے خارش اور فساد خون پیدا کرتی ہے)

سَمْلٌ - کانی صاف کرنا درست کرنا چھوڑنا۔ اُکھیڑنا۔ صلح کرانا۔

سَمَالَةٌ - پُرانا ہونا جیسے سُمُولٌ اور سُمُولَةٌ

ہے

تَسْمِيلٌ - کانی صاف کرنا۔

سَمَلَه - تھوڑا سا پانی کانی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ جاتا ہے اُس کی جمع سَمَلٌ اور اَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور سُمُولٌ آئی ہے۔

وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ - اُن کی آنکھیں پھوڑ دیں (گرم سلائی سے یا کانٹے سے)

وَلَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ - ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَمَلَ الثَّوْبُ یا أَسْمَلَ کپڑا پُرانا ہوگیا۔

ثَوْبٌ سَمِيلٌ - پُرانا کپڑا

وَعَلَيْهَا أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ - وہ پُرانی دو چھوٹی چادریں پہنے تھیں۔

مُلَيَّةٌ - تصغیر ہے۔ مُلَاءَةٌ - کی بمعنی تہبند۔

فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْإِدَاوَةِ (دنیا کا اکثر زمانہ گذر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے ڈول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (تلچھٹ غلیظ گدلا)

وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ قَدْ نَفَضَتْهُ - دو پُرانی چادریں جن میں زعفران لگائی گئی تھی اور زعفران کو جھاڑ چکی تھیں پہنے تھے۔

قَضَى عَلِيٌّ فِيمَنْ رَأَى الْمَقْتُولَ أَنْ تُسْمَلَ عَيْنَاهُ - جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے اور قاتل کا شریک اور مددگار رہو اُس کی آنکھیں پھوڑی جائیں۔

أَبُو سِمَالٍ - ایک شخص کی کنیت ہے۔

سَمْلَجَةٌ - ہلکے ہلکے گھونٹ لینا۔

سُمَالِج ۔ میٹھا دودھ ۔
سُمَلَّج ۔ ہلکا میٹھا دودھ گول لمبا ۔
سَمَلَّعٌ ۔ بھیڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں ۔ اَنْتَ سُمَلَّعٌ هُمَلَّعٌ ۔
سَمْلَقٌ ۔ تپٹر میدان جہاں سبزی وغیرہ کچھ نہ ہو ۔ وَيَصِيرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا ۔ اُس کے عہد کا مقام ایک تپٹر میدان ہو جائے ۔
سَمٌّ ۔ زہر یا زہر ملانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر پلانا جانچنا عذر کرنا ۔
سُمُومٌ ۔ جلانا ۔
سُمُومٌ ۔ لو ۔ گرم ہوا ۔
مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ ۔ ہر زہریلے جانور سے جس کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اٹھاتا ہے جیسے بچھو زنبور، کنکھجورا بس کوبرا وغیرہ اُس کی جمع سَوَامُّ ہے ۔
بِيضُ السَّامِّ ۔ چھپکلی کے انڈے یا گرگٹ کے ۔
سَامُّ أَبْرَصَ ۔ گرگٹ بڑی چھپکلی (رپلک)
عَرَفَ ذٰلِكَ الْعَامَّةُ وَالسَّامَّةُ ۔ یہ عام و خاص سب کو معلوم ہے ۔
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ ۔ ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے
يُورِدُهُ السَّامَّةُ ۔ اُس کو موت کے گھاٹ پر لاتا ہے نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت بتخفیف میم صحیح ہے یہودی آنحضرت ص کو سلام کرتے تھے تو اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہتے یعنی تم مرو حضرت عائشہ نے کہا عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ ۔ تم ہی مرو تم ہی برے ہو ۔
فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ سِمَامًا وَاحِدًا ۔ اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ لیکن ایک ہی سوراخ

میں (یعنی دخول فرج ہی میں کرو نہ دُبر میں)
سِمَامُ الْإِبْرَةِ ۔ سوئی کا ناکہ ۔
سُمَامٌ ۔ ہلکا پھلکا تیز
سَمُّ الْفَارِ ۔ سنکھیا ۔
سِمْسِمَةٌ ۔ گانڈ ۔ جائے براز
سُمْسُمَةٌ ۔ پتوں کا دستر جس پر میوہ درخت سے گرتا ہے ۔
مَسَامُّ الْبَدَنِ ۔ بدن کے باریک سوراخ جن میں سے ہوا جاتی ہے بال اُگتے ہیں یہ جمع ہے سَمٌّ کی
يَوْمٌ مَسْمُومٌ ۔ گرم ہوا کا دن ۔
أَهْلُ الْمَسَمَّةِ ۔ عزیز و اقربا خاص لوگ ۔
مَسْمُومٌ ۔ جس کو زہر کھلایا یا پلایا جائے یا جس پر زہر کا اثر ہوا ہو ۔
تَصُومُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى أَذْلَقَهَا السَّمُومُ ۔ حضرت عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا نے اُن کو بیتاب کر دیا ناتواں بنا دیا ۔
غِذَاؤُهَا سِمَامٌ ۔ دنیا کا کھانا قاتل زہر ہیں یہ سَمٌّ کی جمع ہے بمعنی زہر ۔
جَعَلْتُ سَمًّا فِي اللَّحْمِ ۔ گوشت میں زہر ملایا
شَاةٌ مَسْمُومَةٌ ۔ زہر آلود بکری ۔
فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا ۔ مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے (دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے سانپ کے منہ میں زہر کا دانت ہے اور اس کا گوشت فادزہر ہے بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے مکھی کو سرمہ میں ملا کر پیس لیں اور آنکھ میں لگائیں تو تقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے مکھی کا پہلے

زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہر جانوروں
کو بھی اللہ نے عقل دی ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک
جمع کرتی ہے جب اُس کے سڑ جانے سے ڈرتی
ہے تو باہر نکال کر اُس کو دھوپ دیتی ہے اگر
اُس کے اُگ آنے کا ڈر ہوتا ہے تو دانے کو بیچ
میں سے چیر کر ڈالدیتی ہے آدمی کے سوا صرف
چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع
کرتی ہے شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی
سے بناتی ہے اور پہرے کے لئے مکھیوں
کا ..... ایک جدا گروہ ہوتا ہے شہد لانے کے
لئے ایک الگ گروہ ایک اُن میں بادشاہ ہوتا
ہے ایک کوتوال ایک چھتہ کی مکھی دوسرے چھتہ
پر جائے تو مار کر نکالدی جاتی ہے۔ بیّا اپنا گھونسلا
ایسی کاریگری اور نزاکت سے بناتا ہے کہ آدمی
کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے رات کو روشنی کیلئے
اُس میں جگنو لاکر رکھتا ہے غرض پروردگار نے
ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے
اور اُس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)۔

سِمْسِم۔ تل۔

سُمْسُمَہ۔ سرخ چیونٹی سامّہ کے مقابل
جب عامّہ آئے تو اُس کے معنے خاص لوگ
اگر ہامّہ آئے تو زہریلا جانور۔

سَمْنٌ۔ گھی ملانا گھی کھلانا گھی اُس کی جمع اَسْمُنٌ
اور سُمُوْنٌ اور سُمْنَانٌ ہے۔

سِمَنٌ۔ موٹا ہونا۔

سَامِنٌ اور سَمِیْنٌ۔ موٹا

تَسْمِیْنٌ۔ موٹا کرنا گھی دینا۔ گھی ملانا۔

سُمْنَۃٌ۔ موٹا کرنے کی دوا۔

یَکُوْنُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَّتَسَمَّنُوْنَ۔
آخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے، جو
بہت کھاپی کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت
مال جوڑنا چاہیں گے یا موٹے بنیں گے (یعنی
لوگوں میں فخر اور شیخی کی راہ سے اپنے تئیں
مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)۔

وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ۔ اُن میں مٹاپا ظاہر
ہوگا۔

یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ۔ مٹاپے کو پسند کریں
گے (یعنی عمدہ عمدہ غذائیں اور دوائیں کھا
کر اپنا تئیں موٹا کریں گے اگر خود بخود کوئی
شخص موٹا ہوجائے تو اُس سے یہ حدیث
متعلق نہیں ہے)۔

سَمَّان گھی بیچنے والا روغن فروش۔

وَیْلٌ لِّلْمُسَمِّنَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ فَتْرَۃٍ
فِی الْعِظَامِ۔ جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں
موٹا بنائیں اُن کی قیامت کے دن خرابی ہوگی
ہڈیوں کی ناتوانی سے۔

اُتِیَ بِسَمَکَۃٍ مَشْوِیَّۃٍ فَقَالَ لِلَّذِیْ جَآءَ
بِهَا سَمِّنْهَا۔ حجاج کے پاس بھنی ہوئی مچھلی
لائی گئی تو اُس نے لانے والے سے کہا ذرا
اِس کو موٹا کرکے لا وہ نہیں سمجھا مطلب یہ تھا
ٹھنڈا کرکے لا۔

اِسْتَسْمَنَہٗ۔ اُس کو موٹا سمجھا۔

سُمَانیٰ۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔

سُمَنِیَّہ۔ بُت پرستوں کا ایک فرقہ جو تناسخ کا
قائل ہے محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں
کا ایک فرقہ جو محسوسات کے سوا اخبار
کو نہیں مانتا۔

سُمَّهَا۔ جھوٹ، لغو، بیہودہ۔

سَمَهَ الفَرَسُ سُمُوهًا۔ گھوڑا ایسا چلا کہ تھکن کو نہیں پہچانا۔

سَمَهَ الرَّجُلُ۔ آدمی دہشت زدہ ہو گیا

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ السُّمَيْهَا۔ جب اس امت کے لوگ اِتراتے اور تکبر کرتے چلیں گے

مُسَمَّهُ الْعَقْلِ۔ دیوانہ بے وقوف۔

سُمُوٌّ۔ بلند ہونا، اونچا ہونا۔

سَمَابِهٖ۔ اُس کو اونچا کیا۔

سَمَا الْقَوْمُ۔ لوگ شکار کرنے نکلے۔

سَمَا الْبَصَرُ۔ ٹکٹکی لگ گئی۔

تَسْمِيَةٌ۔ نام رکھنا۔

مُسَامَاةٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا، بڑائی جتانا۔

اِسْمَاءٌ۔ بلند کرنا۔

وَاِنْ صَمَتَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ۔ اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشینوں سے بلند رہے اور اُس پر رونق آجائے۔

رَجُلٌ طُوَالٌ اِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُو۔ لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اُس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں)

وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ۔ حضرت زینب ہی آنحضرت ؐ کی بی بیوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب و نسب اور حسن و جمال میں)۔

سَمَا بَصَرِيْ۔ میری نگاہ اُٹھی

اَلْمُنْفَرِدُ بِاسْمِهِ الْاَسْمٰى۔ اپنے بلند اور عالیشان نام سے اکیلا۔

خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ كَاَنَّهُمُ الْفُحُوْلُ۔ اپنی تلواریں لیکر اتراتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نرِ اونٹ ہیں۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔ میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرت ؐ نے جب یہ آیت اُتری تو فرمایا اِسکو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے۔ سبحان ربی العظیم۔

صَلّٰى بِنَا فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اُسکو سما کہہ سکتے ہیں اسی لئے مینھ کو بھی سما کہا۔ یا کیونکہ وہ اوپر سے اُترتا ہے اور چھت اور خیمہ اور گھوڑے کی پشت اور ابر کو بھی کہتے ہیں

تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ۔ یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیٹو۔ (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا اس لئے کہ اُن کی زندگی بارش پر موقوف ہے اُن کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں)۔

اَقْتَضِيْ مَالِيْ مُسَمًّى۔ میں قاضی ہوں میرا ہمنام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی قاضی کا نام شریح نہیں ہے)۔

مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا۔ جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اُس پر اطلاق کیا)

تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ میرے نام پر نام رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابوالقاسم کسی کی مت رکھو۔ بعضوں نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے اور ابوالقاسم کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت اُس وقت ہے جب کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابوالقاسم نہ رکھے۔ بعضوں نے کہا

یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعضوں نے
کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا
مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم
مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابوالقاسم کہیں
گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم
یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے بعضوں نے
صرف محمدؐ نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف
نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر
غلام نبی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں
ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا
تحریمی واللہ اعلم۔

اَنْتُمْ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا لوگوں نے آنحضرتؐ
سے عرض کیا کہ بعضے لوگ گوشت ہمارے پاس
لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت
اُس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا
ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھالو (یعنی کھاتے
وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے گو ذبح کے وقت
بسم اللہ نہ کہی ہو کرمانی نے کہا اس سے یہ
نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا
واجب نہیں ہے اگر کوئی ذبح کے وقت
نہ کہے اور کھاتے ..... وقت کہہ لے تو کافی ہو
میں کہتا ہوں اکثر علماء اُس کے وجوب
کی طرف گئے ہیں البتہ اگر بھولے سے بسم اللہ
ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے
لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا
جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن
امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر
حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک
کر دے۔

سَمَّانَا اللّٰهُ ۔ اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا
وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ وَسَمَّانِي ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام
لیا (یہ اُبی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا
آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام
لیا اس پر اُبی بن کعب کو رونا آگیا یہ خوشی کا رونا
تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شاہنشاہِ زمین و آسمان
مالکِ کون و مکان ۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ
کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے
ہیں)

سَمَّاهُ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا ۔ نیا کپڑا پہنے تو اس کا
نام لے عمامہ ہو یا قمیص پھر یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اخیر تک۔

تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ ۔ اپنی اولاد کے
نام پیغمبروں کے نام رکھو (اور سب ناموں میں
پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں جن سے اللہ کی
بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے
یعنی کھیتی کرنے والا۔

اَسْمَاءُ اللّٰهِ ۔ اللہ کے نام جن میں اُس کی صفتیں
مذکور ہیں (یہ ننانوے بڑے نام ایک حدیث میں وارد
ہیں مگر ان کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور
احادیث میں مذکور ہیں امام بیہقی نے کتاب الاسماء
والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں اُن کا ذکر
کیا ہے)۔

سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ ۔ اللہ کا نام لے اور
داہنے ہاتھ سے کھا (بائیں ہاتھ سے بلا عذر
کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ میں
کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں مسلمان
اُن کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو بائیں نے چھری

بائیں ہاتھ میں لی اور کانٹا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر ہنسنے لگے لیکن میں نے اُن کی ہنسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاف کہدیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے)۔

اِسْمُ اَعْظَم۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا نام جس کے لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے بعضوں نے صرف الحی القیوم امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ کے تین سو ساٹھ نام ہیں)۔

سَطْحٌ یُبَالُ عَلَیْہِ فَتُصِیْبُہُ السَّمَآءُ۔ ایک چھت پر پیشاب کریں پھر اُس پر برسات کا پانی پڑے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَآءِ۔ میں اُن گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش رُک جائے مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم اور ستم جھوٹی گواہی، گواہی کا چھپانا، زکوٰۃ نہ دینا ظالم کی مدد کرنا، فقیروں پر سختی کرنا۔

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ ثَلٰثَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا وَّکَانَ عِنْدَ اٰصِفَ حَرْفٌ وَّاحِدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے تہتر ۷۳ حروف ہیں اُن میں سے آصف بن برخیا (وزیر سلیمان ؑ) کو ایک حرف کا علم تھا اُس نے اُس کی برکت سے بلقیس کا تخت زمین کے اندر ہی اندر سے منگوا دیا یہ امام جعفر صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اُن میں سے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا آوہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت عیسیٰ کو اُن میں سے دو ۲ حرف ملے تھے اور حضرت موسیٰ کو چار ۴ حرف حضرت ابراہیم کو آٹھ ۸ حضرت نوح کو تیرہ ۱۳ اور حضرت آدم کو پچیس ۲۵ اور حضرت محمدؐ کو بہتر ۷۲

اَسْمَآءُ۔ بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں اُن کے نطفہ سے محمد اور عبد اللہ اور عون کو جنیں جب جعفر شہید ہوئے تو ابوبکر صدیق نے اُن سے نکاح کیا اُن کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر کو جنیں پھر ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اُن سے نکاح کیا اُن کے نطفہ سے یحییٰ بن علی جنیں ۔ اَسْمَآءُ ابوبکر صدیق کی صاحبزادی زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے۔

سُمَیَّہ۔ زیاد کی ماں جس نے ابو سفیان سے زنا کرائی اور زیاد کو جنی اسی زیاد کا بیٹا عبید اللہ تھا جس نے امام حسین ؑ کو شہید کرایا۔ لعنۃ اللہ و غضب علیہ و اعدّ لہ عذابا عظیما۔

# بَابُ السِّیْنِ مَعَ النُّوْنِ

سَنْبٌ۔ زمانہ کا ایک ٹکڑا جیسے بُرْھَۃٌ اور سَنْبَۃٌ ہے۔

سُنَابٌ۔ بڑا شر۔

سِنَابٌ۔ لمبے پیٹ اور لمبی پیٹھ والا۔

سَنْبَتٌ۔ زمانہ۔

سَنُوْبٌ یا سَنَبُوْتٌ غصہ والا چھوٹا۔

سَنْبُوْسَقٌ یا سَنْبُوْسَکٌ۔ سموسہ جو آٹے اور گھی وغیرہ سے پکاتے ہیں۔

سَنْبَجٌ۔ ایک رنگ کو دوسرے رنگ میں ملانا۔

سِنَاجٌ۔ چراغ کا نشان جو دیوار پر پڑتا ہے۔

سُنْجَۃُ الْمِیْزَانِ۔ ترازو کا باٹ پتھر۔

سَنج ۔ چراغ

سِنْجَابٌ ۔ ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کے بال نہایت عمدہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور سلیف ہوتے ہیں۔

سِنْجَقٌ ۔ جھنڈا اُس کی جمع سَنَاجِق ہے۔

سَنْحٌ یا سُنُحٌ یا سُنُوحٌ پیش آنا پیدا ہونا ظاہر ہونا تعریف کرنا، پھیر دینا، آسان ہونا تنگ کرنا تکلیف دینا۔ دیر میں ڈالنا۔ چھوڑ دینا۔ بائیں جانب سے داہنی جانب آنا۔

سَانِحٌ ۔ جو داہنی طرف سے آئے اُس کی ضد بَارِحٌ ہے جو بائیں طرف سے آئے نَاطِحٌ جو سامنے سے آئے قَعِیْدٌ جو پیچھے سے آئے عرب لوگ سانح کو مبارک اور میمون سمجھتے تھے اور بارح کو منحوس۔

سُنْحٌ ۔ یمن اور برکت کو بھی کہتے ہیں۔

اَکْرَہُ اَنْ اَسْنَحَہٗ ۔ مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ نماز میں آپ کے سامنے آجاؤں۔

فَاَسْتَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِ السَّرِیْرِ ۔ میں پلنگ کے پائتیں کی طرف سے کھسک جاتی (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)

کَانَ مَنْزِلُہٗ بِالسُّنْحِ ۔ ابو بکر صدیق کا مکان سنح میں تھا وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف بلند دیہات میں جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے)

اَغِرْ عَلَیْہِمْ غَارَۃً سَنْحَاءَ ۔ اُن پر ایسا چھاپہ مار جو سامنے سے اُن کو پیش آئے (یعنی یکا یک ہی) اُن کو غفلت میں دکھ کر اُن پر جا گر۔ مشہور روایت شَحَّاءَ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

اَلتَّقْوٰی سِنْخُ الْاِیْمَانِ ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے سِنْخٌ بکسرۂ سین جڑ اُس کی جمع اَسْنَاخٌ ہے

کذا فی مجمع البحرین۔

اِنَّا نَجْمَعُہٗ اِذَا خَلَوْنَا سُنْحًا لِاَوْلَادِنَا ۔ ہم جب اکیلے ہوتے ہیں تو فرشتوں کے پر دن کو اپنی اولاد کی برکت کے لئے اکٹھا کرتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سانح وہ جو شکار میں بائیں طرف سے آئے اور بارح جو داہنی طرف سے آئے کہتے ہیں سَنَحَ الظَّبْیُ ۔ یعنی ہرن بائیں طرف سے نمود ہوئی داہنی طرف جلتے ہوئے عرب لوگ اول کو مبارک اور ثانی کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں۔

اَلشُّؤْمُ فِیْ خَمْسَۃٍ وَعَدَّ مِنْہَا الظَّبْیَ السَّانِحَ مِنْ یَمِیْنٍ اِلٰی شِمَالٍ ۔ نحوست پانچ چیزوں میں ہے اُن میں سے ایک اُس ہرن میں جو داہنی طرف سے نمود ہو بائیں طرف جاتے ہوئے۔

مَنْ لِیْ بِالسَّانِحِ بَعْدَ الْبَارِحِ ۔ اب منحوس کے بعد مبارک لانے کا کون ذمہ لیتا ہے۔

سِنْحَفٌ ۔ یا سِنْحَافٌ ۔ بڑا لمبا۔ جوہری نے شِنْخَفٌ بہ شین وخائے معجمتین نقل کیا ہے۔

سَنْخَنَخٌ ۔ جس رات کو نیند نہ آئے۔

سَنْخَنَخُ اللَّیْلِ کَاَنِّیْ جِنِّیٌّ ۔ میں رات کو نہیں سوتا گویا میں جن ہوں ایک روایت میں سَمَعْمَعٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

سَنَخٌ ۔ بگڑ جانا، چکٹ جانا جیسے زَنَخٌ ہے۔

سُنُوْخٌ ۔ راسخ ہونا مضبوط ہونا، جم جانا، بہت کھا لینا۔

تَسْنِیْخٌ ۔ طلب کرنا۔

سَنَاخَۃٌ ۔ بدبوئی۔ سڑاہند چمڑے کی بو

سِنْخٌ ۔ جڑ۔

سُنْخٌ ۔ اونٹ۔

ف۵ ۔ صاحب مجمع البحرین نے ایسا ہی کہا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کی غلطی ہے سِنْخ کو جو خائے معجمہ سے بمعنی اصل اور جڑ ہے انہوں نے حائے مہملہ سے سمجھا ۱۲ منہ

فَقَدَّمَ اِلَیۡهِ اِهَالَةً سَنِخَةً ایک درزی نے آنحضرتؐ کی دعوت کی) اور بدبودار چربی آپ کے سامنے رکھی ایک روایت میں زَنِخَةً ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

وَلَا یَظۡمَأُ عَلَی التَّقۡوٰی سِنۡخُ اَصۡلٍ۔ پرہیزگاری پر جو جڑ ہو وہ پیاسی نہیں رہتی ہے (ہمیشہ شاداب اور سیراب رہتی ہے) سِنۡخٌ اور اَصۡلٌ کا ایک ہی معنی ہے اختلافِ الفاظ کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوا۔

اَلتَّقۡوٰی سِنۡخُ الۡاِیۡمَانِ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے (صاحب مجمع البحرین نے اس کو حاے حطی سے نقل کیا جو سہو ہے) سِنۡخٌ کی جمع اَسۡنَاخٌ آتی ہے جیسے حِمۡلٌ کی جمع اَحۡمَالٌ ہے۔

[illegible]ل۔ جس پر ٹیکا لگایا جائے اعتماد کیا جائے اور ایک قسم کی چادر اور پہاڑ کا سامنے کا اونچا حصہ اور دلیل برہان حجت اور دستاویز اور حدیث کے راویوں کا سلسلہ۔

سُنُوۡدٌ۔ اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، چڑھنا، پچاس برس کے قریب عمر ہونا۔

تَسۡنِیۡدٌ۔ ٹیکا دینا۔ مضبوط کرنا، ستون لگانا۔

اِسۡنَادٌ۔ چڑھنا، چڑھانا، دوڑنا، ٹیکا لگانا، حدیث کے راویوں کا سلسلہ ملانا۔

اِسۡتِنَادٌ۔ پناہ لینا، بھروسہ کرنا۔

سِنَادٌ۔ زبردست سانڈنی اور ایک قسم کا جانور ہے جو ہاتھی سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا گینڈا اور وہ عیب جو ردی سے پہلے قافیہ میں ہو۔

رَاَیۡتُ النِّسَاءَ یَسۡنِدۡنَ فِی الۡجَبَلِ۔ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں یَشۡتَدِدۡنَ ہے یعنی دوڑ رہی تھیں اس کا ذکر آگے آئے گا۔

وَکَانَ مَعۡمَرٌ لَا یُسۡنِدُ حَتّٰی کَانَ بَعۡدُ۔ پہلے معمر اس حدیث کی سند نہیں بیان کرتے تھے پھر بیان کرنے لگے (شاید ان کو یاد آ گئی)۔

لَیۡتَکِیۡ سَبۡعِیۡنَ مُسۡنَدًا ایسے ستر مسندیں ٹیکا لگانے کے لئے ہوں گی (یعنی بہشت میں)

ثُمَّ اَسۡنَدُوۡا اِلَیۡهِ فِیۡ مَشۡرُبَةٍ۔ پھر ایک بالاخانہ پر اس کے پاس چڑھ گئے۔

خَرَجَ ثُمَامَةُ بۡنُ اُثَالٍ وَفُلَانٌ مُتَسَانِدَیۡنِ ثمامہ بن اثال اور فلاں شخص دونوں ایک دوسرے پر ٹیکا دئے ہوئے نکلے (ہر ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کے بھروسے پر۔

اِنَّهٗ رَاٰی عَلَیۡهَا اَرۡبَعَةَ اَثۡوَابٍ سُنُدٍ حضرت عائشہ پر چار کپڑے سند کے دیکھے۔ (جو ایک قسم کی یمنی چادر ہے اس کو سَنَدٌ بھی کہتے ہیں اس کی جمع اَسۡنَادٌ ہے۔

اِنَّ حَجَرًا وُجِدَ عَلَیۡهِ کِتَابٌ بِالۡمُسۡنَدِ۔ ایک پتھر پر قدیم کتاب پائی گئی بعضوں نے کہا مسند قبیلۂ حمیر کے خط کو کہتے ہیں۔

اِذَا حَدَّثۡتُمۡ بِحَدِیۡثٍ فَاَسۡنِدُوۡهُ اِلَی الَّذِیۡ حَدَّثَکُمۡ فَاِنۡ کَانَ حَقًّا فَلَکُمۡ وَاِنۡ کَانَ کِذۡبًا فَعَلَیۡهِ۔ جب تم کوئی حدیث بیان کرو تو سند کے ساتھ یعنی اس شخص تک راویوں کا سلسلہ پہونچاؤ جس کی وہ حدیث ہے پھر اگر وہ سچ ہے تو تم کو اس کا ثواب ملے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا وبال راوی پر ہوگا (یعنی جس نے تم سے نقل کی نہ تم پر) یہ امام جعفر صادق کا قول ہے۔

دُجَاجٌ سِنۡدِیٌّ۔ سندھ کی مرغی۔

نَعْلٌ سِنْدِیٌّ۔ سندھ کا جوتہ مجمع البحرین میں ہے کہ سندھ ایک دریا ہے ہند میں اور یہ اُس سندھ کے سوا ہے جو ایک ملک ہے ہند میں یا یہ منسوب ہے سندیہ کی طرف جو ایک گاؤں ہے بغداد کے نواح میں ایک شخص کو سندی کہیں گے اور جماعت کو سند جیسے زنجی ایک حبشی کو اور جماعت کو زنج کہتے ہیں سندی بن شاہک ایک داروغہ محبس کا نام تھا جس کی قید میں امام موسیٰ کاظم نے انتقال فرمایا۔

سَنْدَان۔ لوہار کی وہ سِل جس پر لوہار رکھکر کوٹتا ہے اصل میں یہ معرّب ہے سِندان کا جو فارسی لفظ ہے اُس کی جمع سَنَادِیْن ہے سندان بڑے مضبوط سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

سُنِیْد۔ جو جھوٹ موٹ دوسرے خاندان کا بن گیا ہو۔

مُسْنِدِیْ۔ عبداللہ بن محمد بڑے محدث مشہور ہیں

سَنْدَرَةٌ۔ دوڑنا اور ایک قسم کا ماپ ہے جو بہت بڑا ہوتا ہے۔

سَنْدَرِیٌّ۔ جری بہادر لمبا، سخت تیر، عمدہ خراب ایک قسم کا پرندہ نیلگوں۔ نیزہ، جلد باز۔

أَكِيْلُكُمْ بِالسَّيْفِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ۔ میں تم کو تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب قتل کرتا ہوں ایک روایت میں أُوْفِيْكُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ۔ یعنی میں ایک صاع کے بدل تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں۔ صاع چھوٹا ماپ ہے چار مُد کا یعنی ایک پائیلی اور سندرہ بہت بڑا ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے ہو تو میں اُس کے بدل تلوار کا ایسا تلا ہوا ہاتھ لگاتا ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے حضرت علی رضؓ جیسے دین کے بڑے عالم تھے ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق اور مشّاق تھے آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام کر دیتے (سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایہ میں ہے کہ سَنْدَرَةٌ وہ درخت جس کے تیر اور کمانیں بناتے ہیں اور سَنْدَرَةٌ عجلت اور جلدی کو بھی کہتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سَنْدَرَة ایک مرد کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا۔

سِنْدَرُوْسٌ۔ ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہربا کی طرح ارمنیہ سے آتا ہے۔

سُنْدُسٌ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق موٹا ریشمی کپڑا بعضوں نے کہا ریشمی تکیہ۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ۔ آنحضرت صؐ نے حضرت عمر رضؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ بھیجا۔

سَنْزَرٌ۔ بدخلقی۔

سِنَّوْرٌ۔ سردار بلاؤم کی جڑ اُس کی جمع سَنَانِیْر ہے ابن قتیبہ نے کہا نر یعنی بِلّے کو سِنَّوْر کہتے ہیں اور مادہ یعنی بِلّی کو سِنَّوْرَہ یا ہرّہ کہتے ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں سِنَّوْرٌ، هِرٌّ، قِطٌّ، ضَيْوَنٌ، خَيْدَعٌ، خَيْطَلٌ، دِمٌّ، نَمِرٌ، أَهْلِيٌّ، بِسَّةٌ۔ وغیرہ۔

لَا بَأْسَ بِفَضْلِ السِّنَّوْرِ۔ بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں اُس سے وضو یا طہارت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ۔ بلّی ایک درندہ جانور ہے (جیسے شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح

اُس کا جھوٹا نجس نہیں ہے بلکہ سب درندوں کا جھوٹا پاک ہے مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت نوح ؑ کے کشتی میں چوہوں سے تکلیف دی آپ نے شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا وہ چھینکا اُس کی ناک میں سے بلی نکلی اسی لئے بلی ہر عضو میں شیر کے مشابہ ہے

مترجم کہتا ہے بلی کیا ہے چھوٹا شیر ہے اگر بلی بڑی ہو جائے تو وہ شیر ہو گی دونوں کی حرکتیں کونڈ پھاند سب ایک دوسرے کے مشابہ ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ بلی درخت پر چڑھ جاتی ہے شیر کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا شیر دریا میں تیر جاتا ہے بلی کو تیرنا نہیں آتا ہند کی عورتیں کہا کرتی ہیں بلی شیر کی خالہ ہے شیر کو سب باتیں اُسی نے تعلیم کیں آخر شیر نے اُس پر حملہ کیا تو وہ درخت پر چڑھ گئی ایک یہی ہنر شیر کو نہیں سکھایا۔

سِنَّوْرُ الْأَبَادِ۔ مشک بلی اس کی بغلوں اور رانوں اور مقعد کے حوالی سے مشک کی طرح ایک خوشبودار چیز نکلتی ہے۔

سَنَوَّرٌ۔ ہتھیار بندوگ یا زرہ۔

سَنَطٌ۔ ایک گھاس جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں۔

سَنَاطَةٌ۔ کھوسا ہونا یعنی جس کی داڑھی نہ ہو یا صرف ٹھوڈی پر ہو عربی میں اُس کو کوسج کہتے ہیں اور سنوط بھی۔

سَنَعٌ۔ جمال خوبصورتی

سُنُعٌ۔ پہونچا۔

أَسْنَعُ۔ لمبا۔ اونچا افضل۔ بہتر۔

مَاهٰذَا أَسْنَعُ مِنْهُ بَلْ أَشْنَعُ۔ یہ اُس سے بہتر نہیں ہے بلکہ اُس سے بدتر ہے

أَسْنَعُ مَكَانًا وَأَرْفَعُ شَانًا۔ اُس سے بلند مرتبہ اور اُس سے عالی شان۔

إِنَّهَا لَسِنَاعٌ۔ یہ سانڈنی بہت خوبصورت ہے

سَنِيعٌ۔ خوبصورت

سَنَفٌ۔ وہ لکڑی جس پر سے پتے نکال لئے گئے ہوں

سِنَافٌ۔ اونٹ کی گردن پر جو رسی باندھی جاتی ہو

إِسْنَافٌ۔ مضبوط کرنا درست کرنا۔

مُسْنِفَه۔ خشک قحط زدہ زمین، دبلی لاغر اونٹنی

فَقَامَ عَلِیٌّ بِسِنَفِهٖ فَضَرَبَهٗ بِهَا أَرْبَعِيْنَ۔ (ایک شخص نے شراب پیا وہ حضرت علی رض کے سامنے لایا گیا) آپ اپنے اونٹ کی گردن کی رسی لیکر کھڑے ہوئے اور چالیس ماریں اُس کو لگائیں (شرابی کی کوئی حد قرآن شریف میں بیان نہیں ہوئی) اس لئے صحابہ کا اُس میں اختلاف رہا آنحضرت ؐ کے عہد میں شرابی کو کبھی جوتے سے کبھی کپڑے سے کچھ ماریں لگا دیتے)

مِسْنَافٌ۔ وہ اونٹ یا گھوڑا جو زین کو پیچھے سرکا دیتا ہے۔

سَنِمَ۔ کوہان بڑا ہونا۔

تَسْنِيمٌ۔ کوہان بڑا کرنا، بھر دینا، اوپر آنا۔

إِسْنَامٌ۔ بلند ہونا بھڑکنا۔

تَسَنُّمٌ۔ اوپر ہونا۔ کوہان پر سوار ہونا۔

سَنَامٌ۔ اونٹ کا کوہان۔

سَنِمٌ۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔

تَسْنِيمٌ۔ بہشت کا خوشگوار اور شیریں پانی۔

خَيْرُ الْمَاءِ السَّنِمُ۔ بہتر پانی وہ ہے جو بلند ہو بہتا ہوا۔

نَبْتٌ سَنِمٌ۔ بلند گھاس۔

يَهَبُ الْمِائَةَ الْبَكْرَةَ السَّنِمَةَ۔ سو جوان اونٹ بڑے بڑے کوہان والے دیتا ہے۔

ــــه وَإِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ

مَخْزُوْمٍ وَّ الِدُّكَ الْعَبْدُ۔ شرافت اور بزرگی کا کوہان ہاشم کی اولاد میں سے وہ ہیں جو مخزوم کی دختر کی اولاد ہیں۔ اور تیرا باپ تو غلام تھا (حسان کا شعر ہے)

هَاتُوْا كَجَزُوْرٍ سَنِمَةٍ فِيْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ۔ لاؤ کوہان والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں۔

سَنَامٌ کی جمع اَسْنِمَةٌ آئی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے نِسَاءٌ عَلٰی رُءُوْسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ ایسی عورتیں جنکے سروں پر بختی اونٹوں کی طرح جوڑا ہوگا (یعنی بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر پر اونچے اونچے جوڑے رکھیں گے ہندوستان کی اکثر عورتوں کا یہی دستور ہے اور معلوم نہیں اس میں کیا حسن ہے ایسا کرنے سے تو اور عورت بدشکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق یا نتھنی پہننے سے)

ذُرْوَةُ سَنَامِهٖ۔ اُس کے کوہان کا اونچا حصہ یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام۔

ذُرْوَةِ سَنَامِ الْمَجْدِ۔ شرافت اور بزرگی کے کوہان کی چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف اور عزت والا۔

رَاٰی قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا۔ آپ کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھی۔ قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اُس کو بلند کرکے کوہان کی طرح بنانے اور تسطیح یہ ہے کہ اُس کو برابر رکھے بیچ میں سے اونچی نہ کرے اب اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور آنحضرتؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو مسطح کیا تھا تو ظاہر یہ ہی ہے کہ تسطیح سنت ہے اور گو رافضی بھی قبر کی تسطیح کیا کرتے ہیں مگر سنت کی پیروی اُن کے مشابہت کے خیال سے موقوف نہیں ہو سکتی دوسری حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے کا حکم ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ مسطح بناؤ نہ یہ کہ زمین کے برابر کردو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے کیونکر ہوگا کذا فی المجمع۔

ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ۔ اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام کا اعلیٰ رکن فوت ہوگیا)

اِنْ اَعِشْ فَاَنَا مَعَكُمْ فِی السَّنَامِ الْاَعْلٰی۔ اگر میں جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا

سَنَّمْتُ الْقَبْرَ۔ میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح بنایا۔

سَنٌّ۔ تیز کرنا، صیقل کرنا، برچھے میں بھال لگانا مسلوک کرنا، تیز چلانا، ٹھیکرا بنانا، آسان کرنا، کھولنا برچھے سے مارنا، دانت سے کاٹنا۔ دانت توڑنا اوندھا کرنا جانوروں کو رمنہ میں چھوڑ دینا۔ ایک راستہ پر چلنا۔ ایک طریق قائم کرنا۔

تَسْنِيْنٌ۔ تیز کرنا، اچھا کرنا۔ مضبوط کرنا۔

اِسْنَانٌ۔ بڑی عمر ہونا، دانت اُگنا ایک طریق قائم کرنا۔ بہانا۔

اِسْتِنَانٌ۔ مسواک کرنا۔

سُنَّةٌ۔ طریقہ اور خصلت اور شریعت میں سنت کہتے ہیں اُس کام کو جس کا آنحضرتؐ نے حکم کیا یا اُس سے منع کیا قولاً یا فعلاً اور قرآن شریف میں اُس کا ذکر نہیں آیا۔

كِتَابٌ وَّ سُنَّةٌ۔ قرآن شریف اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے اُن میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے۔ مجمع البحار میں ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہوا ہو

میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اُس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت ص نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک بہتر کام داہنی طرف سے شروع کرنا مسجد میں جاتے وقت پہلے داہنا پاؤں اندر رکھنا اور نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا اور پاخانہ میں اس کے برعکس کرنا و ہکذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت ص نے ہمیشہ کیا ہو۔ کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا اگرچہ کبھی کبھی ہو آنحضرت ص سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ ہمیشگی بر سبیل عبادت ہو تو وہ سنت ہُدیٰ ہے اور اُس کا ترک مکروہ اور بُرا ہے اور اگر بر سبیل عادت ہو جیسے آنحضرت ص کے عادات اُٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اُس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ بُرا ہے۔

سُنّی "مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت ص کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانۂ حال کے عرف میں سُنّی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائیں اور کچھ یہ صبر کریں کچھ وہ تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر چھیڑ خانی کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور مخالفینِ اسلام کو اسلام پر مضحکہ اُڑانے کا موقع دیتے ہیں بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ و فساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور اُن کی عقل اور بصیرت معدوم ہو گئی ہے یَفْعَلُ اللّٰہ مایشاء و یحکم ما یرید یہ تو تھا ہی اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشی تاریاں اور چکڑالی لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مَسْنُوْن۔ بدبودار، چکنا صاف اب اس زمانہ کے عرف میں مسنون اُس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو گو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

اَرْضٌ مَسْنُوْنَۃٌ۔ جس کی گھانس کھالی گئی ہو۔

مَسْنُوْنَۃٌ۔ نیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ فَعَلْتُ لَکَانَ سُنَّۃً (مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اُس کے بعد وضو کروں) اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا۔ یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کر لیا۔ ابو داؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کس لئے کہ آنحضرت ص نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے گو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم۔

اِنَّمَا اُنَسّٰی لِاَسُنَّ۔ میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہو اس لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو رستہ بتلاؤں اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو و نسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرت ص نماز میں نہ بھولتے تو ہم کو سجدۂ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے اسلئے آپ کے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں نہایہ میں ہے کہ یہ سَنَنٌ

الْاِبِلَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اونٹوں کی اچھی طرح خبرگیری رکھی اُن کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا۔

نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَلَمْ يَسُنَّهُ۔ آنحضرتؐ منا سے لوٹتے وقت محصب میں اُترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اُترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹھہرنا مستحب رکھا ہے اقتداءً بالنبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ۔ آنحضرتؐ نے طواف قدوم میں رمل کی (یعنی مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے ہیں) حالانکہ یہ سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ فعل ایک ضرورت اور مصلحت سے کیا تھا قریش کے کافر کہتے تھے مدینہ کے بخار نے مسلمانوں کو ناتواں کر دیا اُن کا خیال باطل کرنے کو آپ نے یہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے فرمایا ابن عباس کا یہی قول ہے اور اکثر لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ رمل طوافِ قدوم میں سنت ہے اور شریعت کے بعضے احکام ایسے ہیں کہ ضرورت سے اُن کا حکم ہوا تھا مگر ضرورت کے رفع ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا جیسے سفر میں نماز کا قصر خوف کی وجہ سے جائز ہوا تھا پھر خوف دور ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا اور ہر سفر میں قصر جائز رہا۔ بعضوں کا یہ قول ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے۔

أَسُنُّ الْيَوْمَ وَتُغَيِّرُ غَدًا۔ آج ایک طریقہ قائم کر کل اُس کو بدل ڈال بعضوں نے کہا غیر نکلا ہے غِيَرٌ سے بمعنی دیت (یعنی کل اگر چاہے تو دیت لے لیجیو مگر آج تو قصاص کا حکم دینا ضروری ہے کیونکہ اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر عرب لوگ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کا مذہب قصاص نہیں ہونے دیتا بلکہ قصاص کے بدل دیت کا حکم دیتا ہے تو وہ اسلام سے نفرت کریں گے کیونکہ اُن کو قصاص بہت پسند ہے اور دیت لینا ناپسند کرتے ہیں)۔

إِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ أَنْ تُقَاتِلَ أَهْلَ صَفْقَتِكَ وَتُبَدِّلَ سُنَّتَكَ۔ بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے (اُس سے عہد اور اقرار کرے) پھر (دغا کر کے) اُس سے لڑے (اُس کو مارے) اور اپنے طریقے اور رسم کو بدل ڈالے (ہجرت کی بیعت کر کے پھر اُس کو توڑنا نہایت مذموم سمجھا جاتا ہے اور جو آدمی ایسا کرے اُس کو لوگ ذات اور برادری سے خارج کر دیتے ہیں)۔

سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ۔ مجوسیوں (پارسیوں) سے وہی سلوک کرو جو اہل کتاب سے کرتے ہو (اُن سے اہل کتاب کی طرح جزیہ لو بعضوں نے اسی حدیث کی رو سے پارسی عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست رکھا ہے جیسے یہودی اور نصرانی عورتوں سے درست ہے۔

لَا يُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ۔ اُن کا عہد کسی چغل خور کی چغلی کی وجہ سے نہ توڑا جائے گا (یعنی کسی فسادی لڑانے والے کی [illegible]

پر لحاظ نہ ہوگا)
سُنَّتٌ طریقہ سَنَنٌ کا بھی یہی معنی ہے۔
ایک روایت میں عَنْ شِيۡئَةٍ مَاجِلٍ ہے معنی وہی ہے۔
اِلَّا رَجُلٌ يُرِدُّ عَنَّا مِنْ سَنَنِ هٰؤُلَاءِ۔ مگر وہ شخص جو ہم سے اِن لوگوں کی چال پھیرے۔
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ جو شخص میرے طریق سے نفرت کرے اُس سے منہ پھیرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اعتقادی ہو یا عملی وہ میرا نہیں ہے (یعنی اُس سے مجھ کو وہ تعلق اور ربط نہیں ہے جو مسلمانوں سے رکھتا ہوں مطلب یہ ہے کہ اسلام سے خارج ہوگیا مراد وہ شخص ہے جو آنحضرت ﷺ کے سنت اور طریق کو بُرا سمجھے اُس کو مکروہ جانے یعنی عمداً جان کر ایسا کرے وہ تو کافر ہو جاتا ہے اور اگر نادانستہ یا تاویل کے ساتھ کرے تو کافر نہیں ہوتا مگر دوسرے مسلمانوں کو اُس کی تقلید درست نہیں بلکہ اُس کا قول سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا بڑا ہو یا چھوٹا لا کلام لاحد مع اللہ ورسولہ۔
مُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ جو شخص مسلمان ہو کر جاہلیت اور کفر کا رواج پھیلانا چاہے اُس کو پسند کرے (مثلاً مردوں پر نوحہ کرنا سینہ کوٹنا کپڑے پھاڑنا داڑھی مونچھ منڈا ڈالنا اگرچہ یہ کام گناہ صغیرہ ہیں مگر اُن کو قائم کرنے والا اور پھیلانے والا اور جاری کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا طیبی نے کہا شرطیہ بازی اور نوروز کی عید اور نوحہ یہ سب جاہلیت کے امور ہیں اور جب ان کاموں کے طالب پر یہ وعید ہو تو کرنے والے پر کیا کچھ عذاب ہوگا اللہ ہی جانتا ہے۔
اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ۔ آنحضرت ﷺ نے اُس میں کوئی حکم نہیں دیا (یعنی چالیس سے زیادہ کوڑے لگانے میں)
فَصَارَ ذٰلِكَ سُنَّةً بَعْدُ۔ پھر اُس کے بعد یہی شریعت قائم ہوئی (کہ تین طلاق والی عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرا خاوند نہ کرے اور اُس سے صحبت نہ کرائے)
اگرچہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ آیت بعد کو اُتری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے لئے دوسرے خاوند کا اُس عورت سے جماع کرنا ضروری ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا گو تَنْكِحَ سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے
فَاِنْ سَهَا وَاحِدٌ رُدَّ اِلَى السُّنَّةِ۔ اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اُس کو طریقۂ محمدیہ کی طرف پھیر دے (شریعت کا حکم اُس کو جتلا دے۔)
لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ۔ تم بھی تمہارے اگلوں کی پیروی کرو گے (اُن کی چال اختیار کرو گے یعنی یہودیوں کی اُنہوں نے اپنے مولویوں اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا ہر بات میں اُن کی مان لیتے گو وہ کتاب الٰہی اور حدیث نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی اُنہی کا شیوہ سنہ ۴۰۰ھ کے بعد اختیار کیا۔ ابو حنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں نے جو کہہ دیا اُس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں

اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاقِ نسیان پر رکھ دیا قرآن تیجہ اور ہم، چہلم میں پڑھنے کے لئے رہ گیا یا تعویذ کے طور پر گلے میں لٹکانے کے لئے یا برکت کے لئے جزدان میں بند کرکے مکان میں رکھ دینے کے لئے یا آسیب زدہ کو اُس کے اوراق کی ہوا دینے کے لئے اور صحیح بخاری کا ختم کسی کی تندرستی یا دوسرے کسی مطلب اور مراد کے لئے رہ گیا مگر قرآن یا صحیح بخاری پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتے نہ اُن کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں صرف الفاظ کبھی کبھی رٹ لیتے ہیں یہودیوں کا بھی یہی شیوہ ہے۔ اللہ بچائے رکھے سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اُس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اُس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں اُن پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کے موجود ہوتے ہوئے اُس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا اُن سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب سب آنحضرتؐ کے ایک ادنیٰ غلام کفش بردار ہیں اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا جو قول ہمارا قرآن یا حدیث کے خلاف پاؤ اُس کو دیوار پر پھینک مارو) مجمع البحار میں ہے کہ یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کو قتل کیا تھا مسلمانوں نے آنحضرتؐ کے جگر گوشہ یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو شہید کرایا اِسی طرح عبداللہ بن حسن نفس زکیہ اور زید بن علی اور یحییٰ اور ابراہیم فرزندان زید اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا کو موت کے گھاٹ اُتارا دوسرے خلفائے بنی اُمیہ اور حجاج ظالم نے بڑے بڑے علمائے تابعین مثل سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر اور چند صحابۂ رسول مثل حجر بن عدی اور مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر کو ناحق قتل کرایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔ تو گویا پیغمبروں کو بھی قتل کیا اب رہی کتاب اللہ کی تحریف تو قرامطہ اور قادیانیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ اور باطنیہ اور بابیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ گمراہ فرقوں نے وہ بھی کی قرآن کی ایسی تفسیریں اور تاویلیں کیں جو درحقیقت تحریف ہیں غرض یہودیوں کی پیروی ہر بات میں ان مسلمانوں نے پوری کی اور جیسے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھسو گے وہ پورا ہوا

مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ۔ جو شخص میری سنت کو زندہ کرے (جب لوگوں نے اُس کو مار ڈالا ہو اُس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو یا اُس کو برا سمجھنے لگے ہوں) زندہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اُس پر عمل کرنا شروع کرے اور کسی کی ملامت یا تخویف کا کچھ خیال نہ کرے یا آپ کی سنت کو شائع کرے قرآن و حدیث پڑھائے اُن کا ترجمہ کرائے حدیث اور تفسیر کی کتابیں چھپوائے دین کے مدرسے بنائے دینی کتب خانے قائم کرے سنتوں میں آپ کی سب سنتیں داخل ہیں مثلاً عید کی نماز۔ صدقۂ فطر، مسواک کرنا بیواؤں کا نکاحِ ثانی جوتوں سمیت نماز پڑھنا وغیرہ

وغیرہ۔
مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ ۔ جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے۔ قیاس یہ تھا۔ مِنْ سُنَنِیْ بہ صیغۂ جمع مگر روایت بہ صیغۂ مفرد ہے۔

مَنْ کَانَ مُتَّبِعًا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ (عبداللہ بن مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو) تو اُن لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور اُن کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے اب دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعات کا ظہور ہو چلا تھا اِس لئے عبداللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا۔

مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً ۔ جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادات میں یا آداب اور اخلاق میں)

فَاِنَّہَا مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی ۔ وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔

فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)

عَمَلٌ قَلِیْلٌ فِیْ سُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنَ الْاِجْتِہَادِ فِیْ بِدْعَۃٍ ۔ سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو۔

مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عبادات شاقّہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں گو اُن سے بھی نفس کی صفائی اور قربتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو اُن لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے سنت کی پیروی عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادات میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو ان پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوّف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت ؐ کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے ایسے متبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر اور اُس کے سامنے سب سرِ اطاعت اور خدمتگزاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح جو سراسر متبع حدیث تھے اُن کی درویشی اور فقیری اس درجہ پر پہنچی کہ اُن کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے اُن کو اپنا سردار مانا اور اُن کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبداللہ بن مبارک اور فضیل ابن عیاض اتباعِ سنت کی وجہ سے اُس مرتبہ کو پہنچے کہ سیّد الطائفہ اور اولیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے)

لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّجْعَلَ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ اِسْتِنَانًا ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں

گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل
پر اُس کو پڑھنا چاہئے ذبح یا چھینک کے وقت
اُس کا پڑھنا سنت نہیں ہے اسی طرح نماز کی
تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار
کیا ہے)۔

اِسْتَنَّ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ یا شَرَفًا
اَوْ شَرَفَيْنِ - ایک دوڑ یا دو دوڑ اُس گھوڑے
نے کی۔

شَرَفَ - گھوڑے کا بھاگنا - جب اُس پر کوئی
سوار نہ ہو - یعنی زغن لگانا۔

اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ
مجاہد کا گھوڑا اپنی رسّی میں ایک زغن لگاتا ہے۔

رَأَيْتُ اَبَاهُ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهِ كَمَا يَسْتَنُّ
الْجَمَلُ - میں نے اُس کے باپ کو دیکھا اپنی
تلوار لیکر اس طرح کر لپکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا
ہے (یعنی اترا کر اٹھکیلیاں مارتا ہوا چلتا)
طیبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں
ہاتھ ایک ساتھ اُٹھائے اور زمین پر رکھے۔
اور پاؤں سے دوڑ جائے۔

اِنَّهُ كَانَ يَسْتَنُّ بِعُوْدٍ مِّنْ اَرَاكٍ - آنحضرت
پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے۔

وَاَنْ يَّدَّهِنَ وَيَسْتَنَّ - اور تیل لگائے
مسواک کرے۔

فَاَخَذْتُ الْجَرِيْدَةَ فَسَنَنْتُهُ بِهَا - میں
نے وہ ڈالی (عبدالرحمن کے ہاتھ سے) لے
لی اور آپ کے دانتوں پر پھرائی (آپ کو مسواک
کرائی)۔

فَسَمِعْنَا اِسْتِنَانَ عَائِشَةَ - ہم نے حضرت
عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک
آپ کے دانتوں پر پھیر رہی تھیں)

وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ - مسواک کرے اور
خوشبو لگائے۔

وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ - اور اُس میں یہ بیان تھا کہ
دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہئیں

بِمِفْتَاحٍ لَّهُ اَسْنَانٌ - اُس کنجی سے جس کے
دندانے عمدہ ہوں۔

اَعْطُوا الرُّكُبَ اَسِنَّتَهَا - اونٹوں کو اچھی طرح
چرنے دو (خوب کھانے دو) اس صورت میں
اَسِنَّة جمع ہوگی سِنّ کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا
ہے بعضوں نے کہا یہ سِنَان کی جمع ہے بمعنی
نیزے اور برچھے کی مطلب یہ ہے کہ جب اُن کو
خوب چرنے اور کھانے دو گے تو وہ موٹے تازے
فربہ ہو جائیں گے اور اُن کے کاٹنے کو دل نہ
چاہے گا تو گویا برچھ اُس کے حوالہ کر دیا جس کی
اُس نے اپنی جان بچائی بعضوں نے کہا سنان
کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور
طاقت ور رکھو خوب کھلا پلا کر)

هُوَ سِنُّهُ وَتِنُّهُ - وہ اُس کا ہم عمر ہے۔

اَعْطُوا السِّنَّ حَظَّهَا مِنَ السِّنِّ - جانوروں
کو خوب چرنے دو (اُن کو خاطر خواہ چارہ اور پانی

فَاَمْكَنُوا الرِّكَابَ اَسْنَانًا - اُنہوں نے
اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً - ہر چالیس گایوں
میں سے ایک گائے زکوٰۃ میں لی جائے جو تیسرے
برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مُسِنَّة
وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے
میں لگی ہو بعضوں نے کہا بکری میں مُسِنَّة وہ ہے
جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور یہی

مراد ہے اس حدیث میں۔

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً۔ یعنی قربانی میں وہی جانور کاٹو جو مُسِنَّۃ ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گایوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں جو چار سال کا ہو کر پانچویں میں لگا ہو بعضوں نے کہا بھیڑ یعنی پوٹلہ چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

یُنْقٰی مِنَ الضَّحَایَا الَّتِیْ لَمْ تُسْنَنْ۔ قربانی کے جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا۔ جس کے دانت نہ لگے ہوں (ازہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح لَمْ تُسْنِنْ بکسرۂ نون یا لَمْ تُسِنَّ ہے یعنی جو دوسرے برس میں نہ لگی ہو ثنیہ نہ ہوئی ہو۔

اِنَّ فِیْهِ اَبْوَابًا لَا تَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنْهَا السَّلَمُ فِی السِّنِّ۔ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کئی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے جیسے جانوروں میں سَلَم کرنا یا غلام لونڈی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لونڈی ایک میعاد پر اُس کے بدل ٹھہرا لینا یہ جائز نہیں ہے کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح غلام لونڈی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگی برخلاف غلّہ یا پارچہ وغیرہ کے اُن میں جب اچھی طرح صفت بیان کردی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔

بَازِلُ عَامَیْنِ حَدِیْثٌ سِنِّیْ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گذر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے۔ بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہوجائے پھر اُس کے بعد ایک سال اور گذرے تو بازل عام ہوا دو سال گذریں تو بازل عامین ہوا مطلب یہ ہے کہ گو میں نو عمر ہوں مگر عقل اور علم اور فہم و فراست میں کامل ہوں جیسے نو یا دس برس کا اونٹ پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)

وَجَاوَزْتُ اَسْنَانَ اَهْلِ بَیْتِیْ میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا اُن سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے آپ کی عمر اَسّی برس تک پہونچی تھی)

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ كَعْبَهٗ۔ میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روند ڈالوں گا۔

صَدَقَنِیْ سِنَّ بَكْرِهٖ۔ اُس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ سچ بیان کردے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لئے چکایا اونٹ والے سے اُس کی عمر پوچھی اُس نے سچ سچ بیان کردی تب یہ خریدار نے کہا اُس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی)۔

فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَیْهِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوایا وہ اُس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوار نے پیشاب کر دیا تھا۔

سَنَّهَا فِی الْبَطْحَاءِ۔ اُس کو کنکریلے میدان میں بہا دیا (یعنی شراب کو جب اُس کی حرمت اُتری)۔

كَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلَا یَشُنُّهٗ

اُن کے مُنہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ تریڑتے تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے۔

فَسُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ سَنًّا۔ مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو۔

فَقَامَ رَجُلٌ قَبِیْحُ السُّنَّۃِ (آنحضرتؐ نے صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی) اتنے میں ایک شخص بدصورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بدنما تھا) سُنَّۃٌ چہرے کا وہ رخ جو سامنے ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا رخسارے کا تختہ)

وَکَانَ زَوْجُھَا سُنِّیَ فِیْ بِئْرٍ۔ اُس کا خاوند ایک کنوے میں سڑ گیا تھا (بدبودار ہو گیا تھا) اُسی سے ہے حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔ سڑی بدبودار کیچڑ بعضوں نے کہا سُنِّیَ سے اُسِنَ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ سے منہ پھرالینا اس کو ڈھانپ لینا۔

کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ السُّنَّۃِ۔ ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی میں ملا کر پڑھتے (یہ جمع کرنا اہلحدیث اور امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بیماری کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی مقیم کے لئے لیکن مسافر کو تو بالاتفاق جمع درست ہے صرف امام ابوحنیفہ نے اُس میں خلاف کیا ہے)

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ تم اپنے اوپر میرا طریق اور خلفائے راشدین یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کر لو (اُن کی پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرت ہی کا قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے لہٰذا اُن کی بھی پیروی کا حکم دیا چونکہ اُن کی پیروی سنت رسول کی پیروی ہے۔

ھُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ۔ قابیل پہلا شخص ہے جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں اُسی نے اپنے بھائی ہابیل کا خون کیا)

اِبْعَثْھَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ ان اونٹوں کو بھیجدے اور اُن کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

اَلْقِرَاءَۃُ سُنَّۃٌ وَالتَّشَھُّدُ سُنَّۃٌ وَلَا تَنْقُضُ السُّنَّۃُ الْفَرِیْضَۃَ۔ نماز میں سورت کا پڑھنا (یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد) سنت ہے اور تشہد پڑھنا بھی سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے سے فرض میں نقصان نہیں آتا مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اِس آیت سے یعنی فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ سے دلیل لینا صحیح نہیں ہے۔

اَسْنَانٌ۔ دانت یہ جمع ہے سِنٌّ کی بمعنی دانت مجمع البحرین میں ہے کہ ۳۲ دانتوں میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا اور اُن کے بازو کے چاروں کو رباعیات اور اُن کے بازو کے چار دانتوں کو انیاب اور اُن کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور اُن کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی بارہ کو رَحیٰ کہتے ہیں۔

سَنٌّ۔ ایک جگہ پانی بہانا۔

شَنٌّ۔ جگہ جگہ پانی پھیلانا۔

اِمْضِ عَلٰی سُنَنِکَ۔ اپنی ناک کی سیدھ

پر چلا جا۔

نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی مَسَانِ الطُّرُقِ۔ جو چالو راستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں) وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہونچنے کا ڈر ہے دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوگی)۔

سُنْسُن۔ ایک شخص کا نام ہے اُس کا بیٹا احمد حدیث کا راوی ہے۔

لَا اٰتِیْکَ سِنَّ الْحِسْلِ۔ میں تیرے پاس نہیں آوں گا جب تک گھوڑ پھوڑ کے دانت نہ گریں (یعنی کبھی نہیں آوں گا کیونکہ اُس کے دانت کبھی نہیں گرتے)۔

کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ۔ کنگی کے دندانوں کیطرح یعنی سب باتوں میں برابر۔

اَسْنَانُ الْمِنْشَارِ۔ آرے کے دندانے جو لکڑی کاٹتے ہیں۔

مَرْمَرٌ مَسْنُوْنٌ۔ گچی کا چکنا صاف صحن۔

سِنِیْنٌ۔ ہم عمر ہجولی۔

سِنِیْنَۃٌ۔ ہوا لبی ریتی مَسَانٌ جمع۔

سَنَّہٗ۔ کئی سال گذرنا۔

مُسَانَہَۃٌ۔ سالانہ کوئی معاملہ کرنا۔

سَنِۃٌ۔ کئی سال کا پرانا۔

سَنَۃٌ۔ جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنْہَۃٌ تھا بعضوں نے کہا سَنْوَۃٌ کیونکہ اُس کی جمع سَنَوَات آئی ہے عام لوگ سَنَوَاتی برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں۔

خَرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَکَّۃَ فِیْ سَنَۃٍ سَنْہَاءَ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیرخوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں۔

سَنَۃٌ سَنْہَاءُ جیسے لَیْلَۃٌ لَیْلَاءُ یا یَوْمٌ اَیْوَمُ ایک روایت میں سَنَۃٌ شَہْبَاءُ ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُضَرَ بِالسَّنَۃِ۔ یا اللہ مضر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر یہ اسمائے غالبہ میں سے ہے جیسے گھوڑے کو دابّہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو تے سے بدل کر اَسْنَتُوْا کہتے ہیں یعنے وہ قحط میں مبتلا ہوئے

اِنَّہٗ کَانَ لَا یُجِیْزُ نِکَاحًا عَامَ سَنَۃٍ حضرت عمرؓ قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں غیر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقولِ شخصے مرتا کیا نہ کرتا)۔

کَانَ لَا یَقْطَعُ فِیْ عَامِ سَنَۃٍ۔ قحط سالی میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

فَاَصَابَتْنَا سُنَیَّۃٌ حَمْرَاءُ۔ ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے)۔

اَعِنِّیْ عَلَیْہِمْ بِسِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ۔ میری مدد کر اُن کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے۔

اَنْ لَّا اُہْلِکَ اُمَّتَکَ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ۔ میں تیری اُمت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا

لَیْسَ السَّنَۃُ اَنْ لَّا تُمْطَرُوْا۔ فقط قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (بلکہ بارش ہو کر غلہ پیدا نہ ہو یہ بھی (بینیا) قحط ہے یعنی کثرتِ بارش سے کھیتی تباہ ہوجائے یا بے وقت بارش ہو)

نَہٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ۔ کئی سال تک درخت

کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے اور اُس میں دھوکا ہے شاید اُن سالوں میں میوہ پیدا نہ ہو) جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

نَهٰى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ۔ اُس کا بھی یہی مطلب ہو

تَسَنُّهٌ۔ کئی سال گذرنا۔

سَانَهَتِ النَّخْلَةُ۔ ایک سال آڑ اُس میں میوہ لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا ہے ایک سال خالی رہتا ہے۔

سَنْوٌ یا سَنَاوَةٌ۔ پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چمکنا کھول دینا۔

بَشِّرْ اُمَّتِیْ بِالسَّنَاءِ۔ میری اُمت کو یہ خوشخبری دے کہ اُس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہوگا۔

سَنِیَ یَسْنٰی سَنَاءً۔ بلند ہونا۔

سَنَی۔ بہ قصر چمکنا۔

عَلَیْکُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوْتِ۔ تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کرلو (دونوں مُنقّی مخرج بلغم و مواد غلیظہ ہیں)

یَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَا سَنَا۔ اُم خالد واہ واہ یعنی یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے کہتے ہیں۔

سَنَا سَنَا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ
ایک روایت میں سَنَاہْ سَنَاہْ ہے معنی وہی ہے

مَا سُقِیَ بِالسَّوَانِیْ فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنے اونٹ یا بیل سے) اُس میں سے بیسواں حصّہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (یعنی ۵ فیصدی سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اُس میں سے دسواں حصہ سبحان اللہ اگر شریعتِ اسلامی کے موافق کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مالگذاری وصول کرے تو ساری رعیت اُس کی عاشق بن جائے اور بچہ بچہ مالدار اور غنی بن جائے ہمارے زمانہ کے بعضے بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ثلث پیداوار کا کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح طرح کی بٹیاں اُن پر ڈالتے ہیں بیچارے کاشتکار اکثر ننگے بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اِنَّا كُنَّا نَسْنُوْا عَلَيْهِ (ایک اونٹ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ اُس کے مالک اُس کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا برابر نہیں دیتے آپ نے اُس کے مالکوں سے پوچھا) اُنہوں نے کہا ہم تو اُس پر پانی لادا کرتے ہیں۔

لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰى اشْتَكَيْتُ صَدْرِيْ۔ میں نے پانی بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری ہوگئی (پانی کھینچتے اور لاتے یہ حضرت شاہزادی عالم و عالمیان جناب فاطمہ زہرا کا قول ہے آپ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں گھر کے سارے کام کاج کرتیں حالانکہ دونوں جہان کی شہزادی تھیں اور کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں شیخی کرے خاوند کی خدمت سے کتیائے)۔

اِنَّ لِیْ جَارِيَةً هِیَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا فِی النَّخْلِ۔ ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور کھجور کے درختوں کو پانی دیتی ہے۔

اِذَا اللّٰهُ سَنّٰى عَقْدَ شَیْءٍ تَیَسَّرَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان

ہوجاتا ہے (بندہ سہل سے اُس کو حاصل کرلیتا ہے)
یہ سَنَّیْتُ سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا اور آسان کیا۔

تَسَنّٰی لِی مجھ کو آسان ہوا جیسے تَیَسَّرَ اور تَأَتّٰی ہے۔

مُسَنَّاۃ۔ وہ کٹہ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے لئے بنایا جائے۔

سَنْیٌ۔ کھولنا۔

سَنَاءٌ۔ چمک بلندی رونق۔

تَسْنِیَۃٌ۔ سہل کرنا ہونا۔

مُسَانَاۃٌ۔ راضی کرنا۔ خوش رکھنا۔

اِسْنَاءٌ۔ روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اُٹھانا۔

تَسَنِّیْ۔ بگڑ جانا سڑ جانا۔ آسانی کرنا۔ راضی کرنا مہیا اور طیار ہونا۔

سَنَایَا۔ بلند مرتبہ اور شریف

سَنَایَۃٌ۔ کل، پوری۔

اَرْضٌ مَسْنِیَّۃٌ۔ جس زمین کو ڈولوں سے پانی دیا جائے (یعنی کنوئیں سے کھینچ کر یا جانوروں پر لاد کر)

سَنَاباد۔ ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے وفات پائی۔

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْوَاوِ

سَوْأَۃٌ۔ شرمگاہ بُری بات فحش بُری خصلت۔

سَوَاءٌ۔ بُرا ہونا۔

تَسْوِئَۃٌ یا تَسْوِیْئٌ۔ بُرائی کرنا عیب کرنا۔

اِسَاءَۃٌ۔ بُرائی کرنا۔

سُوْءٌ۔ بُرائی کوڑھ ہر آفت فسق و فجور۔

سُوْءٌ بُری بات کہنا

وَهَلْ غَسَلْتَ سَوْاَتَكَ اِلَّا اَمْسِ۔ ابھی کل ہی تو تو نے اپنی جائے براز دھوئی ہے (یہ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی بے شرمی اور بیحیائی کی بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک دغا کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کرکے اُن کا مال لے لیا تھا یہ اُس کی طرف اشارہ ہے)

یَجْعَلَانِہٖ عَلٰی سَوْاٰتِھِمَا۔ دونوں آدم اور حوا بہشت کے پتے اپنی شرمگاہوں پر رکھنے لگے (جب ممنوع درخت میں سے اُنہوں نے کھایا اور بہشتی لباس اُتر گیا ننگے رہ گئے)

سَوْآءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِیْمٍ۔ بدشکل عورت جو جننے والی ہو بچے دیتی ہو اُس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو۔

اَلسَّوْآءُ بِنْتُ السَّیِّدِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظُّنُوْنِ۔ ایک بدشکل عورت جو شریف کی بیٹی ہو اُس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو (اُس کے نسب میں عیب ہو)

سُوْءُ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ۔ مال و اولاد میں بُرا منظر یعنی اُن پر کسی آفت کا آنا جس کے دیکھنے سے رنج ہو۔

اِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَیْہِ رُؤْیَا فَاسْتَاءَ لَھَا ایک شخص نے آنحضرت ص سے ایک خواب بیان کیا آپ کو بُرا معلوم ہوا (کیونکہ اُس سے حضرت عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپ کو ناگوار تھی ایک روایت میں فَاسْتَاَلَھَا ہے یعنی اُس نے اِس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت ص نے یہ خواب سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی

(یعنی تیس برس تک) اُس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ وغیرہ بنی اُمیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں جب معاویہ باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیموری یا افغان یا ایرانی یا مغل ایرے غیرے پنچ کلیاں کیونکر خلیفۃ المسلمین ہو سکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

فَمَا سَوَّأَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ۔ پھر آپ نے اُس سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے بُرا کیا۔

إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ ہم تجھ کو تیری اُمت کے باب میں خوش کریں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کرنے کے (اُن کو دوزخ میں ڈال کر)

إِحْدَى سَوْآتِكَ۔ تیرے ایک بُرے کام کا نتیجہ

سُوءُ الْعُمُرِ۔ خراب نکمی عمر (یعنی اسّی برس کے بعد کی جب آدمی کے ہوش وحواس میں فرق آجائے۔

سُوءُ الْكِبَرِ یا سُوءِ الْكِبْرِ۔ خراب بڑھاپا۔

إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ۔ عورت ایک بُرا جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں کہتے ہیں۔

رَجُلُ سَوْءٍ یا رَجُلُ السَّوْءِ۔ یعنی بُرائی اور فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور اَلرَّجُلُ السَّوْءُ کہنا صحیح نہیں ہے اسی طرح رَجُلُ السُّوْءِ بضم سین صحیح نہیں ہے البتہ اَلرَّجُلُ السُّوْءُ کہہ سکتے ہیں اور بعضے مولدین اَلْمَرْأَةُ السُّوْءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت

فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ أُخْرُجِي۔ جب بُرا مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکل جا دور ہو۔

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ أَسَاءَ۔ جس نے بڑھایا (یعنی اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اُس نے بُرا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی مخالفت ہے)

مَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ جو شخص اسلام لا کر پھر بُرائی کرے تو اُس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام) کی بُرائیوں کا مواخذہ ہوگا۔ دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب بُرائیوں کو گرا دیتا ہے مٹا ڈالتا ہے اُسکا یہ مطلب ہوگا کہ جب اسلام لانے کے بعد پھر بُرائی نہ کرے تو کفر کی بُرائیاں بھی سب معاف ہو جائیں گی بعضوں نے کہا مواخذہ سے یہ مطلب ہے کہ اُس کو کفر کی بُرائیوں پر صرف ملامت کریں گے سزا نہ دیں گے۔ البتہ اسلام کی بُرائیوں پر سزا ملے گی۔

بِأَمْرٍ سَوْءٍ۔ ایک بُرائی کا کام

اَلسُّوْءُ الْقَتْلُ وَالْفَحْشَاءُ الزِّنَا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سوء اور فحشاء کا لفظ ہے سوء سے مراد قتل اور خون ریزی ہے اور فحشاء سے مراد زنا اور بدکاری ہے۔

سَيِّئَةٌ۔ بُرائی اصل میں سَيْوِئَةٌ تھی۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ سَوْءٍ وَإِنْسَانِ سَوْءٍ میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے ہمسائے اور بُرے آدمی سے۔

سَایَۃٌ ۔ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیاں اور ایک گاؤں کا مکہ میں۔

کَانَ اَبُو الْحَسَنِ اِذَا قَضٰی نُسُکَہٗ عَدَلَ اِلٰی قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا سَایَۃُ فَحَلَقَ بِھَا امام ابوالحسن جب حج کے ارکان پورے کر چکتے تو ایک بستی میں جاتے جس کا نام سایہ تھا وہاں سر منڈاتے۔

سُوبَۃٌ ۔ دور کا سفر جیسے سُبَاۃٌ ہے

سُوبِیَہ ۔ گیہوں کا شراب مصر والے اکثر اس کو پیتے ہیں۔

سُوجٌ یا سُوَاجٌ یا سَوَجَانٌ آہستہ چلنا۔

سَوَجَانٌ ۔جانا آنا۔

سَاجٌ ۔ساگوان جو مشہور لکڑی ہے ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے خصوصاً رنگون اور برہما میں اُس کی جمع سَاجَات ہے

لَبِسَ سَاجَۃً ۔ ایک چادر پہنی اسکی جمع سِیْجَانٌ ہے۔

یُصَلِّیْ عَلٰی سَرِیْرٍ مِّنْ سَاجٍ ۔ساگوان کے تخت پر نماز پڑھتے تھے۔

وَتَغْسِلُہٗ عَلٰی سَاجَۃٍ ۔ اُس کو یعنی میت کو تو ایک ساگوانی تختے پر غسل دے۔

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلْقَ وَالْخَمَائِصَ ۔ آنحضرتؐ نے سبز یا سیاہ چادر پہنی مجمع البحرین میں ہے کہ ساج سبز یا سیاہ چادر۔

کَانَ یَلْبَسُ فِی الْحَرْبِ مِنَ الْقَلَانِسِ وَالسِّیْجَانِ ۔لڑائی میں آپ ٹوپیاں اور سبز چادریں پہنتے۔

سَاحَۃٌ ۔صحن آنگن وہ خالی میدان جو گھروں کے درمیان ہوتا ہے اُس پر عمارت اور چھت نہیں ہوتی۔ اُس کی جمع سَاحٌ اور سُوحٌ اور سَاحَاتٌ آئی ہے۔

اِنَّ الْحَاجَّ یَنْزِلُوْنَ مَعَھُمْ فِیْ سَاحَۃِ الدَّارِ حاجی لوگ مکہ والوں کے ساتھ گھروں کے درمیاں جو صحن خالی ہوتا ہے اُس میں اُتریں گے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِکَ ۔ یا اللہ میں تیرے احاطہ میں اُترا ہوں یا تیرے آنگن میں۔

تَبَاعَدُوْا عَنْ سَاحَۃِ الظَّالِمِیْنَ ۔ ظالموں کی آنگن سے الگ رہو اُن کے نزدیک نہ جاؤ نہ اُن کے پاس سکونت کرو۔

سَوْخٌ ۔ زمین میں گھس جانا، ڈوب جانا، غائب ہو جانا، تہ نشین ہو جانا۔ دھنس جانا، جیسے سُیُوْخٌ اور سَوَخَانٌ ہے۔

سَاخَ الْجَامِدُ ۔ جمی ہوئی چیز پگھل گئی یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔

تَسَوُّخٌ ۔ کیچڑ میں گرنا۔

سُوَاخِیْ ۔ بہت کیچڑ۔

فَسَاخَتْ یَدُ فَرَسِیْ ۔ میری گھوڑی کا ہاتھ زمین میں گھس گیا یا دھنس گیا۔

فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۔ پہاڑ زمین میں دھنس گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

فَانْسَاخَتِ الصَّخْرَۃُ ۔ وہ پتھر زمین میں گھس گیا (اندر چلا گیا) صحیح فَانْسَاحَتْ ہے حاء حطی سے جیسے آگے آئے گا یعنی ہٹ گیا اور کھل گیا۔

سَاخَتْ قَوَائِمُہٗ فِی الْاَرْضِ ۔ اُس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔

أَسَاخَهُ اللّٰهُ ۔ اللہ تعالیٰ اُسکو دھنسا دے۔

بِكُمْ تَسِيْخُ الْاَرْضُ الَّتِيْ تَحْمِلُ اَبْدَانَكُمْ
تمہاری ہی وجہ سے زمین جمی ہوئی ہے جو تمہارے بدنوں کو اُٹھاتی ہے یہ سَاخَ يَسِيْخُ سَيْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی دھنسنے اور غائب ہونے کے بھی ہیں جیسے سُوْخٌ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے بھی۔

ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلَى ابْنِهَا فَاِذَا عَقِبُهُ تَفْحَصُ فِي مَاءٍ فَجَمَعَتْهُ فَسَاخَ وَلَوْ تَرَكَتْهُ لَسَاخَ ۔ پھر حضرت ہاجرہ (پانی ڈھونڈنے کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے پاس آئیں دیکھا تو اُن کی ایڑی پانی کو کھول رہی ہے (یعنی پانی میں ایڑیاں مار رہے ہیں حضرت ہاجرہ نے اُس پانی کو سمیٹا (جو پھیلا ہوا تھا) تب وہ تھم گیا (کنوے کی طرح ایک جگہ ٹھہر گیا) اگر چھوڑ دیتیں تو بہتا رہتا (کبھی کم نہ ہوتا)

سُوْدٌ ۔ یا سُوْدَدٌ یا سِيَادَةٌ یا سَيْدُوْدَةٌ
سردار ہونا، بزرگ ہونا، شریف ہونا۔

سَادَ قَوْمَهُ ۔ اپنی قوم کا سردار ہو گیا اُن پر غالب آیا شرافت میں۔

سَوِدَ ۔ کالا ہونا۔

سَادَ سُوَادًا ۔ کالا پانی پیا۔

تَسْوِيْدٌ ۔ کالا کرنا جرأت کرنا سیدوں کو قتل کرنا سردار بنانا۔

مُسَوَّدَةٌ ۔ کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پھر دوسری تحریر کو (یعنی اُسکی کاپی کو مُبَيَّضَه کہتے ہیں)

جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ ۔ ایک شخص آنحضرت ؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے سردار تھے مگر آپ نے مُنہ پر تعریف پسند نہیں کی یہ علامت ہے کمال شرافت کی عمدہ لوگ خوشامد سے نفرت کرتے ہیں)

لَمَّا قَالُوْا لَهُ اَنْتَ سَيِّدُنَا قَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ ۔ جب صحابہ نے آنحضرت ؐ سے کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے نبی) اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں ہوں ایک روایت میں ہے قُوْلُوْا بِبَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۔ یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سید یا رسول یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھاتے بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ؑ کو جو اللہ کے بندے تھے خدا کر دیا۔

اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ۔ میں تو اللہ کا بندہ اور اُس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ افسوس مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آنحضرت ؐ کے اِن ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی کتابوں اور قصیدوں میں آنحضرت ؐ کی تعریف میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا

اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں تراب
کہاں ربّ الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی غلط اور شاعرانہ
مشرکانہ ملحدانہ تعریفوں سے خوش ہوتے ہیں
نہیں آپ کمال ناراض ہوتے ہیں اور آخرت
میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے
وہاں وہ مار پڑے گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے
گا آنحضرتؐ انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ
مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف
ہیں ان کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر
صاحب کا دست شفقت ان کے سروں پر ہے
آنحضرتؐ کا مرتبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے۔
اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ میں آدم کی اولاد
کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ
نے میرا مرتبہ بلند رکھا ہے یہ اس کے کرم و فضل
کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترانا (جو پیغمبروں کی شان
سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو
یہ میرا مرتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا
نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کا اظہار میں اس کا
شکر بجا لانے کے لئے کرتا ہوں چونکہ اس نے فرمایا
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) قَالُوْا مَنِ السَّيِّدُ
قَالَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ
اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَا فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ سَيِّدٍ
قَالَ بَلٰى مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَّرُزِقَ سَمَاحَةً
فَاَدّٰى شُكْرَهٗ وَقَلَّتْ شِكَايَتُهٗ فِى النَّاسِ
لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا سردار (یعنی
شریف) کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب
کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے حضرت ابراہیم کے
(خود بھی پیغمبر باپ دادا پردادا سب پیغمبر یہ
شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری
رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت
میں کوئی سردار نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں ہے
وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور
سخاوت عنایت فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا
لاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا
ہے غربا اور مساکین اور مستحقین عزیز و اقربا
ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اس کی
شکایت کرنے والے کم ہیں (اس کا شکر کرنیوالے
اور اس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا
شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اس
کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب
ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ
کسی پر ظلم کرتا ہے ایسے شخص کے شاکی وہی
لوگ ہوں گے جو حسد کی راہ سے اس کی شکایت
کرتے ہوں گے۔ وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اس
کے احسانات کے شکر گزار اور مداح ہوں گے
یہ اس لئے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مرنج اور مرنجان
اور سخی اور فیض رسان اور غریب پرور مہربان ہو
مگر تب بھی بعضے حاسد خواہ مخواہ اس کی برائی
کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اس کا شاکی
نہ ہو ناممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے)
كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ سَيِّدٌ فَالرَّجُلُ سَيِّدُ اَهْلِ
بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ سَيِّدَةُ اَهْلِ بَيْتِهَا سارے
آدمی سردار ہیں (یہاں تک کہ اکیلا آدمی جس
کا نہ گھر بار ہو نہ نوکر چاکر نہ بال بچے وہ بھی اپنے
اعضا اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی
اپنے گھر والوں کا سردار ہے اور عورت اپنے
گھر والوں کی سردار ہے (مرد کی رعیت اس کے

بال بچے جو رو غلام لونڈی نوکر چاکر وغیرہ ہیں اور عورت کی رعیت اُس کی چھوکریاں مامائیں وغیرہ)
مَنْ سَیِّدُکُمْ قَالُوا الْجَدُّ بْنُ قَیْسٍ عَلٰی اَنَّا نُبَخِّلُہٗ قَالَ وَاَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنَ الْبُخْلِ
آنحضرت ؐ نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے اُنہوں نے کہا جد بن قیس اتنی بات ہے کہ ہم اُس کو بخیل پاتے ہیں آپ نے فرمایا بخیلی سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں ہے (بخل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ جاتے ہیں کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب ڈھنکے رہتے ہیں ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے)
اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ یہ میرا بیٹا (امام حسن ؑ کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے والا) اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کو ملا دے گا (اُن میں صلح ہو جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اُس کی وجہ سے بچ جائے گی۔ اس حدیث کا ظہور ہوا امام صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات ماری اور معاویہ کو دیدی)
قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (اُس کو سواری پر سے اُتارلو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا جب سعد بن معاذ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ زخمی تھے اِس لئے انصار کو حکم دیا کہ انکو جا کر گدھے سے اُتار و اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت

آئی ہے)
اُنْظُرُوْا اِلٰی سَیِّدِنَا ھٰذَا مَا یَقُوْلُ۔ دیکھو تو ہم نے جو اِس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کو انصار کا سردار بنایا وہ کیا کہتا ہے ایک روایت میں اِلٰی سَیِّدِکُمْ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو
کَانَ سَیِّدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ رِیْحَہٗ۔ میرے سردار یعنی میرے خاوند آنحضرت ؐ خضاب کی بو کو ناپسند کرتے تھے (یہ حضرت عائشہ نے اُس وقت کہا جب ایک عورت نے اُن سے پوچھا خضاب لگانا کیسا ہے)
حَدَّثَنِیْ سَیِّدِیْ اَبُوالدَّرْدَاءِ۔ میرے سردار یعنی میرے خاوند ابوالدرداء نے بیان کیا (یہ امّ الدرداء کا قول ہے)
تَفَقَّھُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا۔ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کر لو (یعنی مچھے پنے میں اور کم سنی میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ جب تم بزرگ اور لوگوں کے سردار بن جاؤ گے یعنی تمہاری عمر زیادہ ہوگی تو اُس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم آئے گی اور علم سے محروم رہو گے بعضوں نے کہا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنے سے پہلے علم حاصل کر لو یہ اِسْتَادَ الرَّجُلُ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے شریف خاندان میں نکاح کیا امام بخاری نے اس قول کے بعد اتنا زیادہ کیا وَبَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا یعنی بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا ضروری اور بہتر ہے جیسے ایک قول ہے۔ اُطْلُبِ الْعِلْمَ مِنَ الْمَہْدِ

الی اللحد یعنی نہالچہ یا گہوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہ

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَسَوِّدُوْا اَکْبَرَکُمْ۔ اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اُس کو سردار بناؤ (صحابہ نے ایسا ہی کیا ابوبکر صدیق رض کو حضرت علی رض پر مقدم رکھا کیونکہ اُس وقت حضرت علی کم عمر تھے اور حضرت عمر کو خود ابوبکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمر نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا حقدار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمان رض عمر میں حضرت علی سے بہت زیادہ تھے اس لئے وہی خلیفہ بنائے گئے

مَارَاَیْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِیَۃَ قِیْلَ وَلَا عُمَرُ قَالَ کَانَ عُمَرُ خَیْرًا مِّنْہُ وَکَانَ ھُوَ اَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ (عبداللہ بن عمر رض نے کہا) میں نے آنحضرت کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سخی یا حلیم بردبار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے انہوں نے کہا عمر رض اُن سے بہتر تھے مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ اُن سے بڑھ کر تھے۔ (انہی دو باتوں یعنے سخاوت اور حلم کی وجہ کر لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ اُن کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے ؎

سخاوت مس عیب را کیمیا ست
سخاوت ہمہ دردہا را دوا ست)

نہایہ میں ہے کہ "سَیِّدٌ" پروردگار، مالک، شریف، فاضل، کریم، حلیم، اپنی قوم کی تکلیف اُٹھانے والا خاوند رئیس کئی معنوں میں آتا ہے۔

لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ سَیِّدَکُمْ وَھُوَ مُنَافِقٌ فَحَالُکُمْ دُوْنَ حَالِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَرْضٰی لَکُمْ ذٰلِکَ۔ منافق کو (جو ظاہر میں مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہو لیکن اُسکے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو۔ (اُس کو سیدنا نہ کہو) اِس لئے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اُس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اُتر گئے) اور اللہ اُس کو پسند نہیں کرتا کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اُس سے بھی بدتر۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے دینوں کو سیدنا یا مولانا لکھنا منع ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصہ ہوتا ہے یا اُس کا عرش جھوم جاتا ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہے اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں۔ بیدینوں نیچروں اور ہندؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو نیک توفیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کر کے اپنے مالکِ حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ کَذَبْتُمْ وَاِنْ کَانَ سَیِّدًا فَقَدْ اَغْضَبْتُمْ رَبَّکُمْ۔ کافر اور فاسق اگر واقعی سردار نہیں ہے اور تم نے اُس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اُس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ اور مشرکوں کو

راجہ مہاراجہ) تو تم نے اپنے پروردگار کو غصہ دلایا
(کافر یا فاسق کی تعریف کرکے)

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔ جو شخص سردار ہوتا ہے (بادشاہ یا حاکم یا امیر) درحقیقت وہ اپنی رعیت کا خادم ہے اُن کی خبرگیری رکھتا ہے اُن کو راحت اور آرام پہنچانے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اُن کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے جیسے گڈریا، چرواہا اپنے جانوروں کی حفاظت کرتا ہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے اُن کے کھانے پینے کا سامان طیار کرتا ہے اُن کی ضروری حاجتوں میں مدد دیتا ہے وہی اُن کا سردار ہے کیونکہ اُس کا اجر اور ثواب بے شمار ہے۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ امام حسنؑ اور امام حسین علیہما السلام بہشتی جوانوں کے سردار ہیں (یعنی جتنے لوگ جوانی میں مرے یا اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اُن سب کے یہ دونوں شہزادے سردار ہوں گے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ دونوں شہزادے جوانی ڈھل جانے کے بعد شہید ہوئے اور خلفائے اربعہ بڑھاپے میں شہید ہوئے یا مرے تو اُن پر بھی اِن کی فضیلت لازم آئے گی غرض یہ ہے کہ انبیاء اور خلفاء راشدین کے بعد ان دونوں شہزادوں کا مرتبہ تمام بہشتیوں سے بڑھ کر ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک تو انبیا کے بعد یہ سب سے افضل ہیں اُس بے ادب کے منہ میں خاک جو اپنے تئیں (امام حسین علیہ السلام سے افضل کہتا تھا قیامت کے دن اس غلط بیانی اور دروغ گوئی کا نتیجہ اُس کو ملے گا اور شاید اب بھی قبر میں مل رہا ہو بھلا یک قول اُس کا اُس کے گمراہ اور کذاب ہونے کی کافی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم فلاں سے افضل ہیں بلکہ اپنے تئیں سب سے کم درجہ ظاہر کرتے ہیں اور اُس کے معتقدین سے تعجب ہے کہ ایک پنجابی مغل کو اُن شہزادوں سے افضل سمجھیں جو نبی عربی سید الاولین والآخرین کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور جن میں آنحضرتؐ کا خون ملا ہوا ہے خدا کی مار ایسے بیوقوفوں پر۔

فَاِذَا اَتٰى سَیِّدُهُ السُّوْقَ۔ جب اُس کا مالک بازار میں آئے گا (جو اُس کو بیچنا چاہتا ہے)

ثَنِیُّ الضَّاْنِ خَیْرٌ مِّنَ السَّیِّدِ مِنَ الْمَعْزِ۔ بھیڑ جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو وہ جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو بڑی عمر والی بکری سے بہتر ہے۔

اُسَوِّدُكَ وَاُزَوِّجُكَ۔ میں تجھ کو سردار بناؤں تیری شادی کروں۔

اُنْظُرْ اِلٰى هٰؤُلَاءِ الْاَسَاوِدِ حَوْلَكَ۔ یہ گروہ جو تمہارے گرد جمع ہیں اُن کو دیکھو۔

اَسَاوِدُ اور اَسْوِدَات، اَسْوِدَةٌ کی جمع ہیں جو سَوَادٌ کی جمع ہے سَوَادٌ کہتے ہیں دور والے شخص کو جس کی سیاہی معلوم ہو کیونکہ دور سے آدمی سیاہ ہی نظر آتا ہے

دَخَلَ عَلَیْهِ سَعْدٌ یَعُوْدُهٗ فَجَعَلَ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ لَا اَبْکِیْ جَزَعًا مِّنَ الْمَوْتِ اَوْ حُزْنًا عَلَى الدُّنْیَا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا لِیَکْفِ اَحَدَکُمْ مِثْلُ

زَادِ الرَّاكِبِ وَهٰذِهِ الْاَسَاوِدُ حَوْلِیْ وَمَا حَوْلَهٗ
اِلَّا مِطْهَرَةٌ وَّاِجَّانَةٌ وَّجَفْنَةٌ ۔ حضرت
سلمان فارسی رض بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص
اُن کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے
اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا
ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے مگر بات
یہ ہے کہ آنحضرت ص نے ہم کو وصیت کی تھی کہ
تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر
میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس
یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں دیکھا تو اُن کے پاس کوئی
سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لوٹا) تھا
اور ایک کونڈا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے
ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا
کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے یا
اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس
سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظروف
فرش فروش اور پلنگ مسہریاں کپڑے صندوق
کوچ کرسیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی
کے سامان اُس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار
مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل
وکرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو۔ اَسَاوِدُ سے مراد
اسباب اور سامان ہے بعضوں نے کہا
اَسَاوِدُ سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان
سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں۔
لَتَعُوْدُنَّ فِیْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا ۔ تم ان فتنوں
میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اٹھ کر کاٹنے
کے لئے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے۔
اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ ۔ آنحضرت ص نے دو
کالوں یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالنے کا حکم
دیا۔

وَمِنَ الْاَسْوَدِ وَالْحَیَّةِ اور کالے ناگ اور ہر
سانپ سے تیری پناہ (مجمع البحار میں ہے کہ
اَسْوَد بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور
آواز پر آتا ہے۔

لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْاَسْوَدَانِ
(حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ
دیکھا ہے جب ہمارے پاس سوا دو کالوں۔
(یعنی کھجور اور پانی کے) اور کچھ نہ تھا (حالانکہ پانی
کالا نہیں ہوتا مگر کھجور کالی ہوتی ہے تو تثنیہ میں
دونوں کو کالا کہہ دیا جیسے قمریں اور عمریں اور
شمسین وغیرہ)

تُوُفِّیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ شَبِعْنَا مِنَ
الْاَسْوَدَیْنِ ۔ آنحضرت ص نے اُس وقت
وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے
تھے (یعنی پانی اور کھجور کے سوا دوسرا کوئی کھانا نہ تھا
اُس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی بعضوں نے
کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے
ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے بلکہ پیٹ
سے کم کھاتے تھے بعضوں نے کہا کالوں سے مراد
رات اور کالی پتھریلی زمین ہے یعنی ہمارے پاس
سوا رات اور کالی پتھریلی زمین کے اور کوئی پونجی نہ تھی)

خَرَجَ اِلَی الْجُمُعَةِ وَفِی الطَّرِیْقِ عَذِرَاتٌ
یَابِسَةٌ فَجَعَلَ یَتَخَطَّاهَا وَیَقُوْلُ مَا
هٰذِهِ الْاَسْوِدَاتُ ۔ جمعہ کی نماز کے لئے نکلے
راستہ میں کچھ سوکھی مینگنیاں پڑی ہوئی تھیں وہ اُنکو
لانگنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا
ہیں (مینگنی سوکھ کر کالی ہو جاتی ہے اُس کو کالے پتھر
سے تشبیہ دی)

مَامِنْ دَاءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّۃِ لَہٗ شِفَاءٌ اِلَّا السَّام کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا کالا دانہ (کلونجی) نہ ہو موت کے سوا یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں ہر وہ تو اپنے وقت پر ضرور آئے گی مگر اور دوسرے سب بیماریوں میں کلونجی سے شفا ہوتی ہے حقیقت میں کلونجی عجیب دوا ہے اور حکیموں نے اُس کے صدہا فائدے بیان کئے ہیں)

فَاَمَرَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ فَشُوِیَ لَہٗ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا کلیجی آپ کے لئے بھونی گئی (کلیجی کالی ہوتی ہے اس لئے اُس کو سَوَادُ الْبَطْنِ کہا بعضوں نے کہا سَوَادُ الْبَطْنِ سے مراد وہ ہے پیٹ میں جو کچھ بھرا ہوتا ہے کلیجی آنتیں وغیرہ)۔

ضَحّٰی بِکَبْشٍ یَّطَاءُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک مینڈھا قربانی کیا جو کالک میں چلتا تھا (اُس کے پاؤں سیاہ تھے) اور کالک میں دیکھتا تھا (اُس کے آنکھ کے گرداگرد سیاہی تھی) اور کالک میں بیٹھتا تھا (اُس کے پٹھے سیاہ تھے) باقی بدن سفید تھا یعنی چت کبلا۔

عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ۔ تم کو چاہیئے بڑی جماعت کے ساتھ رہو (جو خلیفۂ وقت کے اطاعت میں ہوتی ہے اور باغیوں کی جماعت سے جو تھوڑی سی ہوتی ہے الگ رہو مجمع البحار میں ہے کہ مراد علما کی جماعت کثیر ہے یعنی اعتقاد اور اصول میں علما کی جماعت کثیر کے موافق رہو کیونکہ فروع میں ہر ایک مجتہد کی پیروی کرسکتا ہے بعضوں نے کہا سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگرچہ اُس کی تعداد قلیل ہو اور یہی صحیح ہے محمد بن اسلم طوسی نے کہا اگر ایک ہی شخص متبع سنت رہ جائے تو وہی سواد اعظم ہے کس لئے کہ اگر تعداد کی کثرت کا اعتبار ہو تو ہر زمانہ میں فاسق اور فاجر اور بدکاروں اور کافروں کی کثرت ہوتی ہے اور اُن کی جماعت کثیر رہی ہے اور اچھے اور نیک لوگ کم ہی رہے ہیں جیسے قرآن میں ہے وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ۔

بعضوں نے کہا یہ حکم خاص صحابہ کے لئے ہے یعنی آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ جماعت کثیر کے ساتھ رہنا یعنی جدھر اکثر صحابہ ہوں اور اکثر صحابہ ہمیشہ حق کی طرف رہے ہیں گو اُن میں سے تھوڑے ناحق کو اختیار کئے جیسے ابوبکر صدیقؓ کی بیعت اکثر صحابہ نے کرلی صرف سعد بن عبادہ الگ رہے اور حضرت علی کی رفاقت اکثر صحابہ نے اختیار کی صرف عمر بن عاص اور سمرہ بن جندب اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ اور عبیداللہ بن عمر نے معاویہ کا ساتھ دیا۔ بعضے حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ مذہب معین کی تقلید کرنا واجب ہے کیونکہ دنیا میں حنفیوں کی جماعت سوادِ اعظم ہے اور اہل حدیث غیر مقلدین کی تعداد تھوڑی ہے اُن کا جواب یہ ہے کہ سنہ ہجری تک تقلید مذہب معین کا رواج نہ تھا تمام مسلمان حدیث و قرآن کے پیرو تھے اور اُنہی کی جماعت کثیر تھی پھر ایک قلیل جماعت نے پہلے پہل اس طریقہ کو چھوڑ کر مذہب معین کی تقلید اختیار کی تو جماعت کثیر وہی رہی جو قرآن اور حدیث کی پیرو تھی اور یہ جماعت قلیل تقلید والوں کی ناحق پر تھی اب اگر یہ جماعت کثیر بھی ہو گئی تو اُس کا حکم نہیں بدل سکتا اور ناحق حق نہیں ہو سکتا اور اہلحدیث اُسی جماعت کثیر کے ساتھ ہیں جو

چار سو برس تک کثیر تھی اور حق پر تھی اگر اس زمانہ میں یہ جماعت قلیل بھی ہوگئی ہے تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ حق ناحق نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ جب دنیا میں حنفیوں کی جماعت کثیر ہے اور تم حدیث کا یہ مطلب رکھتے ہو کہ جماعت کثیر کی پیروی لازم ہے اس صورت میں شافعی یا مالک یا احمد کی تقلید کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ اُن کے مقلدین کی جماعت قلیل ہے حالانکہ تم اُس کے قائل نہیں ہو بلکہ اُن کے مقلدوں کو بھی حق پر جانتے ہو اور اُن کے مذہب والوں کو اُن کی تقلید بھی جائز یا واجب کہتے ہو۔

اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِي (آنحضرت ؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا (جو آپ کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے رہتے ....جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لئے یہ ہے کہ پردہ اُٹھانے میں جو چپکے چپکے باتیں کررہا ہوں اُن کو سنے جب تک میں منع نہ کروں (اگر منع کروں تو چلے جائیو پھر پردہ چھوڑ دیجیو) بعضوں نے سُوادی بہ ضمہ سین بھی جائز رکھا ہے بعضوں نے سَوادی بہ فتحہ سین یعنی تیرا جثہ میرے جثہ سے اتنا قریب ہو جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔اس حدیث سے عبداللہ بن مسعودؓ کی کمال فضلیت اور کمال قربت آنحضرت ؐ کے ساتھ نکلی آپ اُن سے ایسا برتاؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے ناواقف لوگ عبداللہ بن مسعود کو آنحضرت ؐ کے اہل بیت میں سے سمجھتے چونکہ وہ رات دن آنحضرت ؐ کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے طیبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اُٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کررہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کردوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آسکتا ہے یا میری عورتوں کا محرم ہے

اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ سَوَادًا بِلَيْلٍ فَلَا يَكُنْ اَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ۔جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی جثہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں جثوں کا نامردانہ بنے (اُس سے ڈر نہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اُس کا مقابلہ کرے)

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَجَاءَ بِبَعْرَةٍ حَتّٰى رَكَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا۔کوئی لکڑی لایا کوئی مینگنی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہوگیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح ہوگیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح دکھلائی دیتا ہے)۔

وَجَعَلُوْا سَوَادًا حَيْسًا۔سب توشوں کو ملا کر اکٹھا اونچا کرلیا اُس کا حیس بنا دیا (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی آٹے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اُس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کردیا جب گناہوں سے پتھر کالا ہوگیا تو دل کیوں کالا نہ ہوگا اور اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اُس پر ہاتھ پھیرا مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں

ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر وقت کم رہے اس لئے اُس کی سیاہی قائم رہی دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوت تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے۔

صَاحِبُ السِّوَادِ وَالْوِسَادَةِ۔ تم میں وہ شخص موجود ہے جو آنحضرت ؐ کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا تکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) مشہور روایت میں صَاحِبُ السِّوَاكِ ہے یعنی آنحضرت ؐ کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

عَلٰی یَمِیْنِہٖ اَسْوِدَةٌ۔ اُس کے داہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)

لَایُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَہٗ۔ میرا بدن اُس کے بدن سے جدا نہ ہوگا (جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اُس کو دیکھ پاؤں تو بن مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے)۔

فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ۔ ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا۔

اِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ۔ اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی۔

فَجَآءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرَةٍ۔ بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ

رَاَیْتُ اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ۔ میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)

مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے اُن کے مجمع یا میلے میں شریک ہو وہ اُنہی میں سے ہے۔ اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے تہوار اور میلے اور جاترا میں شریک ہونا کفر ہے اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس بستی میں اکثر رہتا ہوں یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ اننت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر جو مسلمان اُس میں جانے لگا اُس کو منع کیا یہ حدیث سنا دی اس پر بھی بعضوں نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سَادَاتُ قُرَیْشٍ۔ قریش کے سردار۔

سَوَادُ الْعِرَاقِ۔ عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لئے اُس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے۔

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنْزِلَتُہٗ فَقَالَ ھُوَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا یہ آپ سے پوچھا گیا فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی پر افسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بنا ڈالی یعنی مسلمانوں نے اور شخصی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور اُن کے شاعر نے یوں کہا ؎ اگر شہ روز را گوید شب است ایں ٭ بباید گفت اینک ماہ و پرویں۔ اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں۔

سَوَادُ خَيْبَرَ وَبَيَاضُهَا ۔ خیبر کی ہری زمین جس پر درخت ہیں اور خالی زمین۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْنِيْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ۔ شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ دیکھ کر کسی نے کہا)

اِلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ (حضرت علیؓ نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کرو (یعنی صحابہ کا بڑا گروہ جدھر ہے اُدھر رہو حق اُنہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اُس کے ساتھ رہو کیونکہ جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی اور حضرت علیؓ کے ساتھ ستر ہزار تو تعداد میں معاویہ ہی کا گروہ زیادہ تھا مگر حضرت علیؓ نے اُس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کتنے ہی بہت ہوں اُن کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں۔ عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے۔

سَوَادُ الْقَلْبِ یا سُوَيْدَاءُ الْقَلْبِ۔ دل کا دانہ

تَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَشِيْجَةُ خِيْفَتِهٖ اُن کے دلوں کے دانے میں اُس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی۔

اَلْعُلَمَاءُ سَادَةٌ ۔ عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت و آبرو خواہ شخصی ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیلی وہ گئی گذری۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَبْيَضِ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور عجم کی طرف۔

اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ الْاَسْوَدَ ۔ احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح بچھو کو کیونکہ یہ موذی ہیں)۔

فَاَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ ۔ میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بد صورت بدشکل فرشتے۔

سَوْدَة۔ ام المومنین آنحضرتؐ کی بی بی تھیں۔

قَدْ حَلَّتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ ۔ ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے اُن کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی)

مَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةٌ وَّلَا بَيْضَاءَ شَحْمَةٌ ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز کھجور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے۔

فَمَا رَدَّ عَلَيَّ سَوْدَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ ۔ اُس نے مجھ کو کچھ جواب ہی نہیں دیا نہ بُرا نہ اچھا۔

سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ ۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اُس کی ازالہ بکارت کی۔

سَوْر ۔ چڑھ جانا۔ کود جانا جیسے سُؤُوْر ہی گھومنا بلند ہونا۔

سُرْ سُرْ ۔ یعنی عمدہ کام کر عمدہ کام کر۔

تَسْوِيْر ۔ احاطہ فصیل بنانا کنگن پہنانا۔

سِوَار اور سُوَار ۔ کنگن اُس کی جمع اَسَاوِرَہ اور اَسْوِرَہ آئی ہے۔

سُورٌ۔ فصیل اور ضیافت دعوت۔
قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُوْرًا۔ اٹھو جابر نے تمہاری ضیافت طیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کرمانی نے کہا سور اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی زبان کا لفظ بولا)

اَتُحِبِّیْنَ اَنْ یُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ۔ کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوٰۃ دینا فرض سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَخَذَهٗ سُوَارُ فَرَحٍ۔ اُس کو خوشی کا نشہ چڑھ گیا
سُوَارٌ۔ کہتے ہیں شراب کی اُس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔

مَشَیْتُ حَتّٰی تَسَوَّرْتُ جِدَارَ اَبِیْ قَتَادَةَ میں چلا یہاں تک کہ ابو قتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا اُسی سے ہے تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ یعنی محراب پر چڑھ کر آ گئے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَوَّرْتُ الْحَائِطَ اور سَوَّرْتُهٗ۔ یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا۔

لَمْ یَبْقَ اِلَّا اَنْ اُسَوِّرَهٗ۔ اب یہی باقی ہے کہ میں اُس پر چڑھ دوڑوں اُس کو پکڑ لوں۔

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا۔ میں اُس کو حاصل کرنے کے لئے اونچا ہوا یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بلایا جاؤں اُس کے دینے کے لئے)

فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِی الصَّلٰوةِ۔ میں قریب تھا کہ نماز ہی میں اُن پر حملہ کروں (اُن سے لڑوں اُن کو ماروں)

اِذَا یُسَاوِرُ قِرْنًا لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ
جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے (اُس پر حملہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اُس کو نہیں چھوڑتا جب تک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اُس کا کام تمام کر دیتا ہے اُس کو مار کر گرا دیتا ہے)

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُوْدَةٌ مَا خَلَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبٍ (حضرت عائشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) اُن کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی کر آجاتا ہے)

سَوْرَةٌ۔ فساد، جنگ، جوش۔

مَا خَلَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ۔ ایک ذرا غصہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر ملجاتی ہیں ایسا غصہ بُرا نہیں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے اُن کو غصہ جلدی آجاتا ہے لیکن پھر مل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے کہ غصہ فوراً آجاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اُتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

مَا مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِیْ قَلْبِهٖ سَوْرَتَانِ۔ جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اس

کے دل میں دو جوش سماتے ہیں (یا تو خوشی کا جوش اگر وہ نیک کام ہے یا رنج کا جوش اگر وہ کام بُرا ہے)
لَا يَضُرُّ الْمَرْأَةَ اَنْ لَا تَنْقُضَ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ سُوْرَ رَاسِهَا۔ عورت اگر غسل میں اپنا سر نہ کھولے (جو گندھا ہوا ہو) تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ چندیا پر پانی ڈال لے (یعنی سر کے بالائی مقام پر) ہر بلند چیز کو سُور کہتے ہیں ایک روایت میں سُوْرَةَ الرَّاْسِ ہے معنی وہی ہے اُسی سے ہے سُوْرُ الْبَلَدِ اور سُوْرُ الْمَدِيْنَةِ یعنی شہر کی فصیل جو بلند ہوتی ہے ایک روایت میں شَوْىَ رَاْسِهَا ہے یہ جمع ہے شَوَاةٌ کی یعنی سر کی کھوپڑی ایک روایت میں شُوُرَ الرَّاْسِ ہے اُسکا معنے معلوم نہیں ہوا۔ بعضوں نے کہا راوی نے غلطی سے شَوْىَ کو شُوُر کر دیا بعضوں نے کہا یہ دونوں روایتیں غیر مشہور ہیں اور مشہور روایت شُئُوْنَ رَاْسِهَا ہے یعنی سر کی مانگوں میں بالوں کی جڑوں میں۔
میں کہتا ہوں صاحب ہدایہ نے جن کو حدیث کی بالکل معرفت نہیں ہے یوں روایت کیا ہے۔ يَكْفِيْكِ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اُصُوْلَ شَعْرِكِ حالانکہ یہ الفاظ حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور شاید اُنہوں نے نقل بالمعنی کیا ہے واللہ اعلم۔
رَاَيْتُ فِىْ يَدَىَّ سِوَارَيْنِ۔ میں نے خواب میں دیکھا میرے دونوں ہاتھ میں دو کنگن ہیں (میں نے اُن کو پھونک دیا وہ اُڑ گئے مراد مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں جنہوں نے آنحضرت ص کے دیکھا دیکھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا دونوں مارے گئے اور اُن کا طریق خاک میں مل گیا ایک روایت میں اُسْوَارَيْنِ ہے معنے وہی ہے۔
تَسَوَّرَ الْحَائِطَ۔ دیوار کود گیا (یہ ابوبکرہ صحابی کا ذکر ہے وہ قلعہ میں اسلام لائے تھے کافروں نے اُن کو نکلنے نہ دیا آخر دیوار پھاند کر بھاگ نکلے۔
سَارَہ۔ حضرت اسحاق ع کی والدہ کا نام تھا وہ حضرت اسماعیل ع سے چودہ [14] برس چھوٹے تھے
هٰذَا مَقَامُ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ یہ اُس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقر اُتری تھی یعنی آنحضرت ص کی۔
اٰخِرُ سُوْرَةٍ نُزِّلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ اخیر سورۃ جو اُتری وہ سورہ نساء کا آخری حصہ ہے (یعنی يَسْتَفْتُوْنَكَ عَنِ الْكَلَالَةِ اخیر تک
فَاِنَّهَا تَقْرَأُ السُّوْرَتَيْنِ۔ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے (مطلب یہ ہے کہ نماز کو لمبا کرتی ہے)
مِسْوَر۔ چمڑے کا تکیہ اور ایک مشہور صحابی کا نام ہے جو مخرمہ کے بیٹے تھے۔
اِذَا اَمَةٌ مُعْتَرِضًا كَانَّهُ بَيَاضُ نَهْرِ سُوْرٰى۔ صبح صادق وہ ہے کہ تو چوڑی پھیلی ہوئی روشنی دیکھے گویا وہ سوری نہر کی سفیدی ہے۔
سُوْرٰى ایک شہر کا نام ہے عراق میں اور یہاں مراد فرات کی نہر ہے۔
فَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَسَاوِرِ فِى الْبَيْتِ۔ گھر کے تکیوں پر ہاتھ مارا۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُسَاوَرَةِ الْاَقْرَانِ۔ میں حریفوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
سَوْرَةُ السُّلْطَانِ۔ بادشاہ کی شوکت اور زیادتی
سَوْرَةُ الْخَمْرِ۔ شراب کی تیزی اور حدت۔
سُوْرَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ کم سے کم سورت تین آیتوں کی ہے۔
سُوْرَةُ الْمَجْدِ۔ بزرگی کا نشان۔
سُوْرَنْجَان۔ یا سُوْرَنْجَان مشہور دوا ہے جو

کٹھیا اور درد جع مفاصل اور نقرس کو مفید ہے۔
سَوَسٌ۔ بہت جوئیں پڑنا کیڑے پڑنا۔
سُوسٌ وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ملیٹھی کا درخت۔
سُوَاسٌ اور سَوَسٌ ایک بیماری ہے جانوروں کی
سِیَاسَۃٌ۔ ملکی انتظام اچھی طرح کرنا۔
کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَاؤُھُمْ
بنی اسرائیل کے پیغمبر اُن کی حکومت بھی کرتے تھے۔ (یعنی بادشاہت اور نبوّت دونوں اُن میں ہوتی)
اَنْتُمْ سَاسَۃُ الْعِبَادِ۔ تم (یہ خطاب ہے ائمہ کی طرف) بندوں پر حکومت کرنے والے ہو۔
اَلْاِمَامُ عَارِفٌ بِالسِّیَاسَۃِ۔ امام سیاست کو پہچانتا ہے۔
ثُمَّ فَوَّضَ اِلَی النَّبِیِّ اَمْرَ الدِّیْنِ وَالْاُمَّۃِ لِیَسُوْسَ عِبَادَہٗ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دین اور امّت کو سپرد کر دیا تاکہ اُس کے بندوں کی سیاست کرے۔
حِنْطَۃٌ مُّسَوِّسَۃٌ۔ گُھن کا گیہوں۔
سُوْسَنٌ۔ ایک پھول ہے یا گھانس۔
سُوْسَنٌ یا سُوْسَنٌ۔ مشہور خوشبودار پھول اُس کو زَنْبَقْ بھی کہتے ہیں۔
سَوْطٌ۔ مِلانا۔ خلط کرنا، کوڑا مارنا کوڑا
اِسْتِوَاطٌ۔ اضطراب اور خلط۔
اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْہُ الْمِسْوَطَ۔ میں تم پر شیطان سے ڈرتا ہوں یہ سَاطَ الْقِدْرَ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی ہانڈی میں ڈوئی چلائی۔
مِسْوَطٌ۔ وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے ہیں۔ (یعنی ڈوئی) شیطان کو مِسْوَط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو گناہ کی تحریک کرتا ہے۔ گناہ کے لئے جمع کرتا ہے۔
لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ۔ تم ہانڈی کی طرح ملائے جاؤ گے (ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے لَتُشَاطُنَّ شَوْطَ الْقِدْرِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی ہانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے
مَسُوْطٌ لَحْمُھَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ۔ اُن کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے
ع۵ لٰکِنَّھَا خُلَّۃٌ قَدْ سِیْطَ مِنْ دَمِھَا۔ فَجْعٌ وَّوَلْعٌ وَّاِخْلَافٌ وَّتَبْدِیْلٌ۔ اُس کے خون میں تکلیف دینا۔ بہکانا، وعدہ خلافی کرنا، بدل دینا، یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔
فَشَقَّا بَطْنَہٗ فَھُمَا یَسُوْطَانِہٖ۔ اُن کے پیٹ کو چیر کر ہلا رہے ہیں (اُس کو گھنگول رہے ہیں)
اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ السَّوَّاطُوْنَ۔ دوزخ میں سب سے پہلے پولس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لئے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں غریبوں پر ستم اور ظلم کرتے ہیں جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں سزا دلواتے ہیں)
لَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ۔ بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اُترے مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جائے جس میں مسافر ٹھہرتا ہے ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل وکرم کرے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب کو بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت کے

ع۵۔ یعنی گھس ۱۲ منہ

تلے ہم کو بٹھا دے تو ہفت اقلیم کی سلطنت ملجانے سے ہم کو زیادہ خوشی ہوگی کمبخت دنیا کی سلطنت چندروزہ اُس میں بھی ہزاروں آفتیں دُکھ بیماریاں مصیبتیں لگی ہوئی ہیں بہشت کی فقیری یہاں کی بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ اَصْحَابِيْ تُضْرَبُ رُءُوْسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتّٰى يَتَفَقَّهُوْا۔ میں آرزو کرتا ہوں کاش میرے لوگوں کے سر پر کوڑے ماری جائیں دین کا علم (فقہ) حاصل کرنے کے لئے۔

سُوْطُ الْغَدِيْرِ۔ گنٹے کا بچا ہوا پانی۔

سَوِيْطَه۔ ملا ہوا۔

سُوْطُرَةٌ۔ غالب ہونا۔

سُوْغٌ۔ چھٹ جانا

مُسَاوَعَةٌ۔ ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے مُيَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور مُعَاوَمَةٌ۔ ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ ایک ایک مہینے پر۔

اِسَاعَه بمعنی اِضَاعَه۔ چھوڑ دینا۔ تلف کرنا۔

اِسْوَاعٌ۔ ایک ساعت دیر لگانا۔

سَائِعٌ بمعنی ضَائِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔

سُوَاعٌ۔ ندی یا وادی اور ایک بُت کا نام تھا جس کو حضرت نوح ؑ کے زمانہ میں پوجتے تھے وہ طوفان میں ڈوب گیا پھر شیطان نے اُسکو کھول نکالا اور بنی ہذیل نے اُس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔

فِی السُّوْعَاءِ الْوُضُوْءُ۔ مذی نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)

سَاعَةٌ۔ قیامت اصل میں ساعت دن رات کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔

يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ آنحضرت ؐ ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں (ساعتِ فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو گیارہ تھیں (نو بی بیاں اور دو حرمین ریحانہ اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا باوصف۔ اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذائیں نہ ملتیں مگر اُس پر بھی حق تعالیٰ نے آپ کو اتنا زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور ہیں۔ (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)

اِنْ اُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ آنحضرت ؐ نے ایک چھوٹے بچہ کی طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغریٰ بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے سے پہلے اس زمانہ والے سب لوگ مر جائیں گے گویا اُن کی قیامت ہوگئی)

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔ میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں (بیچ کی اور کلمہ کی انگلی) مطلب یہ ہے کہ ان دونوں انگلیوں کے درمیان اور کوئی انگلی حائل نہیں اسیطرح مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اور کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بیچ کی انگلی جتنی کلمہ کی انگلی سے بڑھی ہوئی ہے اُتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے یعنی اُس زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گزر چکا میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا ہے تقریباً آٹھواں حصہ انگلی کا بیچ کی انگلی کا بڑھا

رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے
مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک
آٹھواں حصہ باقی ہے مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا
اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا
ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی
جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین
لاکھ کا تیسرا جگ جس میں ہم لوگ ہیں یعنی کلجگ دو
لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم
ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں یہ علم اللہ تو
نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں
اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا۔ میں
قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اس سے آگے
آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی طیاری
کر لی تھی بلکہ اس کی نشانیاں آرہی تھیں کہ میں اس
سے آگے دنیا میں آگیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا
نشان تھا)

ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ۔ پھر قیامت تک
(یعنی زندگی بھر) اس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ۔ جمعہ کے دن ایک ساعت
ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب
یہ ساعت باقی ہے یا اٹھالی گئی اگر باقی ہے
تو وہ کونسی ساعت ہے اس میں چالیس قول ہیں
مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لیکر غروب تک یا امام
کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لیکر نماز تمام ہونے
تک یا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے
وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْأُوْلٰى۔ جو شخص جمعہ کی نماز
کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے
ساعتِ فلکی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت
ہوتے ہی سب سے پہلے پہنچا)

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ۔ جو دوسری
ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظہ بعد)

اِنَّ فِی اللَّيْلَةِ سَاعَةً۔ ہر رات میں ایک
ساعت ایسی ہے (جسمیں دعا قبول ہوتی ہے)

وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ وَسَاعَةٌ۔ لیکن
اے حنظلہ ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک
ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اس حالت میں رہو جیسے
میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کا ہے کو ہو
فرشتے بن جاؤ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن
کبھی یاد الٰہی ہے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے
اسی میں اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)

مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ
مِنْ سَاعَاتِ الْجَنَّةِ۔ صبح صادق سے طلوع
آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں
ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ
ہے کہ نہ دھوپ ہے نہ بالکل اندھیرا ہے یا برکت
اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے بعضے
کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے امام
محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت
نہ دن کی ہے نہ رات کی فرمایا طلوع فجر سے طلوع
آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے
ایک ساعت ہے۔

## سَوْغٌ یا سَوَاغٌ یا سَوَغَانٌ۔ ہضم ہونا رچنا

نرمی سے حلق کے نیچے اترنا یا اتارنا ملنا

اِسَاغَةٌ۔ نرمی سے حلق کے نیچے اتارنا۔

تَسْوِيْغٌ بمعنی تَجْوِيْزٌ۔ جائز رکھنا عطا کرنا۔

سِوَاغٌ۔ حلق سے اتارنے والا۔

سُوْغٌ - جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو

سَیِّغٌ - خوشگوار جیسے سَایِغٌ ہے اُس کی ضد اُجَاجٌ ہے

إِذَا شِئْتَ فَارْکَبْ ثُمَّ سُغْ فِي الْأَرْضِ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا - جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے ۔

سَاغَتْ بِهِ الْأَرْضُ - زمین اُس کو دھنسا لے گئی ۔

سَاغَ الشَّرَابُ فِي الْحَلْقِ - شراب حلق کے نیچے آسانی سے اُتر گیا۔

فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا - اُس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)

أَطْعَمَ وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا - کھلایا اور حلق کے نیچے اُتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کر کے) اور اُس کے (فضلے) نکلنے کے لئے ایک ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پائخانہ کا مقام)

أَسْوَغُ اور مُسْتَسَاغٌ وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو۔

سَوْفٌ - سونگھنا - صبر کرنا - ہلاک ہونا ۔

تَسْوِیْفٌ - ٹالنا - دیر لگانا - امروز فردا کرنا - مختار کرنا ۔

مُسَاوَفَةٌ - سرگوشی کرنا - ساتھ سُلانا ۔

إِسَافَةٌ - ہلاک ہونا ۔

إِسْتِیَافٌ - سونگھنا ۔

سَایِفَه - باریک ریتی ۔

سَوَافٌ - ہلاکت اور لنگڑی ۔

سُوَاف - اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت ۔

سَوْفَ - کلمۂ استقبال ہے اور اکثر اُس کا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعدے میں بھی اور سین کا استعمال اکثر وعدے میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی۔

مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ - فاصلہ دوری ۔

مِسْیَافٌ - جس عورت کا بچہ مر گیا ہو۔

مُسِیْفٌ - جس مرد کا لڑکا مر گیا ہو۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَةَ - اللہ اُس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند کو ٹالا ٹولا کرے۔ (خاوند اُس کو صحبت کے لئے بُلائے وہ حیلہ حوالہ کرے)

أَكَلَنِي الْفَقْرُ وَرَدَّنِي الدَّهْرُ ضَعِيفًا مُسِيفًا مجھ کو محتاجی کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا ۔

مُسِیْفٌ - وہ شخص جس کا مال تلف ہو گیا ہو یہ سُوَاف سے نکلا ہے جو اونٹوں کی مہلک بیماری ہے ۔

مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا - جو شخص حج کو ٹالتا رہے (ہر سال کہے انشاء اللہ آئندہ سال کروں گا) یہاں تک کہ مر جائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ اُس کو یہودی یا نصرانی اُٹھائے گا (جن کے مذہب میں حج نہیں ہے گویا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا)۔

أَسْوَافٌ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں ۔

اِصْطَدْتُ نُهَسًا بِالْأَسْوَافِ - میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا - نہایہ میں ہے کہ اسواف مدینہ طیبہ کا حرم جس کو آنحضرت ﷺ نے حرم بنایا

سَوْقٌ - پیچھے سے ہانکنا جیسے قَوْدٌ آگے کھینچنا اچھی طرح بات کرنا - جان کندنی پنڈلی پر مارنا بھیجنا معاملہ کرنا ۔

تَسْوِيْقٌ۔ شاخیں نکالنا مختار کردینا۔
مُسَاوَقَۃٌ۔ شرط لگا کر ہانکنا۔
اِسَاقَۃٌ۔ ہانکنا بھیجدینا۔
تَسَوُّقٌ۔ خرید و فروخت کرنا۔
یُکْشَفُ عَنْ سَاقِہٖ۔ اُس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے۔ "کشف ساق" اُس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آتی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدمی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِہٖ اور کَشَفَ عَنْ سَاقِہٖ یعنی بانہہ پر سے کپڑا ہٹایا اور پنڈلی کو کھولا یعنی ایک کام کا اہتمام کیا نہ وہاں بانہہ سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اُس کو کہیں یَدُہٗ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی اُس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے کذا فی النہایہ۔

فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقِہٖ۔ پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا۔ اُس کو دیکھکر تمام مؤمنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اہلحدیث ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھ کر اُس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں یعنی اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا منہ ہے۔ ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی ہے مگر یہ چیزیں مخلوقات کے منہ اور ہاتھ اور آنکھ اور پنڈلی سے مشابہت نہیں رکھتے۔ جیسے اُس کی ذاتِ مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جہمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں ہاتھ سے قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے بعضوں نے کہا "ساق" سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں اللہ تعالیٰ جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنے صفات کو جانتا ہے اسی طرح جیسے پیغمبر صاحب اللہ کے ذات و صفات کو جانتے ہیں دوسرے کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر کیا ہے یا اُس کے رسول نے ہم بھی بلا تکلف و بلا تکیف اُن کا اطلاق اُس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اُس کی ذات اور اُس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اُس کی آنکھ ہماری آنکھ کی سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ہم بھی اُنہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ پچھلے اہل کلام اور جہمیہ کے ساتھ۔

لَا بُدَّ لِیْ مِنْ قِتَالِھِمْ وَلَوْ تَلِفَتْ سَاقِیْ مجھ کو تو اُن سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)۔

لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔ کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے گا جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (یہ اخیر زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش کا (شاید والی ابی سینیا ہو جو اس وقت نصرانی ہے) آن کر مکہ معظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھدوا دے گا۔

اُس کے تلے جو خزانہ ہے وہ نکال لیگا حبشیوں
کی پنڈلیاں اکثر باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں۔
یُخَرِّبُ الْکَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ
کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔
اُس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے
گا بعضوں نے کہا یہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوگا
قرطبی نے کہا جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں
اور مصحفوں میں سے اُٹھا لیا جائے گا اور یہ واقعہ
حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہوگا اب یہ جو
قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا اٰمِنًا فرمایا تو
اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امن کا
معنیٰ یہ ہے کہ قیامت تک اُس میں امن رہے گا
جب قیامت ہی آگئی تو اب کوئی شئے باقی نہ رہے
گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج
نکلنے کے بعد بھی اس گھر کا حج ہوا کرے گا اُس
کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اُس جائے کا طواف
کریں گے۔ جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ
کو تو حبشی یاجوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ
کر چکا ہوگا۔

وَفِیْهَا اَسْوَاقُهُمْ۔ اُن میں سوداگر لوگ بازار
والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی۔

اِنِّیْ اُتِیْحُ لَهٗ حِرْبَاءَ تَنْضُبَةٍ لَا یُرْسِلُ
السَّاقَ اِلَّا مُمْسِکًا سَاقًا۔ ایک شخص نے
معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے
جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا
تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا
ہے) میں اُس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگٹ
کو تجویز کرتا ہوں جو تنضبہ (ایک کانٹے دار درخت
کا نام ہے) پر رہتا ہے ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو
دوسری ڈالی تھام لیتا ہے۔ "ساق" سے مراد یہاں
درخت کی ڈالی ہے۔

اَلْاَسْوَقُ الْاَعْنَقُ۔ لمبی پنڈلی لمبی گردن والا۔

کَانَ یَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ۔ آنحضرتؐ اپنے صحابہ
کے پیچھے چلتے (اُن کو آگے رکھتے یہ تواضع کی راہ
سے تھا)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ
قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔ قیامت
اُس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک
شخص نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا
(یعنی سب لوگ اُس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں
گے اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا) یہ
قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے
عرب میں نکلیگا اور وہ سختی سے اُن پر حکومت
کرے گا عرب کا سارا ملک اپنے تصرف میں
کرے گا۔

فَجَاءَ زَوْجُهَا یَسُوْقُ اَعْنُزًا مَّا تَسَاوَقُ۔
اُمّ معبد کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر
ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک
سالی کی وجہ سے ایسی دبلی اور ضعیف اور ناتواں
ہوگئیں تھیں کہ برابر مل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی
کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)۔

وَسَوَّاقٌ یَسُوْقُ بِهِنَّ۔ اونٹوں کو ہانک کر چلانے
والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اُس کو سَوّاق
کہتے ہیں۔

رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ۔ آہستہ
سے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں
سے مراد عورتیں ہیں جو نازک ہوتی ہیں یہ آنحضرتؐ
نے انجشہ سے فرمایا جو گا گا کر اونٹوں کو جلدی

بھگا رہا تھا اُن پر غور نہیں سوار تھیں)
اِزْجَاءُ تِ سُوَیْقَةٌ۔ اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سُوقٌ کی جس کے اصل معنے تجارت کے ہیں اور بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے۔

دَخَلَ سَعِیْدٌ عَلٰی عُثْمَانَ وَهُوَ فِی السَّوْقِ۔ سعید عثمان کے پاس گئے اُن کی جان نکل رہی تھی سِیَاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں

حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِی سِیَاقِ الْمَوْتِ۔ ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔

اِنْ کَانَتِ السَّاقَةُ کَانَ فِیْهَا وَاِنْ کَانَ فِی الْحَرْسِ کَانَ فِیْهِ۔ اگر لشکر کا پچھاڑی کا ٹکڑا ہوا تو اُس میں رہتا ہے اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اُس میں رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو جہاد ہو اُس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اُس میں شاداں اور فرحاں رہتا ہے

سَاقَةُ الْحَاجِّ۔ حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی

هَلْ تَهَبُ الْمَلِکَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ۔ (آنحضرت ﷺ نے ایک جَون قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب خلوت میں اُس کے پاس گئے تو فرمایا اپنی تئیں مجھ کو بخشدے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے) وہ (بیوقوف) کیا کہنے لگی بھلا ملکہ یعنی رانی شاہزادی پادشاہ بیگم کہیں اپنی تئیں بازاری لوگوں کو یا رعایا کو بخشدیتے ہیں (معاذ اللہ) کیا بدقسمت بدنصیب عورت تھی اُس نے شاید ناز اور نخرے کی راہ سے یہ کہا لیکن آنحضرت ﷺ نے اُس کو طلاق دیدیا آپ کی شرفِ زوجیت سے محروم رہی تُف ہے

ع کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را (اُس عورت کو اتنی عقل نہ آئی کہ تیری حقیقت ہی کیا ہے؟ نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی بھی ہوتی تو بھی آنحضرت ﷺ کے سامنے اُس کی کیا حقیقت تھی ارے جس کو تو نے بازاری کہا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ اور خالق کون و مکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اُس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اُس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی اور اُس کے پاؤں دھونے کی آرزو رکھتے ہیں۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّیْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ

مَا اَسْقَتْ مِنْهَا۔ تو نے اُس عورت کو مہر میں کیا دیا یہ آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمان ابن عوف رضہ سے فرمایا جب اُن کے بدن پر پیلی زردی کا نشان دیکھا۔ عرب لوگوں میں اوائل میں اکثر مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں دیا کرتے کیونکہ یہی اُن کا مال تھا اس لئے سوق کا بجائے مہر کے مستعمل ہو گیا۔

وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ۔ جانور ہانک لے گئے

سَوِیْق۔ ستو جو گیہوں بھون کر بناتے ہیں اور جوار وغیرہ سے بھی۔

فَتَسَاوَقَا۔ دونوں ساتھ ساتھ چلے۔

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ جو شخص بازار میں جائے اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی قید اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دھندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے اس مقام میں اللہ کی یاد کی فضیلت زیادہ ہے)

بِنَا ضٰلُوْنَ بِالسُّوْقِ ۔ بازار میں تیر کی شق
کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعضوں
نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی
معنے یعنی تیر مراد ہے۔

عَنْ سُوْقِہِنَّ ۔ اُن کی پنڈلیوں پر سے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۔ جب پنڈلی سے
پنڈلی لپٹ جائے گی یعنی سختی اور تکلیف کا وقت ہوگا۔

بَدَتْ خَلَاخِلُہُنَّ وَاَسْوُقُہُنَّ ۔ اُن کی
پازیبیں و پنڈلیاں کھلی تھیں (بھاگ رہی تھیں معلوم ہوا کہ مشرک
عورتوں کی پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں جب شہوت کی نیت نہ ہو اور
صحیح یہ ہے کہ بے اختیاری میں نظر پڑ جائے تو کچھ گناہ نہیں ہے)

اِنْ سَالَ حَتّٰی بَلَغَ السُّوْقَ فَلَا یُبَالِیْ ۔ پھر اگر
پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے۔

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ سُوْقَانِ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَۃِ
حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار
ہیں (یعنی آخرت میں اُن کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا
میں بازار کی خرید و فروخت سے فائدہ ملتا ہے)

شَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ ۔ زمین کے
سارے قطعوں میں بدتر بازار ہیں (کیونکہ
وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے
دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)

عَجِّلْ سِیَاقَہَا ۔ اُس کو ہمارے پاس لانے
میں جلدی کر سُوق اور سیاق نزع روح کو
بھی کہتے ہیں۔

لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَسُوْقَ اِلٰی نَفْسِیْ خَیْرًا مَا
اَرْجُوْ ۔ مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید
ہے اُس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اُس کو
حاصل کر لوں)

لَا یُفَضَّلُ فِیْ ہٰذَا الدِّیْنِ مَلِکٌ عَلٰی سُوْقَۃٍ
قَالَ لَا اِنَّ الْمَلِکَ وَالسُّوْقَۃَ عِنْدَنَا سَوَاءٌ
(جبلہ بن ایہم غسانی نے جو غسان کا بادشاہ تھا
حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین
اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت
پر کچھ فضیلت نہیں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا
نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری
شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم
سب سے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے
موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو
کوئی شرعی جرم کرے گا اُس کو برابر سزا دیں گے
(بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو)
سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی
جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں
ہوسکتی وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد سے نصیحت
لیں مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں
قانون الٰہی کے تابع ہوں اس قانون کے خلاف
نہ بادشاہ کچھ کر سکیں نہ رعایا اور اقتدارات شاہی
شریعت کی رو سے محض لغو ہیں۔

فَلَا تَکُوْنَنَّ لِمَرْوَانَ سَیِّقَۃً یَسُوْقُکَ
حَیْثُ شَاءَ ۔ (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ
سے کہا) تم مروان کا سَیِّقَہ مت بنو وہ جدھر
چاہے تم کو ہانک لے جائے (سَیِّقَہ کہتے ہیں
اُس اونٹنی کو جس کو دشمن لیکر چلدے وہ بالکل
دشمن کے قابو میں آجاتی ہے مطلب حضرت علیؓ
کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت
چلو بالکل اُس کا کھلونا مت بن جاؤ حضرت عثمانؓ
کو جو کچھ نقصان پہونچا وہ اسی کمبخت شریر النفس
مروان کی بدولت خدا اُس سے سمجھے)

مَا مِنْ مَلِکٍ وَلَا سُوْقَۃٍ ۔ کوئی بادشاہ یا

رعیت (جو تکلیف اُٹھا کر حج کے لئے آجائے)
سَوِیق۔ شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آٹے کو
سَوَّاق۔ ستو والا۔
سَوْکٌ۔ مَلنا۔
سِوَاکٌ۔ مسواک کرنا۔ مسواک کی لکڑی آہستہ چلنا۔
تَسَوُّکٌ۔ مسواک کرنا جیسے اِسْتِیَاکٌ ہے۔
تَسَاوُکٌ اور تَسَوُّکٌ۔ آہستہ ادھر اُدھر جھکتے ہوئے چلنا (یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)
جَاءَ زَوْجُهَا يَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا تَسَاوَكُ هُزَالًا۔ ام معبد کا خاوند آیا چند دُبلی بکریاں ہانکتا ہوا جو ناتوانی اور لاغری کی وجہ سے اِدھر اُدھر جھک رہی تھیں۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَاوَكَتِ الْاِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دُبلاپے سے ہلنے لگیں اور کہتے ہیں۔ جَاءَتِ الْاِبِلُ مَا تَسَاوَكُ هُزَالًا۔ اونٹ آئے دُبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے۔
اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَاكَ فَاهُ یعنی اپنا منہ مسواک سے رگڑا اگر منہ کا ذکر نہ کریں تو اِسْتَاكَ کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ مسواک کے مستحب ہونے میں وضو اور نماز کے وقت کسی کا اختلاف نہیں اور فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے اور زیادہ تاکید ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ انہوں نے نماز کے وقت مسواک کو مکروہ جانا اور کہا

کہ مسواک وضو کے وقت کرنا چاہئے۔
میں کہتا ہوں۔ امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے۔ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ ہے مگر یہ روایت شاذ ہے۔
اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ۔ آنحضرتؐ جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اس کی اور زیادہ تاکید ہے اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب دانت زرد ہو گئے ہوں یا منہ میں بدبو آتی ہو سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اُٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھردری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگرچہ ایک چیتھڑا ہو یا سخت انگلی ہو اور بعضوں نے کہا انگلی سے ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی اِصْبَعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوْئِكَ تیری دو انگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)
میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت [illegible] ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن [illegible]

انگلی سے بھی مُنہ صاف کر سکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا کھر کھرے کپڑے یا تولیہ سے بہرحال مُنہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے خصوصًا جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں آنے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے اُس کی وجہ یہ ہو گی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا بی بیوں سے قربت کرنے میں مُنہ کی صفائی ضروری سمجھتے۔ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ وَخَتَمَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)

يُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَأُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ۔ آنحضرت مسواک کر کے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اُس کو اپنے دانتوں پر رگڑتی پھر دھو کر آپ کو دیدیتی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثارِ صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اُس کی رضامندی سے استعمال کر سکتا ہے۔

يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهٖ كَاَسْنَانِهٖ طُوْلًا وَّعَلٰى كَرَاسِيِّ اَضْرَاسِهٖ وَسَقْفِ حَلْقِهٖ خَفِيْفًا۔ آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے۔

يَسْتَاكُ عَرْضًا لَا طُوْلًا۔ آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر داہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)

اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَيْهِ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ آنحضرتؐ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز کے وقت معاف ہو گیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا (یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کر سکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے)

اَلْاِسْتِيَاكُ بِمَاءِ الْوَرْدِ۔ گلاب سے مسواک کرنا۔

## سُؤَالٌ یا سَوَالٌ پوچھنا۔

تَسْوِيْلٌ۔ گمراہ کرنا بہکانا۔ اچھا کر دکھانا۔

سَوَلٌ۔ لٹک جانا

سُؤْلٌ یا سُؤْلَةٌ۔ پوچھنا مانگنا۔

سُؤَلَه۔ بہت مانگنے والا۔

سُوَيْلٌ برابر والا جیسے عَدِيْلٌ ہے

اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تُسَوِّلَ لِيْ نَفْسِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا اَجِدُهُ الْاٰنَ۔ مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اس وقت نہیں پاتا۔

سَحَابٌ اَسْوَلُ۔ لٹکا ہوا ابر۔

## سَوْمٌ۔ قیمت بیان کرنا، چکانا، گذرنا۔ چرنا ڈالنا گھومنا نشان کرنا۔

تَسْوِيْمٌ۔ دینا۔ ڈالنا۔ نشان کرنا۔ چھوڑ مختار کرنا، لوٹنا۔

مُسَاوَمَةٌ۔ چکانا مول تول کرنا۔

اِسَامَةٌ۔ چرانا۔

سَامُر۔ حضرت نوحؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اُسی کی اولاد میں ہیں۔

سَوِّمُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ قَدْ سَوَّمَتْ۔ تم آپس میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کرو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)

سُوْمَہ اور سِیْمَہ۔ علامت اور نشانی۔

اِنَّ لِلّٰہِ فُرْسَانًا مِّنْ اَھْلِ السَّمَآءِ مُسَوَّمِیْنَ اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں سے) کچھ سوار ہیں نشان کئے ہوئے۔

سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ۔ اُن خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا ہوگا ایک روایت میں سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ ہے معنے وہی ہے اگرچہ سارا سر منڈانا جائز ہے۔ دوسری حدیث سے احلقوا کُلَّہٗ اَوِ اتْرُکُوْا کُلَّہٗ مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے خصوصاً حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بہ نسبت بال کتروانے کے بعضوں نے کہا خارجی لوگ سر منڈانے میں مبالغہ کرتے اس لئے آپ نے اُن کی یہ نشانی بیان فرمائی۔

نَھٰی اَنْ یَّسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے نرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو صاحب مال اور اُس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اُس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ نے لینا چاہے اگر اُس کی گفتگو طے ہوگئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آنکر کہے تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھکو دیتا ہوں ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچانا ہے۔

نَھٰی عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔ سورج نکلنے سے بیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہے بعضوں نے کہا "سَوْم" سے مراد یہاں چرانا ہے یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑو کیونکہ اُس وقت گھانس پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اُس کے کھانے سے جانور بیمار ہو جاتے ہیں)

فِیْ سَآئِمَۃِ الْغَنَمِ زَکٰوۃٌ۔ جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں اُن میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پلی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لیکر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَلسَّآئِمَۃُ جُبَارٌ۔ جو جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے (مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اُس کا تاوان نہیں ہے۔ (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)

تَعَرَّضِیْ مَدَارِجًا وَّ سُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَآءِ لِلنُّجُوْمِ۔ یہ ذو البجادین نے آنحضرتؐ کی اونٹنی سے کہا (یعنی داہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کا برج تاروں میں سے (جو آڑا) داہنے بائیں گیا ہے)

اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَامَۃٍ سَخِیْنَۃٍ فَاَکَلَ وَمَا سَامَنِیْ غَیْرَہٗ وَمَا

اَکَلَ قَطُّ اِلَّا سَامَنِیْ غَدِیْرَۃً۔ حضرت فاطمہ رض آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں ہریرہ تھا آپ نے کھایا اور اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا اور پہلے جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ کی فرمائش کرتے بعضوں نے کہا سَامَنِیْ کا معنی یہ ہے کہ اُس کو مول لینا چاہا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ الذِّلَّةَ وَ سِیْمَ الْخَسْفَ۔ جو شخص جہاد کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اُس پر لازم کیا جائیگا یعنی عذاب الٰہی اُس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر رہے ہیں کہیں وبا کہیں طاعون کہیں زلزلہ کہیں طوفان۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا السَّامَ۔ ہر بیماری کی اللہ تعالیٰ نے ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی (دوا نہیں ہے)۔

اِنَّهَا سَمِعَتِ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ وَاللَّعْنَةُ۔ حضرت عائشہ رض نے یہودیوں سے سُنا وہ آنحضرت ﷺ کو (بعوض السّلام علیکم کے) السّام علیکم کہنے لگے تو اُنہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام اور بُرائی اور پھٹکار پڑے (سام کے معنی یہاں موت کے ہیں یعنی تم مرو مردود یہودی آنحضرت ﷺ کو اور مسلمانوں کو کوستے تھے اور ظاہر میں زبان مروڑ کر گویا سلام کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کو غصہ آیا اُنہوں نے اُس سے بھی سخت جواب دیا لیکن آنحضرت ﷺ نے اُن کو نرمی کرنے کی نصیحت

کی اور فرمایا جب اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو تم جواب میں صرف وَ عَلَيْكُمْ کہدیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین وَ عَلَيْكُمْ واو عطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ۔ اُن کو بُرا عذاب چھکایا۔

سِيْمَاءٌ۔ نشانی اور علامت جیسے سِمَةٌ ہے سَرِّ مْنِیْ بِسِيْمَاءِ الْاَمَانِ۔ مجھ پر ایمان کی نشانی ظاہر کر۔

عَلَيْهِ سِيْمَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔ اُس پر پیغمبروں کی نشانی ہے۔

هَلَكَ السَّوَامُ۔ چرنے والے جانور مر گئے۔

وَقَفَ عَلٰى قَطِيْعِ غَنَمٍ يُسَاوِمُهُمْ وَيُمَاكِسُهُمْ بکریوں کے ایک گلے پر کھڑے ہوئے اُن کو چکارتے تھے اُن کی قیمت کم کرا رہے تھے۔

اَسَامَ الْمُشْتَرِیْ اور اِسْتَامَ خریدار نے بیع کی درخواست کی اور سَامَ الْبَائِعُ۔ بیچنے والے نے اُس کو بیچنے کے لئے پیش کیا۔

بَيْعُ مُسَاوَمَة جس میں قیمت اصلی لاگت پر مشخص نہو

اَسَامَهُ الْخَسْفُ۔ اُس پر دھنسنے کا یعنی ذلت کا عذاب ڈالے گا۔

اُسَامَه بن زید مشہور صحابی ہیں آنحضرت ﷺ کی کھلائی اُمّ ایمن کے بیٹے۔

عِلْمِ سِيْمِيَا۔ خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسمریزم وغیرہ۔

سَاوَة۔ ایک شہر ہے رَیّ اور ہمدان کے درمیان۔

سِوًی۔ درست ہونا برابر ہونا۔

تَسْوِیَۃ۔ برابر کرنا۔ سیدھا کرنا۔ بنانا۔ کرنا۔

اِسْوَاءٌ۔ ذلیل ہونا۔ رسوا ہونا۔ کام درست ہونا گرا دینا۔ چھوڑ دینا۔ برابر کرنا۔

تَسَوِّیْ۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتِوَاءٌ۔ برابر ہونا۔ سیدھا ہونا۔ مشابہ ہونا۔ جوانی کو پہنچنا۔ قرار پکڑنا۔ غالب ہونا۔ قصد کرنا۔ چڑھنا۔ بیٹھنا۔

اَلْکَیْفُ غَیْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَیْرُ مَجْهُوْلٍ وَالْاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْہُ بِدْعَۃٌ (امام مالک نے کہا) قرآن شریف میں جو استوٰی علی العرش ہے تو استواء کی کیفیت سمجھ میں نہیں آسکتی لیکن اُس کا معنی معلوم ہے اور اُس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور اُس کی کیفیت پوچھنا بدعت ہے۔

هُمَا سِیَّانِ۔ وہ دونوں جوڑ ہیں (یعنی ایک دوسرے کے برابر کسی امر میں)۔

تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السَّوْءِ۔ وہ بُری موت کو دفع کرتی ہے (بُری موت وہ کہ خاتمہ برا ہو مثلاً کفر اور ناشکری پر اللہ تعالیٰ سے غفلت پر بعضوں نے کہا مکان گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا جہاد سے پیٹھ موڑنے کے بعد)۔

سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلٰی اُمَّتِیْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَاءِ اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَهُمْ۔ میں نے اپنے مالک سے یہ دعا کی کہ میری امت پر اُن کے غیر دشمن کو (یعنی جو کافر ہو مسلمانوں میں سے نہ ہو) اس طرح غالب نہ کرے کہ اُن کا انڈا پھوڑ ڈالے (یعنی اُن کا اصلی اور بڑا مقام حجاز کا وہ بھی چھین لے (مسلمانوں کا بڑا اور اصلی مقام مکہ اور مدینہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے آج تک ان دونوں مقاموں کو مسلمانوں ہی کے قبضے میں رکھا ہے کافروں کا تسلط اُن پر کبھی نہیں ہوا اور قرامطہ اور باطنیہ گو درحقیقت کفار تھے مگر بظاہر مسلمانوں میں گنے جاتے تھے علاوہ اُس کے اُن کا تسلط قائم نہیں رہا بلکہ کعبہ شریف سے بے ادبی کر کے اور حاجیوں کو قتل کر کے وہ چل دیئے جیسے لٹیرے ڈاکو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب جن کے پیرو مکہ اور مدینہ پر غالب ہوئے تھے اور کئی سال تک وہاں کے حاکم رہے وہ تو پکے مسلمان اور حدیث و قرآن کے تابع اپنے تئیں کہتے تھے بدعات سے منع کرتے تھے اُن کا شمار تو غیر دشمن میں نہیں ہو سکتا۔

سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ۔ آنحضرتؐ کا شکم مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا (کوئی اٹھا ہوا نہ تھا جیسے توندیلے آدمیوں کا ہوتا ہے)۔

اَمْکَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَۃِ۔ تو نے بیچا بیچ دگدگی میں جگہ دی۔

تُوْضَعُ الصِّرَاطُ عَلٰی سَوَاءِ جَهَنَّمَ۔ پل صراط دوزخ کے بیچا بیچ مقام میں رکھا جائے گا۔

فَاِذَا اَنَا بِهَضْبَۃٍ فِیْ تَسْوَائِهَا۔ اُس کے برابر میدان میں میں نے ایک ٹیلہ دیکھا۔ (ٹیکرہ)

حَبَّذَا الْاَرْضُ الْکُوْفَۃِ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَۃٌ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے برابر اور نرم نہایہ میں ہے کہ اَرْضٌ سِوَاءٌ بکسرۂ سین اُس زمین کو کہتے ہیں جس کی مٹی ریت کی طرح ہو اور اَرْضٌ سَوَاءٌ بہ فتحۂ سین ہموار اور برابر متوسط زمین۔

مَكَانٌ سَوَاءٌ ۔ یعنی درمیان کی جگہ۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا تَفَاضَلُوا فَإِذَا تَسَاوَوْا هَلَكُوا ۔ جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم وفضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہرایک دوسرے سے علم وفضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (پروگرس) کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سب جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متموّل ہوں بعضوں نے کہا تَسَاوَوْا سے یہ مراد ہے کہ ہرایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہوکر اپنے تئیں امامت کے لائق سمجھے ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہو جائیں اُن میں پھوٹ پڑ جائے ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذا فی النہایہ۔

میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک توانا اور طاقتور ہے دوسرا ناتواں اُس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آسائش اور رفاہیت کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساواۃ کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزدک حکیم نے قباد کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر برابر سارے اموال تقسیم کریں اور عورتیں سب مشترک سمجھی جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اُس کی رضامندی سے فائدہ اُٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اُس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی آگئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں اُن کا بھی اصلی پیرو وہی مزدک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اُسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہوگئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اُس کو تباہ کر کے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انارکسٹ اور اکسٹرمسٹ فرقے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں وہ بھی انہی نیچریوں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں اُن کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کر دینے کی رہتی ہے یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لیتخذ بعضھم بعضاً سخریاً اُسی میں اُن کی بھلائی اور بہبودی ہے۔

صَلَّى بِقَوْمٍ فَاسْتَوَى بَرْزَخًا فَعَادَ إِلَى مَكَانِهِ فَقَرَأَهُ ۔ حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے انہوں نے پھر دہرایا اور سرے سے پڑھا ایک روایت میں اَسْتَوٰی ہے شین معجمہ سے یعنی کچھ گرادیا (نہیں پڑھا)

وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ ۔ آنحضرت نے حدیث میں عن بولہ فرمایا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو آپ نے

آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے
پیشاب کا ذکر نہیں کیا یا امام بخاری کا قول ہے اُن
کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ نے جو اس حدیث سے
جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی
ہے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں
عَنْ بَوْلِہٖ ہے اضافت کے ساتھ نہ عَنِ الْبَوْلِ
اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہوگا نہ جانوروں
کا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے

حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ ۔ یہاں تک کہ ٹیلوں
کا سایہ اُن کے برابر ہوگیا۔

کَانَ رُکُوْعُہٗ وَسُجُوْدُہٗ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ
مِنَ الرُّکُوْعِ مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا
مِّنَ السَّوَاءِ ۔ آنحضرت ؐ کا رکوع اور سجدہ اور
رکوع کے بعد سر اٹھانا یہ تینوں برابر سرابر ہوتے
(سوا اُس قیام کے جس میں قرات ہوتی ہے اور
اُس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے یعنی
قرات کا قیام اور تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے
باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ قریب
قریب برابر ہوتے مجمع البحار میں ہے بعضوں
نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ
کی نماز معتدل ہوتی جب آپ قیام کو لمبا کرتے
تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف
کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے)

لَتُسَوُّنَّ بَیْنَ صُفُوْفِکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ
بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ ۔ اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو
(آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ تعالیٰ کے حضور
میں فوج کی تواعد ہے اور اُس کا قانون یہ ہے کہ مونڈھے
سے مونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملاکر برابر کھڑے
ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق
ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے
رخوں میں اختلاف ڈالدے گا (تم میں پھوٹ پڑ
جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر
کونسی بلا ہے تمام خرابیوں کی جڑ یہی ہے)

اَوْ یَنْبِذُ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَاءٍ ۔ اُن کو صاف
صاف جتلا دے کہ ہم میں تم میں اب صلح نہیں رہی
جنگ ہے۔

ھٰذِہٖ وَھٰذِہٖ سَوَاءٌ ۔ یہ انگلی یعنی خنصر اور یہ انگلی
یعنی بنصر سب دیت میں برابر ہیں۔

حَتّٰی ظَھَرْتُ لِمُسْتَوًی ۔ یہاں تک کہ میں ایک
ہموار بلند میدان پر چڑھا۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ ۔ آنحضرت ؐ
نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں مورت
دیکھے اُس کو میٹ ڈالے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اسکو
برابر کردے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کی
برابر کردے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے
بلکہ عرب کے مشرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو بہت
اونچا اور بلند بناتے آپ نے اُس کو منع فرمایا باقی
اونٹ کے کوہان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا
ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ حکم خاص
تھا مشرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر بھی
اُن کی قبریں کردینے میں کوئی قباحت نہیں اس
لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرت ؐ یا حضرت
علی کے عہد میں اونچی نہ تھیں)

مَا فِیْہِ مِنَ الْاَجْرِ مَا یُسَاوِیْ ۔ اُس میں کوئی
اجر نہیں ہے۔

وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ ۔ اُسکے چاروں کونے برابر ہیں
(یعنی مربع ہے)

وَاسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ ۔ اونٹنی آپ لیکر

سیدھی ہوئی یعنی آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے

وَاَبْعَدُکُمْ مَسَاوِیکُمْ۔ تم میں جو بُرے ہیں وہ سب سے زیادہ دور ہیں۔

وَلَاقَبْرًا مُسَنَّمًا اِلَّاسَوَّیْتَہٗ۔ جو قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھے اُس کو برابر کر دے مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ برابر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوز کر دے اس طرح کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک بالشت اونچی رہنے دے کوہانی ہو یا چوکور۔

وَالْمَغْرِبُ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلٰثُ رَکْعَاتٍ۔ یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت پڑھنا چاہیئے (اُسمیں قصر نہیں ہے)

اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو بُرے حال میں دیکھوں (اُن پر کوئی آفت آئی ہو)

اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ یا جَارِ السُّوْءِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری ہمسایہ سے جوہری نے کہا عرب لوگ رَجُلُ سُوْءٍ اور رَجُلُ السُّوْءِ کہتے ہیں یعنی بُرا آدمی مگر اَلرَّجُلُ السُّوْءُ۔ یہ ترکیب توصیفی نہیں کہتے۔

کَانَ اَبُوالْحَسَنِ اِذَا قَضٰی نُسُکَہٗ عَدَلَ اِلٰی قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا سَایَہ۔ امام ابوالحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکتے تو ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے مکہ میں) چلے جاتے) وہاں جا کر سر منڈاتے)۔

مَسَاوِی بُرائیاں عیوب اُس کی ضد محاسن

## بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْھَاءِ

سَھْبٌ مبالغہ کرنا۔ دور جانا۔

اِسْھَابٌ۔ لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَسْھَبَ فِی الْکَلَامِ وَاَطْنَبَ۔ یعنی بہت لمبی تقریر کی۔

اَکَلُوْا وَشَرِبُوْا وَاَسْھَبُوْا۔ کھایا پیا اور خوب چھک کر کھایا پیا (بہت دیر تک کھاتے رہے بڑے حرص اور طمع کے ساتھ)

بَعَثَ خَیْلًا فَاَسْھَبَتْ شَھْرًا۔ چند سواروں کو بھیجا وہ ایک مہینے تک دور چلے گئے (بڑا لمبا سفر کیا)

قِیْلَ لَہٗ اُدْعُ اللّٰہَ فَقَالَ اَکْرَہُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْھَبِیْنَ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا کیجیے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلامی (بہت باتیں کرنا) بُری معلوم ہوتی ہے۔

رَجُلٌ مُسْھَبٌ۔ بہ فتحہ ہا بہت باتیں کرنے والا اور یہ اُن تین لفظوں میں سے ہے جو بہ فتحہ عین کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے ہیں جیسے سَیْلٌ مُفْعَمٌ، ترہ ماخوذ ہے سَھْبٌ سے یعنی کشادہ زمین اُس کی جمع سُھُوْبٌ آئی ہے۔

وَفَرَّقَھَا بِسُھُبِ بِیْدِھَا۔ اُس کو اپنے کشادہ میدانوں میں بکھیر دیا۔

ضُرِبَ عَلٰی قَلْبِہٖ بِالْاِسْھَابِ۔ اُس کے دل پر دیوانگی ڈالی گئی (خبطی اور مجنوں ہو گیا)

تَسْھِیْبٌ عقل ماری جانا۔

اُسْھِبَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد دیوانہ ہو گیا۔

سَھْبَۃٌ۔ بہت گہرا کنواں۔

سَھْجٌ۔ پیسنا زور سے چلنا سخت ہونا۔

سَیْھُوْجٌ۔ زور کی آندھی۔

مِسْھَجٌ۔ بڑا باتونی فصیح جیسے مِصْقَعٌ ہے

مَسْھَجٌ۔ ہوا گذرنے کا مقام۔

سَھَدٌ۔ جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا۔

تَسْهِیْدٌ ۔ جگانا سونے نہ دینا۔

سُهَادٌ ۔ بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا۔

شَیْءٌ سَهْدٌ مَهْدٌ ۔ اچھی چیز۔

سُهُدٌ ۔ کم سونے والا۔

سَهْدَةٌ ۔ بیداری یا اعتبار کے لائق کوئی بات یا علامت کی طرف رغبت اور توجہ

سُهُدَدٌ اور سَمَهْدَدٌ ۔ دور بعید۔

سَهَرٌ ۔ جاگنا رات کو نہ سونا۔

اِسْهَارٌ ۔ جگانا سونے نہ دینا۔

خَیْرُ الْمَالِ عَیْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَیْنٍ نَائِمَةٍ ۔ عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے۔

سَاهِرَة ۔ سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا

تَسْهَرُ اِذَا نِمْتَ ۔ تو سوتا رہے وہ بیدار ہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ بعضوں نے کہا سَاهِرَہ دوزخ کا نام ہے۔

سَاهِرِیَّة ۔ ایک قسم کا عطر ہے۔

سَهْفٌ ۔ لوٹنا تڑپنا۔

سَهَفٌ ۔ بہت پیاسا ہونا۔

سَاهِفٌ ۔ ہلاک ہونے والا پیاسا۔

سَهْوَقٌ ۔ جھوٹا۔ دروغ گو لمبی پنڈلیوں والا۔

سُوْهَقَةٌ ۔ کاریز چشمہ۔

سَهْكٌ ۔ پیسنا تیزی سے گذرنا۔

سُهُوْكٌ ۔ ہلکا چلنا۔

سَهَكٌ ۔ سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سُهْكَةٌ ہے۔

سُهَاكٌ ۔ بڑا باتونی تیز کلام۔

سَهْلٌ ۔ نرم ہموار زمین۔

سَهَالَةٌ اور سُهُوْلَةٌ نرمی اور آسانی جیسے مُسَاهَلَةٌ

تَسَاهُلٌ ۔ سستی کرنا نرمی کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔

اِسْهَالٌ ۔ پیٹ کو نرم کرنا۔ دست لانا (پتلا پاخانہ) نرم زمین میں جانا۔

سَهْلُ الْوَجْهِ ۔ جس کے منہ پر گوشت نہ ہو۔

سُهَیْلٌ ۔ ایک ستارے کا نام ہے۔

اَنّٰی یَلْتَقِیْ سُهَیْلٌ وَّالسُّهٰی ۔ سہیل اور سُہا کہاں مل سکتے ہیں سُہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل یمانی ہے دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے

مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ فَقَدِ اسْتَهَلَّ مَكَانَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جانکر اسکو روایت کیا) اُس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا۔

ثُمَّ یَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْهِلُ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ۔ پھر اُتر کی طرف جھکے اور نرم مقام میں آکر قبلہ رخ کھڑا ہو۔

سَهْلٌ نرم ملائم ہموار زمین اُسکی ضد حَزْنٌ ہے

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَاهُ بِسَهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ ۔ حضرت جبرئیل ع آنحضرت ص کے پاس مولی کھرکری ریتی لیکر آئے یا لال مٹی لیکر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین ع جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)

اِنَّهٗ كَانَ سَهْلَ الْخَدَّیْنِ صَلْتَهُمَا ۔ آنحضرت کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے۔

مترجم کہتا ہے آنحضرت ص کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شمائل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹو گراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی

ع۔ مجمع میں ہے کہ سَہلہ بکسرہ سین وہ مٹی جس کو پانی بہا کر لاتی ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

عرب میں بہت کم تھے اس لئے آپ کی صحیح تصویر نہیں ملتی دوسرے یہ کہ آپ تصویر اور مورت کے مخالف تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپکی تصویر کھینچتا اور نصاریٰ نے جو انکل پچو آپکی تصویریں بنا کر کتابوں میں نکتی ہیں وہ سب غلط اور خلاف اصل ہیں ایک صاحب نے بڑے دعوے سے مجھ کو آپ کی تصویر بتلائی جو ایک نصرانی کی کھینچی ہوئی تھی میں نے اُس کو دیکھتے ہی کہدیا کہ یہ آپ کی تصویر نہیں ہے کس لئے کہ آپ کے حلیہ کے خلاف تھی اور جس مومن نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہے وہ ان غلط تصویروں کی غلطی دیکھتے ہی پہچان سکتا ہے وَمَن لَّم یَجعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُورًا فَمَا لَہٗ مِن نُّور۔

اَھْلُ السَّھْلِ۔ جنگل کے رہنے والے۔

اَھْلُ الْمَدَرِ۔ شہر کے رہنے والے۔

کَانَ رَجُلًا سَھْلًا۔ آنحضرتؐ بڑے خلیق خوش مزاج نرم طبیعت تھے (بچوں اور عورتوں سے بھی آپ ملاپ اور ظرافت کی باتیں کرتے غرض جو کوئی نیا شخص آپ کو دیکھتا تو آپ کے مبارک چہرے پر رعب اور جلال پاتا مگر جب آپ سے باتیں کرتا تو معلوم ہوتا کہ آپ بڑے خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اَنْتَ سَھْلٌ۔ آنحضرتؐ نے سعید بن مسیب کے دادا سے جن کا نام حزن تھا یہ فرمایا کہ تو سہل ہے حزن نہیں ہے مگر میرے دادا نے (بدقسمتی سے) اس نام کو پسند نہیں کیا اور حزن ہی اپنا نام قائم رکھا سعید کہتے ہیں اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی اور صعوبت اور رنج ہوا کیا۔

اُطْلُبِ الْمَاءَ فِی السَّفَرِ اِنْ کَانَتِ الْحُزُوْنَۃُ فَغَلْوَۃٌ وَاِنْ کَانَتْ سُھُوْلَۃٌ فَغَلْوَتَیْنِ

سفر میں (وضو یا غسل کیلئے) پانی ڈھونڈھ اگر سخت یا دشوار گذار زمین ہو تو تیر کی ایک مار تک اگر نرم اور ہموار ہو تو تیر کی دو مار تک۔

فَاحْتَفَرْنَا عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فَلَمَّا حَفَرْنَا قَدْرَ ذِرَاعٍ اِبْتَدَرَتْ عَلَیْنَا مِنْ رَّأْسِ الْقَبْرِ مِثْلُ السِّھْلَۃِ۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جب کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کیلئے قبر کھودی ایک ہاتھ کھودی تھی کہ سرہانے کی طرف سِہلہ کی طرح مٹی نکلی (یعنی ویسی ہی مٹی جیسی حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ کو لا کر بتلائی تھی)

مَسْجِدُ السِّھْلَۃِ۔ کوفہ میں ایک مسجد ہے حضرت ادریسؑ وہیں کپڑے سیا کرتے اور حضرت ابراہیمؑ عمالقہ کی طرف وہیں سے نکلے تھے اُسکے تلے ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام پیغمبروں کی صورتیں منقوش ہیں اور اُسی کے نیچے سے ہر پیغمبر کی مٹی لی گئی ہر حضرت خضر بھی وہیں جا کر استراحت کرتے ہیں اور امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام بھی اپنے لوگوں کو لیجا کر وہیں ٹھہریں گے سہل بن حنیف انصاری مشہور بدری صحابی ہیں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔

مُسْھِلٌ۔ دست لانے والی دوا۔

اَرْضٌ سَھِلَۃٌ۔ جس زمین میں سِہلہ بہت ہو۔

اَھْلًا وَّسَھْلًا۔ یہ ایک محاورہ ہے عرب کا جو کسی مہمان کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے یعنی تم اپنے گھر والوں میں اور نرم اور ہموار اور عمدہ مقام میں آئے مطلب یہ ہے کہ تمکو یہاں سب طرح کا آرام ملیگا کوئی تکلیف نہ ہوگی

سَھْمٌ۔ حصہ۔ نصیب۔ تیر۔

سُھُوْمٌ اور سُھُوْمَۃٌ۔ رنگ بدل جانا۔ لاغری اور خشکی کے ساتھ ترش ہونا۔

مسلمانوں اب بھی بعضے خدا کے بندے ایسے موجود ہیں جن کو آنکھ بند کرتے ہی اور آپکی طرف متوجہ ہوتے ہی آپ کا جمال مبارک بیداری میں نظر آجاتا ہے اور یہ دولت اُسی کو نصیب ہوتی ہے جو کثرت سے آپ پر درود اور سلام بھیجتا ہے اور ہر بات میں سنت کی پیروی کرتا ہے اور حدیث شریف کے درس و تدریس اور مطالعہ اور کتابت اور ترجمہ میں ہر حالت میں مصروف رہتا ہے۔ ۱۲ منہ

سُہِمَ ۔ اُس کو تیر لگا۔

اِسْہَامٌ ۔ قرعہ ڈالنا جیسے اِسْتِہَامٌ ہے۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَہْمٌ مِّنَ الْغَنِیْمَۃِ شَہِدَ اَوْغَابَ ۔ آنحضرتؐ کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اُس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں

مَا اَدْرِیْ مَا السُّہْمَانُ ۔ میں نہیں جانتا پانسے کیا چیز ہے۔

فَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَسْتَفِیْ سُہْمَانَہُمَا ۔ ہم نے اپنے تئیں دیکھا ہم اُن کے حصے لوٹا رہے تھے۔

خَرَجَ سَہْمُکَ ۔ تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔

اِذْہَبَا فَتَوَخَّیَا ثُمَّ اسْتَہِمَا ۔ دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار ہو پھر قرعہ ڈالو۔

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ بُرْدٍ مُّسَہَّمٍ اَخْضَرَ ۔ ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دعا یا نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابرؓ۔

فَدَخَلَ عَلَیَّ سَاہِمَ الْوَجْہِ ۔ وہ میرے پاس آیا اُس کے منہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رنج یا بیماری سے)

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاکَ سَاہِمَ الْوَجْہِ ۔ یارسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت بی بی اُمّ سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)

وَقَعَ فِیْ سَہْمِیْ جَارِیَۃٌ ۔ میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے)

مُسْہَمَۃٌ وُجُوْہُہُمْ ۔ اُن کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے ریاضت اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے اُن کے چہرے زرد اور نحیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اُس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ سب محنت اکارت ہو گئی اتباع سنت اور محبت خدا و رسولؐ

اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظیفہ اور تہجد گذار قائم اللیل صائم النہار ہو اُسکی حالت خوفناک ہے)

ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَہِمُوْا ۔ اگر لوگ اذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالے نہ ملتیں (تو ضرور اُس کے لئے قرعہ ڈالتے)

ہَلْ یَقْرَعُ فِی الْقِسْمَۃِ وَالْاِسْتِہَامِ ۔ کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے۔

وَاضْرِبُوْا لِیْ سَہْمًا ۔ تم نے جو سورۂ فاتحہ کا منتر کر کے بکریاں حاصل کی ہیں اُن میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

وَکَانَ سُہْمَانُہُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ ۔ اُن کے حصے بارہ بارہ تھے۔

فَذٰلِکَ لَہٗ سَہْمُ جَمْعٍ ۔ اُس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا۔

اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّاَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ ۔ آپ نے خیبر کی لوٹ میں انہی لوگوں کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور اُن کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد حبش سے واپس آئے تھے) اُن کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بیچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین کے لئے حبش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے جب واپس آئے تو اُن کے پاس خرچ کو کچھ نہ تھا پس آپ نے اُن کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آ گئے تھے اور اگر وہ وہاں ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے امام احمد

اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار حاصل ہے بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی رضامندی سے اُن کا حصہ لگایا۔

اِسْتَهَمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔ قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کرے لے۔

نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ۔ مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مراد مال غنیمت ہے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنا درست نہیں کس لئے کہ اُسکی مقدار مجہول ہے)

سَاهَمَ۔ قرعہ ڈالا۔

سَاهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فِيْ بِنَاءِ الْبَيْتِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے لوگوں کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ بنائے)۔

ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَهُمْ يُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔ پھر اپنے مکانوں کو لوٹیں گے اور اپنے تیروں کے مقامات دیکھ رہے ہوں گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَخْطَأَ اسْتَاهُمُ الْحُفْرَةَ (عباد بن کثیر نے امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادقؑ سے عرض کیا میں نے آج ایک واعظ دیکھا جو نقلیں اور حکایتیں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس مجلس میں بیٹھنے والا ابد نصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا افسوس افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اُس نے تو اپنا ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنا لیا ہے (ہمارے زمانہ کے بھی واعظ درحقیقت واعظ نہیں ہیں بلکہ داستان گو اور قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ اُن کے وعظ کی مجلس بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے خاک پڑے اُن کی عقل پر اُرے کمبخت یہ وعظ تھوڑے ہے یہ تو قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے وعظ یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے احکام اور اوامر بیان کئے جائیں اور جو امر خلاف شرع لوگوں میں جاری ہو اُسکی ممانعت کی جائے آنحضرتؐ اور صحابہ کرام کی وعظ یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ کی بے اصل اور دور از قیاس و عقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اُس مجلس میں شراب خوار سیندھی خوار داڑھی منڈے تارک الصلوٰۃ مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں وعظ صاحب کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کچھ شرک بدعت کی بُرائی بیان کریں اتباع سنت کی ترغیب دلائیں یہ وعظ کیا ہے درحقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر تکیہ کریں کہ وہ بخشوا لیں گے ایسے واعظوں کے لئے بموجب فرمودہ امام علیہ السلام دوزخ طیار ہے)

**سَتٌّہ**۔ مقعد گانڈ "دبر" اصل میں سَتَہٌ تھا

اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ۔ آنکھ گویا مقعد کی ڈاٹ ہے جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں رہتا ہے جہاں سو گیا گویا ڈاٹ کھل گئی اب مقعد سے ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی۔ اصل اسکے بیان کرنے کا مقام باب الالف مع السین تھا چنانچہ وہاں یہ لفظ گذر چکا ہے مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی بیان کر دیا۔

**سَهْوٌ** یا سُهُوٌّ بھولنا۔

مُسَاهَاةٌ غفلت کرنا

اِسْهَاءٌ۔ سہو بنانا۔

سَهْوَةٌ۔ طاق۔ موکھا مچان چھوٹی کوٹھری خزانہ کی
تیز رو اونٹنی۔

سُهَا۔ ایک ستارہ ہے۔

سَہَا فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرتؐ نماز میں بھول گئے (اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہوں)

اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ جو لوگ اپنی نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اس کو چھوڑ دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَہَا فِی الشَّیْءِ جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَہَا عَنْہُ جب جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

لَا یَسْھُوْ فِیْھِمَا۔ اُن دونوں رکعتوں میں بھولے نہیں (یعنی دل حاضر ہو اور توجہ اور اطمینان کیساتھ سب ارکان ادا کرے)

عَبْدٌ سَہَا وَلَہَا۔ جس بندے نے غفلت کی اور کھیل کود میں مشغول رہا۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ وَفِی الْبَیْتِ سَھْوَۃٌ عَلَیْھَا سِتْرٌ۔ آنحضرتؐ حضرت عائشہ کے پاس گئے گھر میں ایک موکھا یا دریچہ تھا اُس پر پردہ پڑا ہوا تھا

اِنَّ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ سَھْلَۃٌ بِسَھْوَۃٍ۔ دوزخیوں کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے جیسے نرم زمین ریتلی میں چلنا)

حَتّٰی یَغْدُوَ الرَّجُلُ عَلَی الْبَغْلَۃِ السَّھْوَۃِ فَلَا یُدْرِکُ اَقْصَاھَا (کوفہ کا شہر ایک زمانہ میں اتنا بڑا تھا) کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار خچر پر صبح کو سوار ہو تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہنچے۔

سَھْوَۃ۔ نرم رفتار جانور جسکی چال سے سوار کو تکان نہ ہو۔

اٰتِیْکَ غَدًا اَسْھُوًا رَھْوًا۔ کل میں نرمی سے تھما ہوا تیرے پاس آؤں گا۔

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِی السَّھْوُ وَالْخَطَأُ وَالنِّسْیَانُ میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف کر دی ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سہو اور نسیان میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شئے حافظہ میں رہتی ہے مگر اُس پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور نسیان یہ ہے کہ ذاکرہ اور حافظہ دونوں میں سے وہ شئے نکل جائے

لَا سَھْوَ فِیْ سَھْوٍ۔ اگر سجدۂ سہو میں کچھ سہو ہو تو پھر دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کیلئے دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جائے تو پھر نماز سرے سے پڑھے اُن کے لئے دو سجدے کرنا کافی نہیں ہے۔

# بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْیَاءِ

سَیْءٌ یا سِیْءٌ وہ دودھ جو بچہ آنے سے پہلے نکلے اُس کی جمع سُیُوْءٌ۔

سَیَّأَ النَّاقَۃَ۔ اُس نے پہلا دودھ دوہ لیا۔

رَدَّ کُیْلَمْ اِ ۔ لَکَ سَیَّاءٌ۔ بُرا چیتنے والے کو اپنا بیٹا مت سپرد کر (بُرا چیتنے والا جیسے تکیہ کا فقیر جو چاہتا ہے لوگ مریں اُس کو آمدنی ہو یا کفن فروش) یہ سُوْءٌ یا مُسَاءَۃٌ سے نکلا ہے بمعنی برائی کے بعضوں نے کہا سَیْءٌ سے جس کے معنی بیان ہوئے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا وَالْحَسَنَۃُ بَیْنَ السَّیِّئَتَیْنِ۔ بہتر کام یہ ہے جو بیچ بیچ کا ہو اور بھلائی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کر کے اُس کو حد سے بڑھا دینا یہ بھی بُرا ہے جیسے اُس میں کمی اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں بُرائیاں ہیں جن کے بیچ میں نیکی ہے یعنی توسط اور ہم بیان کر آئے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بیچ بیچ میں ہے باقی سب مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وَلَا السَّیِّئَۃُ بُرائی

کا جواب نیکی سے کرے نہ بُرائی سے (نیکی یہ ہے کہ بُرائی پر صبر کرے اُس کا بدلہ نہ لے بعضوں نے کہا احسن افعل التفضیل ہے یعنی بہت اچھی طرح سے کرو وہ یہ ہے کہ بُرائی کے بدل نیکی کرے مثلاً کوئی اُس کی ہجو کرے تو یہ اُس کی تعریف کرے)

سَیِّئُ الْمَلَکَةِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے بُرا سلوک کرے۔ (اُن کو رات دن مارتا پیٹتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گھرکتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

سَیِّئُ الْاَسْقَامِ۔ بُری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ بعضوں نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے۔

سِیٌّ۔ جوڑ اور مثل برابر بروالا۔

سِیَّمَا یا لَا سِیَّمَا خاص کر۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں بُرے ہوتے ہیں (تقرب کی وجہ سے اُن کو ایسے کام پر ملامت کیجاتی ہے جسکو اگر عام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)۔

سَیْبٌ۔ جانا۔ روانہ ہونا، بہنا، بھاگنا جدھر خوشی ہو اُدھر جانا۔

تَسْیِیْبٌ۔ جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے۔

اِنْسِیَابٌ جلدی سے چلدینا۔

سَائِبَةٌ۔ وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اُس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی سفر سے لوٹ کر آتا یا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا نَاقَتِیْ سَائِبَةٌ۔ میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کر دی گئی ہے جہاں چاہے چرے جہاں چاہے پانی پئے نہ اُس کا کوئی دودھ دوہے گا نہ اُس پر کوئی سواری کرے گا ہندی میں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں جس کو بتوں اور اوتاروں کی منت مان کر آزاد کر دیا جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہہ دیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اُس کا وارث ہوتا نہ اُس کی دیت دیتا

رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اُسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سانڈ کرنا نکالا (یہ بُری رسم اُسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور ٹھاکروں کے نام چھوڑ دیں نہ اُن سے کام لیں نہ سواری اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعضے کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیجدئیے جاتے ہیں جیسے بعضے نیک بندے بہشت میں)۔

اَلصَّدَقَةُ وَالسَّائِبَةُ لِیَوْمِهِمَا۔ جو شخص خیرات کرے یا بردے کو سائبہ کرے تو پھر اُنکو آخرت ہی کے دن کیلئے رکھے (دنیا میں پھر اُن سے منفعت نہ اُٹھائے)۔

اَلسَّائِبَةُ یَضَعُ مَالَهٗ حَیْثُ شَاءَ۔ جو غلام سائبہ ہو (اُسکا مالک سائبہ بنا کر اُس کو آزاد کر دے) وہ اپنا پیسہ جسکو چاہے دلوا دے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اُس کے مالک کا کوئی حق اُس کے ترکہ میں نہیں رہا)

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ صَاحِبَ السَّائِبَتَیْنِ یُدْفَعُ بِعَصًا هُمَا بَدَنَتَانِ اَهْدَاهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَیْتِ فَاَخَذَهُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے اُس کافر کو دیکھا جس نے آنحضرت ﷺ کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مان کر بیت اللہ کو بھیجا تھا پکڑ لئے تھے وہ لکڑی سے ڈھکیلا جا رہا تھا (یعنی

اُن اونٹوں کی لکڑی سے مار مار کر اسکو دوزخ میں دھکیل رہے تھے۔

اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَتْ فِي بَطْنِهِ حَيَّةٌ فَنُهِيَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ۔ ایک شخص نے مشک میں منھ لگا کر پانی پی لیا اُس کے پیٹ میں ایک سانپ اُتر گیا (پانی کے ساتھ حلق میں چلدیا) اسلئے مشک کے دہانے سے پانی پینا منع ہوا (بلکہ پانی ہاتھ یا ظرف میں اُنڈیل کر آنکھ سے دیکھکر پینا چاہیئے)۔

اِنَّ الْحِيلَةَ بِالْمَنْطِقِ اَبْلَغُ مِنَ السُّيُوبِ فِي الْكَلِمِ کم گوئی اور سوچ کر تھوڑی بات کرنا بہت بک بک کرنے سے بہتر ہے (یعنی بن سوچے سمجھے بیہودہ کلامی سے)

وَفِي السُّيُوبِ الْخُمُسُ۔ کانوں میں سے پانچواں حصہ لیا جائیگا بعضوں نے کہا سیوب وہ مال جو جاہلیت کے زمانہ کے گڑے ہوئے ہوں یہ جمع ہے سَيْبٌ کی جسکے معنی عطا اور بخشش کے چونکہ اس قسم کا مال بھی اللہ کی عطا ہوتا ہے اس لئے اُس کو سَيْبٌ کہا۔

وَاجْعَلْهُ سَيْبًا نَافِعًا۔ اس مینھ کو اپنی بخشش اور زمانہ دیر والا کر بعضوں نے کہا سَابِيًا کا معنی جاری یعنی خوب برسنے والا۔

لَوْ سَأَلْتَنَا سِيَابَةً مَا اَعْطَيْنَاكَهَا۔ اگر تو ہم سے ایک کچی کھجور مانگے تو ہم نہ دیں گے۔

اَلْمَالُ السَّائِبُ يُعَلِّمُ النَّاسَ السَّرِقَةَ جو مال بے حفاظت ہو (اُس کا کوئی نگہبان نہ ہو) وہ لوگوں کو چوری سکھلاتا ہے (لوگوں کی نیت اُس کو دیکھ کر بگڑتی ہے اُس کو چرا لینا چاہتے ہیں)۔

فَذٰلِكَ يَا عَمَّارُ السَّائِبَةُ الَّتِي لَا وَلَاءَ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ عمار بن ابی الاحوص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا سائبہ کیا چیز ہے اُنہوں نے کہا جہاں بردہ آزاد کرنے کا ذکر ہے وہاں سائبہ سے وہ مراد ہے جس کا ترکہ پانے کا حق اللہ کے سوا کسی مسلمان کو نہ ہو۔

لِكُلِّ مُؤْمِنٍ حَافِظٌ وَسَائِبٌ۔ ہر مؤمن کیلئے ایک نگہبان ہے (یعنی امام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) دوسرا خوشخبری دینے والا (آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ ہر مؤمن کیلئے بہشت ہے)

سِيَاجٌ۔ باڑ احاطہ جو کانٹوں اور پتوں اور گھاس وغیرہ سے بناتے ہیں۔

تَسْيِيجٌ۔ سیاج بنانا۔

سَيْحٌ یا سَيَحَانٌ۔ بہنا لوٹنا۔

سِيَاحَةٌ اور سُيُوحٌ اور سَيَحَانٌ اور سَيْحٌ زمین میں چلنا سیر و سفر کرنا بعضوں نے کہا جو سیر بہ نیت عبادت ہو۔

تَسْيِيحٌ۔ سیر کرانا۔

لَا سِيَاحَةَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں (بیفائدہ محض دل بہلانے کیلئے) سیر و سیاحت نہیں ہے (نہایہ میں ہے کہ سیاحت سے مراد بیابان جنگلوں میں رہنا ہے اور جمعہ اور جماعت کا ترک کرنا بعضوں نے کہا وہ سیاحت جو بغرض چغل خوری اور فساد اور شر پھیلانے کے ہو لیکن وہ سیاحت جو اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے لئے ہو یا دوسرے ملکوں کے حالات اور واقعات معلوم کرنے کیلئے اور دین اسلام کو پھیلانے کیلئے کافروں کی قوت اور سامان دریافت کرنے کیلئے وہ تو جائز بلکہ بعضے مواقع میں ضروری اور باعث اجر اور ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ اور فَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ)۔

سِيَاحَةُ اُمَّتِي الْجِهَادُ۔ میری امت کی سیر و سیاحت جہاد کرنا ہے (جہاد میں سیر بھی ہے اور ثواب بھی)

لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ الْبُذُرِ۔ چغل خور لوگوں جو فساد پھیلانے والے راز کو فاش کرنے والے نہیں ہیں

ایک روایت میں بِالْمَنَاٰیِنِیْعِ الْبُذُرِ ہے جو کتاب الباء میں گذر چکی۔

مِسْیَاحٌ۔ جو چغل خوری کرتا پھرے۔

سِیَاحَۃُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الصِّیَامُ۔ اس امت کی سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سیّاح اور مسافر کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا پیاسا رہتا ہے اسی لئے صَائِمٌ یعنی روزہ دار کو سَائِحٌ بھی کہتے ہیں)

مَا سُقِیَ بِالسَّیْحِ فَفِیْہِ الْعُشْرُ۔ جو کھیت بہتے ہوئے پانی سے سینچا جائے (جسمیں چنداں محنت نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں حصہ لیا جائیگا (اور جو کنوئیں سے کھینچ کر اُسکو پانی دیا جائے اُس میں سے بیسواں حصہ (یعنی فیصدی پانچ سبحان اللہ فرمایئے اسلام سے بڑھکر کس دین میں لگان کی ایسی تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو تو ساری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے)۔

ثُمَّ سَاحَتْ۔ پھر اُس کنوئیں کا پانی بہنے لگا جوش مارنے لگا۔

سَیْحَانُ۔ ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب

سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ۔ سیحان اور جیحان (جو خراسان کی نہر ہے) اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ اُن کا پانی نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے۔ بعضوں نے کہا بہشت کی نہریں ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ ان نہر والوں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوں گے بعضوں نے کہا سَیْحُوْن۔ ہند کی نہر یا سندھ کی واللہ اعلم)

فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَۃُ۔ وہ پتھر ہٹ گیا اور کشادہ ہوگیا اسی سے ہے سَاحَۃُ الدَّارِ گھر کے سامنے جو میدان ہوتا ہے یعنی آنگن بعضوں نے کہا سَاحَہ وہ خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہے ایک روایت میں فَانْسَاخَتْ ہے خائے معجمہ سے جو گذر چکی۔

کَانَ مِنْ شَرَائِعِ عِیْسٰی اَلسَّیْحُ فِی الْبِلَادِ۔ حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم تھا (چنانچہ آپ کے حواریوں نے دور دراز ملکوں کا سفر کرکے اُن میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور اب تک نصاریٰ اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل بیٹھے ہو رہے ہیں وہ اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمانوں تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا اُن کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں کروڑہا مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے معنی نہیں جانتے نہ نماز روزے سے اُن کو کچھ خبر ہے صرف نام کے مسلمان ہیں بعضے تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی طرح دیبی دین اور گنگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی ہولی محرم میں ہندوؤں کی طرح سوانگ نکالتے ہیں شیر ریچھ بندر جوگی بنتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

سَیْحُوْنُ اَحَدُ الْاَنْھَارِ الثَّمَانِیَۃِ الَّتِیْ خَرَقَھَا جِبْرِیْلُ بِاِبْھَامِہٖ۔ سیحون اُن آٹھ نہروں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیل نے اپنے انگوٹھے سے کھود دیا۔

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَسَاحَ۔ جب غصہ ہوتا ہے تو منھ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے۔

مُسَيَّحٌ - دھاریدار چادر وغیرہ۔
سَوْخٌ یا سَيَخَانٌ - گھس جانا جم جانا۔
سِيَخٌ - بڑی چھری۔
مَامِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ - جمعہ کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے (صور کی آواز سننے کو) کہیں قیامت نہ آجائے کیونکہ قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی۔
سَاخَتْ فَرَسِيْ - میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔
فَسَاخَتْ قَدَمَاهُ فِي الْاَرْضِ - اس کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔
سِيْدٌ - بھیڑیا۔
اَقْبَلَ كَالسِّيْدِ - بھیڑیے کی طرح آیا۔ بعضوں نے کہا سِیْد شیر کو بھی کہتے ہیں۔
سَيْرٌ یا مَسِيْرٌ یا تَسْيَارٌ یا مَسِيْرَةٌ یا سَيْرُوْرَةٌ - چلنا۔
سَارَ بِهٖ - اس کو چلایا جیسے سَارَہٗ ہے۔
تَسْيِيْرٌ - چلانا سیر کرانا۔ جھولی اتار لینا جلاوطن کرنا۔
مُسَايَرَہ - ساتھ ساتھ چلنا۔
تَسَيُّرٌ - پھٹ جانا مشہور ہونا۔
اِسْتِيَارٌ - پیروی کرنا۔
اِسْتَارَ بِسِيْرَتِهٖ - اس کے طریق پر چلا۔
اَهْدٰى لَهٗ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ - دومہ کے رئیس نے جس کو اکیدر کہتے تھے آنحضرتؐ کے لئے ایک ریشمی دھاری والا جوڑا بھیجا محیط میں ہے کہ سِیَرَاء وہ چادر جسمیں زرد ریشمی دھاریاں ہوں یا اس میں ریشم ملا ہوا ہو نہایہ میں ہے یہ سَیْر سے نکلا ہے بمعنی تسمہ بعضوں نے حُلَّةَ سِيَرَاءَ اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا۔
اَعْطٰى عَلِيًّا بُرْدًا سِيَرَاءَ - آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ کو ایک ریشمی دھاریدار چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کر دے۔
اِنَّهٗ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ لَوِاشْتَرَيْتَهَا - حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتا دیکھا تو آنحضرتؐ سے عرض کیا کاش آپ اس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اسکو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہی پہنے گا جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں)
اِنَّ اَحَدَ عُمَّالِهٖ وَفَدَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ .... مُسَيَّرَةٌ - حضرت عمرؓ کے پاس ان کا ایک صوبہ دار آیا ایک دھاریدار ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اس پر ریشمی دھاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)۔
رَبَطَ يَدَهٗ اِلٰى سَيْرٍ - اس کا ہاتھ ایک تسمے کو باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو کھینچ لے جا)
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ - میں ایک مہینے کے فاصلے سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)
وَجَعَلَ لَهٗ تَسْيِيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ - چار مہینے تک اس کو شہر بدر کیا (جلاوطن کیا)
سَيَرٌ - ایک ٹیلہ ہے بدر اور مدینہ طیبہ کے درمیان وہاں پر آنحضرتؐ نے بدر کی لوٹ تقسیم کی تھی۔
تَسَايَرَ عَنْهُ الْغَضَبُ - اس کا غصہ دور ہو گیا۔
كِتَابُ السِّيَرِ - جمع ہے سیرت کی بمعنی طریق روش یعنی اس کتاب میں آنحضرتؐ کے وہ عادات احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں
مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ - تم جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اور ثواب ہر منزل میں ان کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے اس حدیث سے

ہے کہ معذور کو اُس کی نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو وہ عذر کے سبب سے اُس کو بجانہ لاسکے)

لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَهٗ یا لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلِهٖ وہ اُس کے مانند نہیں چلتا۔

مَلٰئِکَۃٌ سَیَّارُوْنَ۔ پھرنے چلنے والے فرشتے (جو جابجا گھومتے رہتے ہیں)

وَسَائِرُ الْاَطْرَافِ۔ اور باقی سب اعضا اور جوارح۔

سَیْرُ الْمَنَازِلِ یُنْفِدُ الزَّادَ وَیُسِیْئُ الْاَخْلَاقَ وَ یُخْلِقُ الثِّیَابَ وَالسَّیْرُ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ۔ بہت منزلیں سفر کی کرنا توشہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ بُرا نہیں ہے)

سَارَ بِهِمْ سِیْرَۃً حَسَنَۃً۔ اُن سے اچھا سلوک کیا

کَانُوْا یَتَهَادَوْنَ السُّیُوْرَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چمڑے کے تسمے ہدیہ دیتے تھے یہ جمع ہے سَیْرٌ کی بمعنی تسمہ۔

نَهْرُ السَّیْرِ۔ ایک نہر کا نام ہے بغداد کی اطراف میں۔

سُوْسٌ۔ گھن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اناج میں پیدا ہوتے ہیں)

حَمَلَتْنَا الْعَرَبُ عَلٰی سِیْسَائِهَا۔ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھا دیا۔

سِیْسَا۔ جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا

سِیْسٌ۔ چنبلی۔

حَمَلَهٗ عَلٰی سِیْسَاءِ الْحَقِّ۔ اُس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)۔

مَضٰی عَلٰی سِیْسَاءِهَا۔ اپنی سواری پر چلا گیا (یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا)۔

سِیَاطٌ۔ جمع ہے سَوْطٌ کی یعنی کوڑا اصل میں سِوَاطٌ تھا واو کو یا کر بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اَسْوَاطٌ بھی جمع آتی ہے اُسکو باب السین مع الواو میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ تبعیت صاحب نہایہ اور مجمع بیان کر دیا۔

مَعَهُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ۔ اُن کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولس کے لوگ ہیں اور کوتوال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)

نَضْرِبُهٗ بِاَسْیَاطِنَا وَقِسِیِّنَا۔ ہم اُسکو اپنے کوڑوں اور کمانوں سے مار رہے تھے قیاس یوں تھا بِاَسْوَاطِنَا مگر راوی نے بِاَسْیَاطِنَا روایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے رِیْحٌ کی جمع اَرْیَاحٌ شاذ ہے اور قیاس کی رو سے اَرْوَاحٌ ہے۔

سَیْطَرَۃٌ۔ غالب ہونا۔ ذمہ دار ہونا۔ نگہبان ہونا۔

سَیْعٌ یا سُیُوْعٌ۔ بہنا حرکت کرنا یا بہتا ہوا پانی۔

نَاقَۃٌ مِسْیَاعٌ مِرْیَاعٌ۔ یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی زحمت کش اور جفاکش ہے یعنی کوئی اُسکے دانہ پانی کی خبر نہ رکھے (اچھی طرح اُس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹا کر لاتی ہے۔

مِرْیَاعٌ۔ بہلونٹی کی جنی ہے اُسکا بیان اوپر گذر چکا۔

مِسْیَعَۃٌ۔ تھاپی جس سے مٹی یا چونہ لگاتے ہیں لیپتے ہیں

سِیْعَاءٌ اور سَیْعَاعٌ۔ رات کا ایک حصہ۔

سَیَاعٌ۔ مٹی بھس کا گلاوہ تَسْیِیْعٌ۔ گلاوہ کرنا۔

سَیْفٌ۔ تلوار سے مارنا تلوار۔

مُسَایَفَۃٌ اور تَسَایُفٌ۔ شمشیر بازی۔

سَائِفٌ۔ تلوار مارنے والا۔

فَاَتَیْنَا سِیْفَ الْبَحْرِ۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پہونچے (یعنی ساحل پر)

کَانَ وَجْهُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَالسَّیْفِ آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا (نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ تلوار میں گلائی نہیں ہوتی)

مُسَیَّفٌ - تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر
دِرْهَمٌ مُسَیَّفٌ - نقش مٹا ہوا روپیہ -
ثَوْبٌ مُسَیَّفٌ - دھاریدار کپڑا یعنی جس پر کاڑیاں ہوں
سَیْفُ الْبَحْرِ - فدک کا ایک مقام ہے -
سَیْلٌ یا سَیَلَانٌ - بہنا - لمبا ہونا -
تَسْیِیْلٌ - بہانا - پگھلانا -
سَیَّالٌ - پگھلنے والا بہنے والا -
کَانَ سَائِلَ الْاَطْرَافِ - آنحضرت ص کے ہاتھ اور پاؤں لمبے تھے انگلیاں بھی لمبی تھیں -
مَسِیْلُ ھَرْشٰی - ہرشا کا نالہ نشیبی جگہ -
مَسِیْلُ الْمَاءِ - پانی کی موہری -
اِسَالَۃٌ - بہانا -
فَاِنْ سَالَ ذٰلِکَ حَتّٰی بَلَغَ السُّوْقَ پھر اگر بہہ کر پنڈلی تک آجائے -
سَیَالَۃُ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر -
سَائِلَ الْخَدَّیْنِ - آنحضرت ص کے رخسار برابر تھے نہ پھولے ہوئے اور آپکے مبارک چہرے میں ذرا لمبائی تھی مگر نہ بالکل گول نہ بالکل تلوار کیطرح لمبا بال گھونگھردار مونڈھوں تک چھٹے ہوئے رنگ کھلا ہوا گندمی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور کالی آنکھیں داڑھی گھنی ہوئی اس میں ذرا سی سفیدی لب اور ٹھڈی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم
سُیُوْمٌ - ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان مہاجرین سے کہا تھا اُمْکُثُوْا فَاَنْتُمْ سُیُوْمٌ یعنی تم اس ملک میں رہو تمکو امن ہے بعضوں نے کہا سُیُوْمٌ سَائِمٌ کی جمع ہے یعنی چرنے والے بکریوں کیطرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھیڑے گا -

عَلٰی سِیَتِہٖ لِاَخِیْہِ - اپنے بھائی کو چکانے پر دوسرا کوئی نہ چکائے یہ ایک لغت ہے سَوْمٌ میں جس کا بیان اوپر گذر چکا -
لَکُمْ سِیْمَاءُ - وضو تمہارا نشان ہے حالانکہ وضو اور اُمتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَ وُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کی سبب سے منہ ہاتھ پاؤں کا نورانی ہونا اور سفید یہ اس امت کا خاصہ ہوگا یعنی قیامت کے دن بعضوں نے کہا وضو خاص اس امت کیلئے مشروع ہوا اور وہ حدیث ضعیف ہے صرف اگلے انبیا کیلئے مشروع ہوگا نہ انکی امتوں کیلئے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدث اُن کے مذہب میں نماز کو مانع ہے -
سِیَۃٌ - کمان کا مڑا ہوا کنارہ -
سِیَتَانِ - کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے سِیَاتٌ جمع ہے سِیَۃٌ کی اصل میں وِسْیٌ تھا جیسے عِدَۃٌ تو اس کا اصل باب الواو مع السین ہے -
وَ فِیْ یَدِہٖ قَوْسٌ اٰخِذٌ بِسِیَتِھَا - آپکے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ اُسکا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے -
فَانْثَنَتْ عَلَیَّ سِیَتَاھَا - اُس کے دونوں کنارے مجھ پر مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)
یَطْعَنُہٗ بِسِیَۃِ قَوْسِہٖ - اُسکو کمان کا کنارہ مار رہا تھا
سِیٌّ - برابر والا جوڑ مشابہ مانند -
اِنَّمَا بَنُوْ ھَاشِمٍ وَ بَنُوْ الْمُطَّلِبِ سِیٌّ وَاحِدٌ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہے یہ مشہور روایت شَیْءٌ وَّاحِدٌ ہے یعنی دونوں ایک چیز ہیں -
ھُمَا سِیَّانِ - وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل ہیں) -

الحمد للہ کہ بارہواں پارہ انوار اللغہ کا مقام والیٹر میں بماہ صفر المظفر روز یکشنبہ ۱۳۲۳ھ کو بقلم مترجم عفا اللہ عنہ ختم ہوا اب دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح تیرھویں پارے کو ختم کرادے آمین ثم آمین یارب السموات والارضین -

طالب دعا